مظہر کلیم ایم اے
عمران سیریز
ہاٹ ناٹ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات
اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی
جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے
پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران --------- اشرف قریشی
------------ یوسف قریشی
پرنٹر --------- محمد یونس
طابع --------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت -------- -/70 روپے

چند باتیں

محترم قارئین ———— سلام مسنون

نیا ناول "ھاٹ ناٹ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کہانی میں ایک نئے انداز کا سسپنس پیش کیا گیا ہے۔ ایکریمیا کا نمبر ون ایجنٹ گرام اور روسیاہ کا نمبر ون ایجنٹ فائیڑ جو سیکرٹ سروسز کی دنیا میں خطرناک ترین ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ عمران کے ملک میں نہ صرف پہنچ جاتے ہیں بلکہ دونوں خطرناک ترین ایجنٹ اپنے اپنے خفیہ مشن کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ دونوں سپر ایجنٹوں کا ٹارگٹ ایک ہوتا ہے۔ اور دونوں دوسرے کو شکست دے کر وہ ٹارگٹ کور کرنا چاہتے ہیں۔ دونوں سپر ایجنٹوں کا خطرناک ترین ٹکراؤ عمران کے ملک میں ہوتا ہے۔ لیکن عمران اور سیکرٹ سروس دونوں ہی اس ٹارگٹ سے یکسر بے خبر ہوتے ہیں۔ عمران کو دونوں سپر ایجنٹوں کی پاکیشیا میں موجودگی کا علم ہو جاتا ہے۔ وہ ان دونوں کا خوفناک ٹکراؤ بھی ہوتے دیکھتا ہے۔ لیکن باوجود کوشش کے اُسے یہ معلوم نہیں ہو پاتا کہ یہ دونوں سپر ایجنٹ آخر کس مقصد کی خاطر پاکیشیا آئے ہیں اور وہ کیا چاہتے ہیں۔ عمران اور سیکرٹ سروس اپنی،

بھرپور کوششوں کے باوجود اس مشن کا اتہ پتہ معلوم نہیں کر سکی۔ یہاں تک کہ دونوں سپر ایجنٹس کا مشن مکمل ہو جاتا ہے۔ ان دونوں میں سے کس کے حصے میں کامیابی آئی اور کس کے دامن میں ناکامی۔ لیکن کیا عمران اور سیکرٹ سروس واقعی آخری لمحات تک خاموش تماشائی بن کر ہی رہ گئے یا...... اور اسی "یا" کا نام ہی ایک نئے انداز کا سسپنس ہے۔ ایسا سسپنس کہ جو رگوں میں دوڑنے والے خون کو منجمد کر دیتا ہے۔ کیا عمران کی صلاحیتیں ان دونوں سپر ایجنٹس کے مقابلے میں کمتر ثابت ہوئیں یا عمران نے ان دونوں سپر ایجنٹس کو یہ باور کرا دیا کہ سپر ایجنٹ درحقیقت کون ہے۔ مجھے یقین ہے کہ نئے انداز میں لکھی گئی یہ منفرد کہانی آپ کو بے حد پسند آئے گی۔ آپ کی آرار کا منتظر رہوں گا۔

والسلام

منظہر کلیم ایم۔اے

ہوٹل شوبرا کا ہال سوسائٹی کے معزز افراد سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ کوئی میز بھی خالی نظر نہ آ رہی تھی ——— البتہ خصوصی میزیں خالی جگہوں پر لگائی جا رہی تھیں۔ اس کے باوجود لوگ مسلسل ہال میں داخل ہو رہے تھے۔ اور پھر کوئی سیٹ نہ ملنے پر وہ ہال کی دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو جاتے ——— ہال کے اوپر تین اطراف میں بنی ہوئی گیلری بھی پر ہو چکی تھی۔ آخر منیجر کو ہال کے دروازے جبراً بند کرانے پڑے۔ کیونکہ اب ہال میں کھڑے ہونے کی بھی جگہ باقی نہ رہی تھی ——— اور اس کے ساتھ ہی اس نے شو کے آغاز کا بھی اعلان کر دیا تھا۔ ہوٹل شوبرا میں آج کل ایک غیر ملکی طائفہ اپنے علاقے کے لوک رقص پیش کر رہا تھا ——— اور یہ لوک رقص اس ملک کے جنگلوں کے قبائلی رقصوں پر مشتمل تھے۔ ان میں خاص بات یہ تھی۔ کہ اس رقص میں شامل ہونے والی عورتیں مخصوص قبائلی لباس میں شامل ہوتی تھیں ——— ایسا لباس جس کا ہونا نہ ہونا برابر تھا۔

یہی وجہ تھی کہ ہر روز ہوٹل میں شو دیکھنے والوں کا رش پہلے سے
بڑھتا جا رہا تھا ---- اور ہوٹل کی چاندی ہو رہی تھی۔ آج اس طائفے
کا آخری شو تھا۔ کیوں کہ ہوٹل کے ساتھ اس کا معاہدہ ختم ہو رہا تھا۔
منیجر نے مزید پروگراموں کے لئے اس طائفے کے ساتھ معاہدہ کرنا
چاہا ---- اور پہلے سے کہیں زیادہ معاوضے کی پیش کش کی لیکن
طائفہ کی منیجر مادام یورشیا نے مزید معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا۔
چنانچہ اخبارات میں آخری شو کا اعلان کر دیا گیا ---- اور یہ اس
آخری شو کے اعلان کا اثر تھا کہ یوں لگتا تھا جیسے پورا شہر ہی ہوٹل
کے ہال میں امڈ پڑا ہو۔

سٹیج پر تقریباً دو گھنٹوں تک مخصوص رقص کا مظاہرہ ہوتا رہا۔
اور ہال میں سسکیوں اور تیز تیز سانسوں کی آوازیں گونجتی رہیں۔
دو گھنٹوں کے بعد شو کے اختتام کا اعلان کر دیا گیا ---- اور اس
کے ساتھ ہی ہال کے دروازے کھول دیئے گئے اور ہال میں
موجود افراد اس رقص پر اپنے مخصوص انداز میں تبصرے کرتے
ہوئے باہر نکلتے چلے گئے۔

طائفہ میں شامل عورتیں اپنے مخصوص ڈریسنگ روم میں لباس
بدلنے میں مصروف تھیں ---- اور طائفہ کی انچارج مادام
یورشیا پاکیشیا سے روانگی کے انتظامات میں مصروف تھی۔
مادام یورشیا کو علیحدہ کمرہ دیا گیا تھا ---- جس میں اس نے اپنا
دفتر بھی بنایا ہوا تھا۔ اس وقت بھی مادام یورشیا جس کی عمر
چالیس سال سے زائد تھی۔ لیکن اپنے جسم اور چہرے سے وہ کہیں

کم عمر لگتی تھی۔ اپنی مخصوص میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھی ٹیلی فون پر ایئرپورٹ
بکنگ آفس سے باتوں میں مصروف تھی ---- وہ اپنے طائفے
کے لئے پہلی پرواز میں ہی مغربی جرمنی جانے کی ٹکٹیں مانگ رہی
تھی۔ لیکن بکنگ آفس نے اسے بتایا تھا کہ تین روز تک تمام ٹکٹیں
بک ہیں ---- انہیں تین روز بعد کی ٹکٹیں مل سکتی ہیں۔ لیکن
مادام یورشیا تین روز مزید پاکیشیا میں رہنے کے لئے رضامند
نہ تھی۔ ابھی وہ بکنگ انچارج سے لڑ جھگڑ رہی تھی کہ اس کے کمرے
کا دروازہ کھلا اور ایک دراز قامت غیر ملکی اندر داخل ہوا۔ اس
نے بہترین تراش کا انتہائی خوب صورت سوٹ پہنا ہوا تھا۔ کنپٹیوں
پر موجود سفید بالوں نے اس کی وجاہت میں اضافہ کر دیا تھا۔

"ہیلو مادام ---- کیا ہو رہا ہے" ---- آنے والے
نے بڑے پروقار لہجے میں کہا۔

"اوہ ---- مسٹر ڈگلس ---- آپ" ---- مادام نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اور خود
آنے والے کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تشریف رکھیں ---- آج آپ کے طائفے نے کمال کر
دیا۔ اس قدر خوب صورت رقص پیش کئے ہیں کہ جی چاہتا تھا یہ
رقص کبھی ختم ہی نہ ہو" ---- آنے والے نے میز کے سامنے
رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تعریف کا شکریہ مسٹر ڈگلس ---- یہ اس ملک میں ہمارا

آخری شو تھا۔ اس لئے ہم نے اسے بھرپور انداز میں پیش کیا ہے۔
تاکہ اس شو کی یادیں عرصے تک لوگوں کے ذہنوں میں رہیں"۔
مادام پورشیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"منیجر مجھے بتا رہا تھا کہ آپ نے مزید معاہدے سے انکار
کر دیا ہے۔ حالاں کہ اس نے آپ کو ڈبل سے بھی زیادہ معاوضے
کی پیش کش کی تھی"۔ ——— ڈگلس نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"یس مسٹر ڈگلس ——— ایسا ہی ہوا ہے۔ لیکن ہمارا
شروع سے ہی یہ اصول رہا ہے کہ ہم معاہدے کی تجدید نہیں
کرتے"۔ ——— مادام پورشیا نے جواب دیا۔

"اوہ ——— ٹھیک ہے اصول اچھی چیز ہے۔ بہرحال ایک
بات کہوں اگر آپ بُرا نہ مانیں"۔ ——— ڈگلس نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"آپ اس ہوٹل کے مالک ہیں مسٹر ڈگلس ——— اور آپ
ایک پسندیدہ شخصیت کے مالک ہیں آپ کی بات کا بُرا
ماننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ——— فرمائیے"۔
مادام پورشیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مادام پورشیا ——— شو پیش کرنا آپ کا پیشہ ہے۔ اگر
میں آپ کو یہ پیش کش کر دوں کہ آپ مستقل طور پر ہوٹل شو بزا سے
منسلک ہو جائیں ——— اس کے لئے میں آپ کو یہ آفر کر سکتا ہوں
کہ اس ہوٹل کی ملکیت کا نصف حصہ آپ کے نام کیا جا سکتا ہے۔

کھلے لفظوں میں آپ اس ہوٹل کے نصف حصے کی مالک ہوں گی۔
اور آپ جانتی ہیں کہ یہ نصف حصہ کروڑوں روپے میں ہے۔
اور پھر مستقل اور گراں قدر آمدنی اس کے علاوہ"۔
ڈگلس نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

"آپ کی پیش کش واقعی انتہائی فراخدلانہ ہے مسٹر ڈگلس لیکن
ویری سوری ——— میں یہ آفر قبول نہیں کر سکتی"۔ ——— مادام
پورشیا نے ہچکچائے بغیر فوراً ہی جواب دیا۔
اور ڈگلس یقین نہ آنے والی نظروں سے مادام پورشیا کو
دیکھنے لگا۔ اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا۔ کہ کوئی اتنی بڑی
پیش کش کو بھی ٹھکرا سکتا ہے۔

"آپ نے شاید میری پیش کش پر غور نہیں کیا۔ غور کیجئے میں
کیا کہہ رہا ہوں"۔ ——— ڈگلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی پیش کش میرے لئے ناقابل قبول ہے"۔
مادام پورشیا نے اس بار قدرے سخت لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"مادام پورشیا ——— میری پیش کش ٹھکرا کر آپ نے میری
توہین کی ہے۔ اور یقین کریں کہ میں انکار سننے کا عادی نہیں
رہا ——— اس لئے میں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ آپ ایک بار
پھر میری پیش کش پر غور کر لیں"۔ ——— ڈگلس نے اس بار
قدرے تیز لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے بھی سفاکی اور
سرد مہری سی جھلکنے لگی تھی۔

"اوہ ——— ویری سوری ——— میرا مطلب آپ جیسے معزز آدمی کی توہین ہرگز نہ تھی۔ اگر آپ نے اسے توہین سمجھا ہے تو میں معافی چاہتی ہوں ——— لیکن میں نے اپنی زندگی کے اصول بنائے ہیں اور میں کسی قیمت پر اپنے اصول نہیں بدل سکتی۔ اور یہی ہماری کامیابی کا راز ہے ——— ورنہ آپ سے پہلے بھی مختلف ممالک میں ہمیں ایسی پیش کش ہو چکی ہیں" ——— مادام یورشیا نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

"حیرت ہے ——— میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ آپ میری یہ پیش کش ٹھکرا دیں گی۔ بہرحال آپ کی مرضی۔ آپ کم از کم اپنی مرضی کے معاملے میں آزاد ہیں ——— آپ نے بہرحال کل یہاں سے جانا ہے۔ آپ رات کو اچھی طرح سوچ لیں۔ ہو سکتا ہے آپ اپنا فیصلہ بدل لیں۔ صبح آپ سے ملاقات ہوگی۔ اجازت دیجئے"۔ ڈگلس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مسٹر ڈگلس ——— لیکن بہرحال صبح بھی جواب یہی ہوگا۔ یہ معاملہ اصولوں کا ہے" ——— مادام یورشیا نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— جیسے آپ کی مرضی ——— بہرحال اب آپ کا کوئی گلہ نہیں رہے گا" ——— ڈگلس نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

ڈگلس کے جانے کے بعد مادام یورشیا دوبارہ کرسی پر بیٹھی تو اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اس نے

ڈگلس کے لہجے میں چھپی ہوئی دھمکی کو واضح طور پر محسوس کیا تھا۔ چونکہ وہ گھاٹ گھاٹ کا پانی پیئے ہوئے تھی ——— اس لئے اسے معلوم تھا کہ ڈگلس جیسا آدمی اب اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے گا۔ وہ چند لمحے سوچتی رہی۔ پھر اس نے میز پر پڑا ہوا رسیور اٹھایا اور کریڈل کو بار بار دبانے لگی۔

"یس ایکسچینج پلیز" ——— دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"میں مادام یورشیا بول رہی ہوں۔ منیجر سے بات کرائیے"۔ مادام یورشیا نے کہا۔

"بہتر مادام ——— ہولڈ کیجئے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام خاموش ہو کر ہونٹ کاٹنے لگی۔

"یس ——— منیجر بول رہا ہوں۔ فرمائیے مادام ——— کیا حکم ہے" ——— چند لمحوں بعد منیجر کی مخصوص آواز رسیور میں گونجی۔

"مسٹر منیجر ——— میں ایئرپورٹ جانا چاہتی ہوں بکنگ کے سلسلے میں ——— میرا وہاں جانا ضروری ہو گیا ہے۔ کیونکہ بکنگ والے مجھے تین روز بعد کی ٹکٹیں دینے پر مصر ہیں۔ جب کہ میں کل روانہ ہونا چاہتی ہوں۔ کیا آپ میرے لئے کار کا انتظام کر سکتے ہیں" ——— مادام یورشیا نے کہا۔

"اوہ ——— ضرور مادام ——— لیکن اگر آپ ......" منیجر نے کچھ کہنا چاہا۔

"سوری مسٹر منیجر ——— معاہدے کے بارے میں مزید کوئی

بات نہ کریں ۔ آئی ۔ ایم ۔ سوری "ـــــ مادام یورشیلا نے
اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا ۔

" او ۔ کے ـــــ جیسے آپ کی مرضی ـــــ بہر حال آپ
تشریف لے آئیے ۔ کار گیٹ پر موجود ہو گی ۔ ڈرائیور آپ کو
پہچانتا ہے "ـــــ منیجر نے جواب دیا ۔

" شکریہ "ـــــ مادام یورشیا نے کہا ۔

اور رسیور رکھ کر اس نے اپنے لباس پر ایک نظر ڈالی
اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی ـــــ لفٹ کے
ذریعے ہال میں پہنچنے کے بعد وہ بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی
مین گیٹ سے باہر ہی ایک سیاہ رنگ کی کار موجود تھی ۔ جس کے
ساتھ ایک باوردی ڈرائیور موجود تھا ـــــ اس نے مادام کو
دیکھتے ہی ہاتھ اٹھا کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا ۔ اور پھر
پچھلی نشست کا دروازہ کھول دیا ـــــ مادام سر ہلاتی ہوئی
پچھلی نشست پر بیٹھ گئی ۔ اور ڈرائیور نے دروازہ بند کر کے
اگلی نشست پر بیٹھ کر گاڑی کو سٹارٹ کر دیا ۔

" ایئر پورٹ چلو "ـــــ مادام نے ڈرائیور سے مخاطب
ہو کر کہا ۔

" یس مادام "ـــــ ڈرائیور نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں
کہا ۔ اور پھر گاڑی کو آگے بڑھا دیا ۔ وہ مختلف سڑکوں پر سے
گزرنے کے بعد ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گیا ۔

" یہ تم کہاں جا رہے ہو "ـــــ مادام نے رہائشی کالونی

دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں ڈرائیور سے مخاطب
ہو کر کہا ۔

" ایئر پورٹ مادام "ـــــ ڈرائیور نے بڑے نرم لہجے میں کہا ۔
اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ بڑھا کر
کئی بٹن دبایا تو ڈرائیور اور مادام کے درمیان سر کی آواز سے
شیشے کی ایک دیوار چھت سے نیچے تک اتر آئی ـــــ مادام
نے چونک کر دروازے کا ہینڈل کھولنا چاہا ۔ مگر ہینڈل جام
تھا مادام نے گھبرا کر دوسری طرف کا دروازہ کھولنے کی
کوشش کی ۔

" کوشش فضول ہے مادام ـــــ دونوں دروازے
جام ہیں "ـــــ ڈرائیور کی آواز ابھری ۔ اس کا لہجہ مضحکہ خیز
تھا ۔

" تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو "ـــــ مادام نے انتہائی
گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا ۔

" گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے مادام ـــــ مسٹر ڈگلس آپ
سے ملاقات کے خواہشمند ہیں ۔ ان کی رہائش گاہ پر جا رہا ہوں ۔
اس ملاقات کے بعد آپ کو ایئر پورٹ لے جاؤں گا "ـــــ ڈرائیور
کی آواز سنائی دی ۔

اور مادام خاموش ہو کر بیٹھ گئی ۔ البتہ اس کے چہرے پر سخت
سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے ـــــ کار تھوڑی دیر بعد ایک
عظیم الشان کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی ۔ ڈرائیور نے مخصوص انداز

میں تین بار ہارن دیا ۔ تو گیٹ آٹومیٹک انداز میں کھلتا چلا گیا۔ اور
ڈرائیور گاڑی اندر لیتا چلا گیا ——— بہت بڑی اور عظیم الشان کوٹھی
تھی۔ وسیع وعریض لان پار کرنے کے بعد کار ایک بہت بڑے اور
جدید انداز میں بنے ہوئے پورچ میں جا کر رک گئی ——— وہاں
پہلے سے ایک سیاہ رنگ کی مرسڈیز موجود تھی۔ پورچ سے ملحقہ
برآمدے میں پانچ مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔ کار کے
رکتے ہی ان میں سے چار افراد نے آگے بڑھ کر کار کو دونوں
اطراف سے گھیر لیا ——— اور اسی لمحے ڈرائیور نے بٹن دبایا تو
درمیانی شیشہ بھی ہٹ گیا اور دروازے بھی کھل گئے۔ مادام خاموشی
سے دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔

" مادام ——— برائے کرم کوئی غلط حرکت نہ کیجئے۔ ورنہ ہمیں
ہر صورت حال سے نپٹنے کا حکم ملا ہوا ہے " ——— ایک مشین گن
بردار نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔ اور مادام سر ہلا کر رہ گئی
اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔

اور پھر وہ ان مسلح افراد کی رہنمائی میں چلتی ہوئی ایک بڑے
سے کمرے میں داخل ہوئی ——— اس کمرے کے درمیان میں
مہیا کی گئی ایک بڑی آفس ٹیبل پڑی ہوئی تھی۔ جس کے پیچھے
ایک اونچی نشست کی کرسی پر ڈگلس موجود تھا۔

" ویل کم مادام ——— ہمارا خیال تھا کہ آپ کو سونے کے بعد
یہاں بلانے کی تکلیف دیتے۔ لیکن آپ نے خود ہی ائیرپورٹ پر
جانے کا کہہ کر ہمیں مشکل سے بچا لیا۔ آیئے تشریف رکھیئے "

ڈگلس نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے کہا۔ اور میز کے سامنے پڑی ہوئی
کرسی کی طرف اشارہ کر دیا ——— اس کے چہرے پر اس وقت
سفاکی اور سرد مہری جھلک رہی تھی۔ لہجہ بھی سپاٹ تھا۔

" مسٹر ڈگلس ——— یہ طریقہ شرفا کا نہیں ہے " ——— مادام
نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" شرفا والا طریقہ میں نے استعمال کرنے کی کوشش کی۔
لیکن آپ نے اس طریقے پر خود ہی چلنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے
مجبوری ہے ——— تشریف رکھیئے۔ اور ہاں ——— یہ بات میں
بتا دوں کہ میرے آدمی قتل کرتے وقت شکار کی جنس کی پرواہ نہیں
کرتے۔ اس لئے برائے کرم کوئی ایسی حرکت کرنے کا ارادہ بھی
دل میں نہ لائیے۔ جس سے یہ بھڑک اٹھیں " ——— ڈگلس نے
کمرے میں موجود مسلح افراد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" آپ چاہتے کیا ہیں ——— آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میرا
تعلق دنیا کی سب سے طاقت ور حکومت ایکریمیا سے ہے ———
ایکریمین سفارت خانے کو جب آپ کی اس حرکت کی اطلاع ملی
تو یقین کیجئے کہ وہ فوراً حرکت میں آجائے گا " ——— مادام نے
کرسی پر بیٹھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

" میں جانتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ڈگلس کے ہاتھ
ضرورت سے زیادہ لمبے ہیں ——— سفارت خانے کے فرسٹ
سیکرٹری مسٹر نوبل سے میں آپ کی فون پر بات کرا دوں گا۔ آپ
بے فکر رہیں ——— پہلے یہ دیکھیئے یہ آپ کی ٹیم کا ہمارے ہوٹل سے

ایک سال کا معاہدہ ہے۔ جس میں آپ نے کم از کم تین سو شو ضرور
پیش کرنے ہیں ـــــ اور اس کا معاوضہ آپ پیشگی وصول کر چکی
ہیں۔ اور اس معاہدے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر آپ نے
پبلک کی پسند کا شو پیش نہ کیا۔ اور پبلک نے آپ کو ہوٹ کیا تو
آپ کو دس ہزار ڈالر فی شو جرمانہ ہوٹل کو ادا کرنا پڑے گا۔
اور اگر آپ اس معاہدے کو کینسل کرنا چاہیں تو آپ ہوٹل کو
پچاس لاکھ ڈالر جرمانہ ادا کرنے کی پابند ہوں گی ” ـــــ ڈگلس
نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے میز پر پڑا ہوا ایک چھپا
ہوا کاغذ مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ـــــ اور ساتھ ہی
ایک قیمتی قلم بھی مادام کی طرف بڑھا دیا۔

” اور اگر میں یہ دستخط نہ کروں تو “ ـــــ مادام نے ہونٹ
کاٹتے ہوئے تلخ لہجے میں پوچھا۔

” مادام ـــــ پلیز ـــــ ایسا نہ کیجئے ـــــ مجھے آپ کا یہ
خوب صورت چہرہ تیزاب سے بگڑا ہوا بہت برا لگے گا۔ اور
صبح اخبار میں آپ کا تیزاب سے بگڑے ہوئے چہرے کا فوٹو چھپے گا
کہ کسی نے ائیرپورٹ پر آپ پر تیزاب پھینک دیا ہے ـــــ اور
ملزم فرار ہو گیا ہے “ ـــــ ڈگلس نے کرخت لہجے میں کہا۔
اور مادام کے چہرے پر پہلی بار خوف کے آثار نظر آئے۔

” یہ زیادتی ہے مسٹر ڈگلس ـــــ بہت بڑی زیادتی ـــــ میں
اس پر بھرپور احتجاج کروں گی “ ـــــ مادام نے کہا۔
لیکن اس بار اس کے لہجے میں خوف کا عنصر نمایاں تھا۔

” آپ دستخط فرما دیجئے۔ اس کے بعد آپ کی مرضی ـــــ آپ
جو چاہیں کرتی رہیں۔ مجھے پرواہ نہ ہو گی۔ اور دوسری بات یہ کہ
ابھی میں شرافت سے آپ سے پیش آ رہا ہوں۔ صرف اس لئے کہ
میں آپ کو پسند کرتا ہوں ـــــ ویسے اگر آپ نے معاہدے
کی خوش دلی سے پابندی کی۔ اور اچھے شو پیش کئے تو یقین کیجئے
معاہدے کے اختتام پر آپ کو گراں قدر تحفے دیئے جائیں
گے “ ـــــ ڈگلس نے کہا۔

مادام چند لمحے بیٹھی سوچتی رہی۔ پھر اس نے ڈگلس کے ہاتھ سے
قلم لے کر معاہدے پر دستخط کر کے تاریخ ڈال دی۔

” شکریہ مادام ـــــ آپ نے واقعی عقلمندی کا ثبوت
دیا ہے۔ ویسے اب دستخط کر دینے کے بعد آپ کو یہ بتانے میں
کوئی حرج نہیں ہے کہ اس معاہدے پر بطور گواہ ایکریمین سفارت
خانے کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر نوبل کے دستخط پہلے سے موجود
ہیں ـــــ آپ چاہیں تو ان سے تصدیق بھی کر سکتی ہیں “ اب
آپ فرمائیے آپ کو ائیرپورٹ بھیجا جائے یا واپس ہوٹل “
ڈگلس نے معاہدے کو اٹھا کر میز کی دراز میں ڈالتے ہوئے بڑے
طنزیہ لہجے میں کہا۔

” میں خود چلی جاؤں گی۔ اب مجھے آپ کی کار کی ضرورت نہیں
ہے “ ـــــ مادام نے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے
کہا۔

” لیکن ابھی نہیں۔ آج رات میری جس گرل فرینڈ نے آنا تھا وہ

اچانک بیمار ہو گئی ہے۔ اور میری یہ عادت ہے کہ میں رات کو اکیلا کبھی نہیں سوتا ——— اس لئے پلیز مادام ——— آپ مجھے اپنے ساتھ رہنے کا فخر عطا کریں" ——— ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ" ——— مادام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کونی" ——— ڈگلس نے کہا۔

"یس باس" ——— ایک مسلح آدمی نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مادام کو بڑی عزت و احترام سے میرے کمرے میں پہنچا دیا جائے" ——— ڈگلس نے سخت لہجے میں کہا۔

اور کونی نے آگے بڑھ کر مادام کا بازو پکڑ لیا۔ مادام نے جھٹکا دے کر اس کی گرفت سے بازو چھڑانا چاہا ——— لیکن دوسرے لمحے ایک زوردار تھپڑ کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔ کونی نے پوری قوت سے مادام کے چہرے پر تھپڑ مار دیا تھا ——— مادام کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

"کتیا کی بچی ——— نخرے کرتی ہے۔ باس نے تمہیں پسند کر لیا ہے۔ اس لئے اکڑ رہی ہو ——— ورنہ تم جیسی عورتیں تو باس سے بات کرنے کے لئے ترستی رہتی ہیں" ——— کونی نے مادام کو بازو سے پکڑ کر دروازے کی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا۔

"آہستہ کونی ——— آہستہ ——— مادام ہمارے لئے باعث عزت و احترام ہیں" ——— ڈگلس نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد

طنزیہ تھا۔

اور پھر کونی مادام کو گھسیٹتا ہوا دروازے سے باہر لے گیا۔ جب کہ باقی مسلح اشخاص اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے نکل گئے۔ ان کے جانے کے بعد ڈگلس نے میز پر پڑا ہوا ٹیلی فون اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ——— مینیجر ہوٹل شوبرا" ——— دوسری طرف سے شوبرا ہوٹل کے مینیجر کی آواز سنائی دی۔

"ڈگلس بول رہا ہوں" ——— ڈگلس نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— یس سر ——— حکم سر" ——— دوسری طرف سے مینیجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"مادام سے ایک سال کے لئے مزید معاہدہ ہو گیا ہے۔ تم اخبارات میں کل کے شو کا اعلان کر دو ——— اور ساتھ ہی مادام کی ساتھی لڑکیوں کو بھی اس کی اطلاع کر دو۔ تاکہ وہ کل کے شو کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو جائیں" ——— ڈگلس نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"گڈ لک باس ——— یہ تو بہت ہی اچھا ہوا۔ میں ابھی اعلان کرا دیتا ہوں باس" ——— مینیجر نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

"اور سنو مادام میرے پاس ٹھہر گئی ہیں۔ صبح وہ ہوٹل میں آجائیں گی ——— اس لئے ان سے ملنے جو بھی آئے اسے

ٹال دینا" ــــــ ڈگلس نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس ــــــ ٹھیک ہے باس" ــــــ مینجر نے جواب دیا۔

اور ڈگلس نے اوور کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا ــــــ اس کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ تیر رہی تھی فاتحانہ مسکراہٹ۔

سیٹی کی تیز آواز سنتے ہی کرسی پہ بیٹھے ہوئے ایک طویل القامت آدمی نے ہاتھ بڑھا کر میز پہ پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا ــــــ اس کی نظریں ٹرانسمیٹر پہ موجود فریکوئنسی پہ جمی ہوئی تھیں۔

"ہیلو ہیلو ــــــ تھامس کالنگ فرام پاکیشیا اوور"

دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز ابھری۔

"یس ــــــ پرنس چارمنگ اٹنڈنگ اوور"

طویل القامت آدمی نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک اہم اطلاع دینا چاہتا ہوں باس ــــــ مادام یودشیا نے ہوٹل کے مالک کے ساتھ مزید ایک سال کا معاہدہ کر لیا ہے اوور" ــــــ تھامس نے کہا۔

اور طویل القامت آدمی یہ بات سنتے ہی یوں اچھلا۔ جیسے

کرسی میں اچانک کرنٹ آگیا ہو۔

"کیا بکواس کر رہے ہو ـــــ یہ کیسے ہوسکتا ہے ـــــ اٹ از امپیسوبل۔ اوور" ـــــ پرنس چارمنگ نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس ـــــ تھوڑی دیر پہلے ہوٹل کا مالک مسٹر ڈگلس مادام کے کمرے میں گیا۔ وہ تھوڑی دیر وہاں رہا۔ پھر وہاں سے نکل کر منیجر کے کمرے میں گیا ـــــ اور اس سے کچھ کہہ کر وہ اپنی کار میں بیٹھ کر چلا گیا۔ اس کے بعد منیجر کو فون پہ مسٹر ڈگلس نے اطلاع دی کہ مادام کے ساتھ مزید ایک سال کا معاہدہ ہوگیا ہے۔ اخبارات میں اعلان کرادو ـــــ اور ایک اور بات کہ مادام ڈگلس کی کوٹھی میں رات کو ٹھہر گئی ہیں۔ صبح واپس آئیں گی۔ چنانچہ منیجر نے فوراً اخبارات میں اعلان جاری کرادیا اوور" ـــــ تھامس نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تمہیں معلوم ہے تھامس ـــــ کہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ میرا خیال ہے مادام کے ساتھ کوئی کھیل کھیلا گیا ہے۔ یا پھر زبردستی کی گئی ہے اوور" ـــــ پرنس چارمنگ نے کہا۔

"زبردستی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا باس ـــــ مادام خود اپنی مرضی سے گئی ہیں۔ میں نے اچھی طرح چیک کیا ہے اوور" تھامس نے جواب دیا۔

"نہیں ـــــ یہ ناممکن ہے ـــــ مادام تنظیم سے غداری نہیں کرسکتی۔ پھر اس نے مطلوبہ معلومات حاصل کرلی تھیں ۔ اب

اس کے وہاں رکنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم صبح مادام سے ملاقات کرو اور اپنے آپ کو ظاہر کردو ـــــ اس کے بعد مجھے کال کرنا تاکہ صحیح صورت حال کا علم ہوسکے اوور" ـــــ پرنس چارمنگ نے کہا۔

"بہتر باس اوور" ـــــ دوسری طرف سے تھامس نے جواب دیا۔

"اور سنو ـــــ اگر مادام کسی وجہ سے وہاں ٹھہرنے پر مجبور بھی ہو تو تم وہ معلومات ان سے حاصل کرکے فوراً ہیڈ کوارٹر روانہ کردینا۔ تاکہ اس کی روشنی میں چیف باس آئندہ کا پروگرام مرتب کرسکے اوور" ـــــ پرنس چارمنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ـــــ اور کوئی حکم اوور" ـــــ تھامس نے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ طویل القامت آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کردیا۔

وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے میز پر پڑا ہوا فون اپنی طرف کھسکایا اور اس کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کردیئے۔

"یس گرام سپیکنگ" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"گرام ـــــ میں پرنس چارمنگ بول رہا ہوں۔ فوراً میرے

پاس پہنچا ابھی" ——— پرنس چارمنگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس ——— ابھی حاضر ہو جاتا ہوں" ——— دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ اور پرنس چارمنگ نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر ڈال دیا ——— اس کے بعد اس نے انٹرکام کا ایک بٹن دبا دیا۔

"مارگریٹ ——— مشن ہاٹ ناٹ کی فائل میرے پاس پہنچا دو۔ ابھی" ——— پرنس چارمنگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور پرنس چارمنگ نے بٹن آف کر کے اپنی کرسی سے پشت لگا لی ——— اس کے چہرے پر شدید الجھن کے آثار نمایاں تھے۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک خوب صورت سی لڑکی اندر داخل ہوئی ——— اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی فائل موجود تھی۔ جو اس نے بڑے ادب سے پرنس چارمنگ کے سامنے رکھ دی۔ اور خود بڑے مؤدبانہ انداز میں پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔

"گرام آ رہا ہے ——— دو کپ کافی بنا دو" ——— پرنس چارمنگ نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور مارگریٹ سر جھکاتی ہوئی کونے میں رکھی ایک میز کی طرف بڑھتی چلی گئی ——— اس میز پر کافی بنانے کا سامان موجود تھا۔ مارگریٹ نے الیکٹرک کیتلی کا پلگ لگا دیا ——— اور پانی گرم کرنے لگی۔

چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور خاصے سمارٹ جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا ——— اس کے چہرے پر کھلنڈرانہ مسکراہٹ تھی۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں پرنس چارمنگ کو سلام کیا۔

"بیٹھو" ——— پرنس چارمنگ نے میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور آنے والا کرسی پر بیٹھ گیا ——— گو اس کا انداز مؤدبانہ تھا۔ لیکن اس کے باوجود ہلکی سی بے پرواہی اور لاابالی پن بھی ظاہر ہو رہا تھا۔

اسی لمحے مارگریٹ نے ٹرے میں دو کپ کافی کے رکھے۔ اور پھر انہیں لا کر بڑے مؤدبانہ انداز میں ان دونوں کے سامنے رکھا ——— اور پیچھے مڑ کر میز کی طرف چلی گئی۔ مڑتے ہوئے اس کی نظریں جب گرام سے ملیں تو گرام نے ہلکے سے ایک آنکھ کا کونا دبا دیا ——— اور مارگریٹ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"تم جاؤ مارگریٹ" ——— پرنس چارمنگ نے مارگریٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور مارگریٹ سلام کر کے واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔

چند لمحوں بعد وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

"کافی پیو گرام" ——— پرنس چارمنگ نے سپاٹ لہجے میں سامنے بیٹھے ہوئے گرام سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور خود کافی کا کپ اٹھا لیا۔

”شکریہ باس“ ــــــ گرام نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور اپنے سامنے پڑے ہوئے کافی کے کپ کو اٹھا لیا۔

”تمہیں مشن ہاٹ ناٹ کا علم ہے گرام“ ــــــ پرنس چارمنگ نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے گرام سے پوچھا۔

”مشن ہاٹ ناٹ ــــ نو سر ــــ مجھے ایسے کسی مشن کا علم نہیں ہے“ ــــــ گرام نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ فائل دیکھو“ ــــــ پرنس چارمنگ نے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل اٹھا کر گرام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور گرام نے فائل لے کر اُسے کھولا اور پھر کافی کی چسکیاں لینے کے ساتھ ساتھ اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا ــــ فائل میں چار ٹائپ شدہ کاغذ تھے۔ گرام ان کا مطالعہ کرتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

”اس فائل میں کوئی تفصیل تو نہیں ہے سر ــــ صرف اتنا لکھا ہوا ہے کہ پاکیشیا کے سائنس دانوں نے ایک ایسا فارمولا ایجاد کیا ہے۔ جس کی مدد سے عام پانی کو ایک ایسے محلول میں تبدیل کیا جا سکتا ہے ــــ جو طاقت کا نعم البدل ہو سکتا ہے۔ اور یہ فارمولا ابھی تجرباتی مراحل میں ہے“ ــــــ گرام نے کافی کا خالی کپ ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں ــــ یہی بات ہے۔ اور سنو ــــ ہمیں انتہائی خفیہ ذرائع سے اس فارمولے کے متعلق اطلاع ملی تھی۔ یہ ایک

ایسا فارمولا ہے جو پوری دنیا میں انقلاب لا سکتا ہے۔ جہاں تک ہمیں معلومات حاصل ہوئی ہیں ــــ اس فارمولے کی ایجاد کے بعد خلائی تسخیر انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ سکتی ہے۔ یہ محلول ایسی طاقت رکھتا ہے کہ اس کی معمولی سی مقدار بڑے بڑے خلائی جہازوں کو کروڑوں نوری سالوں تک پوری قوت اور رفتار سے آگے بڑھا سکتا ہے ــــ اب پوری دنیا میں جو خلائی دوڑ جاری ہے۔ اس میں سب سے زیادہ اخراجات اس بات پر آتے ہیں کہ ان خلائی جہازوں کو چلانے کے لئے جو محلول اور گیس استعمال کی جاتی ہے۔ وہ انتہائی گراں ہے ــــ اور اُسے زیادہ سے زیادہ اتنی مقدار میں استعمال کیا جا سکتا ہے کہ خلائی جہاز کو زمین کے مدار سے باہر دھکیلا جا سکے ــــ اس کے بعد جہاز نزدیکی سیاروں کی کشش میں آ جاتا ہے اور پھر اس کشش کے ذریعے آگے بڑھتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی رفتار ہمارے کنٹرول سے باہر ہوتی ہے ــــ یہی وجہ ہے کہ دور دراز کے سیاروں تک اس جہاز کو کم وقت میں نہیں پہنچایا یا واپس لایا جا سکتا۔ لیکن جو محلول پاکیشیا کے سائنس دانوں نے ایجاد کر لیا ہے ــــ وہ کم مقدار میں بھی اتنا طاقتور ہے کہ سورج کی کشش پر بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔ مختصر لفظوں میں اب کسی بھی خلائی جہاز کو اس محلول کی مدد سے انتہائی کم وقت میں دور دراز کے سیاروں اور کہکشاؤں تک بھیجا اور واپس لایا جا سکتا ہے ــــ اور پھر یہ محلول عام پانی سے بنتا ہے۔ اس لئے

اس پر اخراجات بھی نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اور پھر اس محلول سے
نکلنے والی طاقت کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ مرکز سے اس کی
طاقت کا ایک مسلسل رابطہ رہتا ہے ـــــ اور یوں لگتا ہے جیسے
زمین کے مدار کے بعد طاقت کا رابطہ جو زمینی کنٹرول سے ٹوٹ
جاتا ہے اُسے یہ محلول گانٹھ کی طرح باندھ دیتا ہے ـــــ ایسی
مضبوط گانٹھ جو کسی صورت نہیں ٹوٹ سکتی۔ اس لئے پاکیشیا
کے سائنس دانوں نے اس فارمولے کا نام بجا طور پر ہاٹ ناٹ
رکھا ہے ـــــ یعنی سخت گانٹھ۔ اور گو ابھی یہ فارمولا تجرباتی
مراحل میں ہے۔ لیکن ہمیں جو اطلاعات ملی ہیں اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ یہ فارمولا ہر لحاظ سے کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اور
تم جانتے ہو کہ ایکریمیا اور روسیاہ میں خلائی تسخیر کی جو دوڑ
لگی ہوئی ہے ـــــ اس لحاظ سے جس کو بھی یہ فارمولا مل گیا۔
وہ خلائی تسخیر میں دوسرے سے صدیوں آگے چلا جائے گا۔
چنانچہ یہ اطلاع ملتے ہی حکومت ایکریمیا نے اس فارمولے کے
حصول کے لئے حکمت عملی مرتب کرنی شروع کر دی ـــــ اعلیٰ
سطح پر خاصی گفتگو ہوئی۔ اور مختلف رپورٹوں کے بعد یہ بات سامنے
آئی کہ حکومت پاکیشیا اس فارمولے کو شوگران کے حوالے
کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہے ـــــ تاکہ شوگران کو خلائی
تسخیر میں نہ صرف روسیاہ اور ایکریمیا کے برابر لایا جائے بلکہ
ان سے بھی آگے بڑھا دیا جائے ـــــ اور اس کے بدلے میں
شوگران پاکیشیا کو ہر قسم کی خطیر مالی اور فوجی امداد بھی دے گا۔

اور پاکیشیا کی ملکی سلامتی کی گارنٹی بھی دے گا۔ ابھی یہ بات
باقاعدہ طے نہیں ہوئی ـــــ کیونکہ لیبارٹری میں سے اس
فارمولے کے بارے میں حتمی کامیابی کی رپورٹ نہیں دی گئی۔
حکومت ایکریمیا نے پہلے یہ سوچا کہ حکومت پاکیشیا سے اس
بارے میں باقاعدہ مذاکرات کئے جائیں ـــــ اور ان کے
ہر قسم کے مطالبات مان کر ان سے یہ فارمولا حاصل کیا جائے۔
لیکن پھر یہ تجویز ترک کر دی گئی۔ کیونکہ اس طرح روسیاہ والوں
کو اس فارمولے کا علم ہو جائے گا ـــــ اور ظاہر ہے
روسیاہ والے ہر صورت میں اس فارمولے کو حاصل کرنے
کے درپے ہو جائیں گے۔

ـــــ چنانچہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ حتمی رپورٹ مکمل
ہونے سے پہلے ہی یہ فارمولا اڑا لیا جائے۔ اور جس سائنس دان
نے اسے ایجاد کیا ہے اُسے اغوا کر کے ایکریمیا لے آیا جائے۔
اور پھر اس فارمولے کو یہاں خفیہ طور پر مکمل کر کے استعمال
میں لایا جائے ـــــ چنانچہ ایکریمیا نے اس بات کو طے کرنے
کے بعد اسے میرے محکمے سپیشل سروسز کے حوالے کر دیا۔ کہ
ہم اس فارمولے کو حاصل کر لیں ـــــ ہم نے اس سلسلے میں
کارروائی کا آغاز کیا اور اس مشن کا نام اس فارمولے کے نام پر
مشن ہاٹ ناٹ رکھا۔ ابتدائی معلومات کے لئے ہم نے ایک
ایجنٹ کو وہاں بھیجا ـــــ اس نے اطلاع دی کہ لیبارٹری کا
ایک اہم آدمی جنسی جنونی ہے۔ وہ خوب صورت اور عریاں عورتوں

کاشائق ہے۔ اس کی اس خامی کا پتہ چلنے اور اس کے متعلق تفصیلی
رپورٹ ملنے کے بعد ہم نے مادام یورشیا کا گروپ تیار کیا۔
اور ایک بڑے ہوٹل سے اس کا کنٹریکٹ کیا ـــــ ہمارے ایجنٹ
نے اس آدمی کے متعلق مادام کو بریف کیا۔ مادام اپنی ساتھی لڑکیوں
کو وہاں لے کر پہنچ گئیں اور شو کرا ہوٹل میں شو پیش کرنے لگیں چونکہ
یہ شو خاص طور پر نیم عریاں رکھے گئے تھے ـــــ اس لئے توقع کے
عین مطابق لیبارٹری کا وہ اہم آدمی ان شو کو دیکھنے کے لئے باقاعدگی
سے آنے لگا اور پھر مادام نے اُسے لفٹ دی اور وہ پکے ہوئے
پھل کی طرح مادام کی جھولی میں آگرا ـــــ مادام کے ساتھ بارہ
خوب صورت لڑکیوں کا گروپ گیا تھا۔ چنانچہ مادام نے اُسے
روزانہ ایک لڑکی کے ساتھ رات گزارنے کی دعوت دی۔ لیکن
وہ آدمی عیاش ہونے کے باوجود بے حد محتاط نکلا ـــــ وہ شراب
میں دھت ہونے کے باوجود اصل بات کا عندیہ نہ دیتا تھا۔ آٹھ
لڑکیاں اُس سے کچھ اگلوانے میں ناکام رہیں۔ لیکن نویں لڑکی مارشیلا
بہت تیز تھی ـــــ اُس نے اُسے قابو کر لیا۔ اور ایسا قابو کیا کہ
اس نے مادام سے درخواست کی کہ وہ مستقل طور پر مارشیلا
کے ساتھ رہنا چاہتا ہے ـــــ چنانچہ مادام نے اس کی اجازت
دے دی۔ اور پھر مارشیلا نے ایک رات اس سے اصل معلومات
اگلوالیں۔ اس نے اس آدمی سے یہ معلوم کر لیا کہ لیبارٹری کا
محل وقوع کیا ہے ـــــ اور اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں۔
لیکن اس آدمی کا چونکہ براہِ راست اس فارمولے سے کوئی
تعلق نہ تھا۔ اس کا تعلق لیبارٹری کے صرف انتظامی امور سے تھا
اس لئے مزید معلومات حاصل نہ ہو سکیں ـــــ بہرحال ہمارے
لئے اتنی معلومات ہی بے حد قیمتی تھیں۔ اور شاید مارشیلا مزید
معلومات بھی حاصل کر لیتی۔ کیونکہ اس آدمی نے مارشیلا کو
اپنے مہمان کے طور پر لیبارٹری میں لے جانے کی حامی بھر لی تھی۔
لیکن بدقسمتی سے اس آدمی کا کار ایکسیڈنٹ ہو گیا ـــــ اور
وہ اس ایکسیڈنٹ میں مارا گیا۔ اس طرح یہ کام ختم ہو گیا۔ باوجود
کوشش کے اور کوئی ایسا آدمی ٹریس نہ کیا جا سکا۔ جو اس کے
بعد کی معلومات دے سکتا ـــــ اس لئے ہم نے مادام یورشیا
کو واپس آنے کا کہہ دیا۔ کیونکہ ہمارے ایجنٹ نے رپورٹ
دی تھی کہ اس ایکسیڈنٹ کی وجہ سے سنٹرل انٹیلی جنس نے اس
آدمی کے بارے میں تحقیقات شروع کر دی تھیں ـــــ کیونکہ
ایکسیڈنٹ کے وقت اس آدمی کے ساتھ شہر کی ایک بدنام
طوائف بھی تھی جو اس ایکسیڈنٹ میں ماری گئی ـــــ چونکہ
لیبارٹری کے اصول کے مطابق لیبارٹری کے کسی آدمی کا کسی بھی
بیرونی عورت سے رابطہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اور پھر یہ دائرہ جب
وسیع ہوا تو مادام یورشیا سے بھی معلومات حاصل کی جانی
شروع ہو گئیں ـــــ گو مادام یورشیا نے ایسے کسی آدمی
سے واقفیت سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن ہمارے ایجنٹ کی رپورٹ
کے مطابق انٹیلی جنس نے مادام یورشیا کی بات پر مکمل طور پر
یقین نہ کیا ـــــ اور اپنے طور پر تفتیش کرنی شروع کر دی گئی۔

اس لئے بہتر یہی سمجھا گیا کہ مادام یورشیا اور اس کی ساتھی لڑکیوں
کو فوری طور پر واپس بلا لیا جائے ۔۔۔ تاکہ کہیں یہ معلوم نہ ہو
جائے کہ اس آدمی نے لیبارٹری کے متعلق کوئی معلومات مہیا کی
ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ لیبارٹری کا حفاظتی نظام فوری طور پر
بدل دیا جاتا ۔۔۔ اور ساتھ ہی حکومت کے دوسرے محکمے بھی
چوکنا ہو جاتے۔ خاص طور پر ہمیں وہاں کی سیکرٹ سروس سے
شدید خطرہ ہے ۔۔۔ کیوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی
خوفناک کارکردگی کی مالک ہے۔ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے
ہمارے ایجنٹ نے اطلاع دی ہے ۔۔۔ کہ مادام یورشیا نے
واپس آنے کی بجائے ہوٹل کے مالک سے مزید ایک سال کا
معاہدہ کر لیا ہے ۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ وہ آج کی رات
بھی اس ہوٹل کے مالک کے ساتھ گزار رہی ہے جس سے ظاہر
ہوتا ہے کہ کچھ خلاف معمول حالات مادام کو پیش آئے ہیں۔ ورنہ
مادام یورشیا ہماری قابل اعتماد ایجنٹ ہے" ۔۔۔ پرنس
چارمنگ نے پوری تفصیل کے ساتھ تمام پس منظر گرام کو
بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ معلومات اس نے بھیج دی ہیں" ۔۔۔ گرام نے
پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ چوں کہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس سے
خطرہ ہے کہ وہ ان معلومات کے بارے میں آگاہ نہ ہو جائے
اس لئے یہ بات طے کی گئی تھی کہ ان معلومات کو نہ ہی کسی کاغذ

پر منتقل کیا جائے گا اور نہ ہی ٹرانسمیٹر پر یہاں منتقل کیا جائے گا۔ بلکہ
مادام یورشیا کا گروپ جب وہاں سے آ جائے گا تو پھر ان سے
براہِ راست یہ معلومات حاصل کی جائیں گی" ۔۔۔ پرنس چارمنگ
نے جواب دیا۔

"اس کے بعد آپ نے کیا لائحہ عمل طے کیا تھا" ۔۔۔ گرام
نے پوچھا۔

"میرا پروگرام یہ تھا کہ ان معلومات کے حاصل ہونے کے بعد
میں تمہارے گروپ کو وہاں بھیجوں گا ۔۔۔ تاکہ تم ان معلومات
کی روشنی میں تم اس فارمولے کو حاصل کرو۔ اور اس سائنسدان
کو بھی اغوا کر کے لے آؤ۔ کیوں کہ تم ان کاموں میں ماہر ہو۔
لیکن ہمارے ایجنٹ کی موجودہ اطلاع کے مطابق کوئی نامعلوم
گڑبڑ ہو گئی ہے ۔۔۔ اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے کہ
تم اپنے گروپ کو لے کر فوراً پاکیشیا پہنچو۔ اور پھر مادام یورشیا
اور مادام شیلا سے مل کر ان سے براہِ راست معلومات حاصل کر
لو۔ اور اس کے بعد کارروائی کا آغاز کر دو" ۔۔۔ پرنس
چارمنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں تیار ہوں ۔۔۔ پاکیشیا ویسے
ایک پس ماندہ ملک ہے۔ ظاہر ہے ہم وہاں آسانی سے کامیاب
ہو جائیں گے" ۔۔۔ گرام نے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن میں واضح طور پر تمہیں ایک
ہدایت دینا چاہتا ہوں کہ وہاں جا کر تم نے اس انداز میں کام

کرنا ہے کہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کو تمہارے متعلق قطعاً علم
نہ ہو۔ اور خاص طور وہاں ایک شخص علی عمران ہے ـــــ جو
سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ بظاہر احمق اور معصوم
سا مسخرہ دکھائی دیتا ہے۔ لیکن وہ دنیا کا شاطر ترین انسان ہے۔
تم نے اس کے سائے سے بھی بچنا ہے ـــــ ورنہ تمہارا گروپ
یقیناً ناکام ہو جائے گا۔ اور تمہاری ناکامی کا مطلب سپیشل سروسز
کی ناکامی ہوگی۔ جو ناقابل برداشت ہوگی" ـــــ پرنس چارمنگ
نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" باس ـــــ آپ گرام کی صلاحیتوں کی توہین کر رہے
ہیں۔ دنیا میں ابھی کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جو ایک لمحے
کے لئے بھی گرام کے سامنے ٹھہر سکے ـــــ بہرحال آپ بے فکر
رہیں۔ میں آپ کی توقع سے بھی پہلے یہ مشن مکمل کر لوں گا۔ لیکن اس
سلسلے میں مزید معلومات مجھے چاہئیں ـــــ مثلاً اس سائنس دان
کا نام و پتہ۔ فارمولے کا نمبر وغیرہ۔ اور لیبارٹری کا محل وقوع"
گرام نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

" میں تمہاری صلاحیتوں سے پوری طرح واقف ہوں۔ اسی
لئے تو یہ نازک ترین اور اہم ترین مشن تمہیں سونپ رہا ہوں۔
لیکن احتیاطاً میں نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے ـــــ بہرحال تم
وہاں جا کر میری طرف سے مکمل طور پر آزاد ہو گے جس طرح بھی
چاہو یہ مشن مکمل کرو ـــــ مجھے تو بہرحال مشن میں کامیابی چاہئے
فارمولے کا نمبر اور اس سائنس دان کا نام مجھ سے بھی خفیہ رکھا

گیا ہے۔ اس کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ وہ عین آخری لمحے
بتایا جائے گا ـــــ تاکہ کم سے کم لوگوں کو اس کا علم ہو۔ اور
اب وہ آخری لمحہ آگیا ہے میں حکومت سے اس سلسلے میں
باقاعدہ معلومات حاصل کر کے تمہیں پہنچا دوں گا ـــــ اور
لیبارٹری کے محل وقوع اور اس کے حفاظتی نظام کے متعلق معلومات
تمہیں وہاں جا کر مادام یورشیا اور مارشیلا سے مل جائیں
گی" ـــــ پرنس چارمنگ نے جواب دیا۔

" اوکے ـــــ یہ معلومات مجھے کب مل جائیں گی۔ تاکہ
میں اسی لحاظ سے اپنی تیاری کر سکوں" ـــــ گرام نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ایک گھنٹے کے بعد ـــــ ان معلومات کی کوڈ فائل
تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی وہ پاس
ورڈ بھی جس کے ذریعے تم نے مادام یورشیا اور مارشیلا سے
معلومات حاصل کرنی ہیں ـــــ مزید پاکیشیا میں ہمارے
مخصوص ایجنٹوں کو بھی تمہاری آمد کی اطلاع دے دی جائے گی۔
اور تمہیں بھی ان کے متعلق معلومات مہیا کر دی جائیں گی۔ وہ
وہاں تمہارے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں گے ـــــ اور وہاں
تمہارے اور تمہارے گروپ کو تمام سہولیات مہیا کرنا ان کی
ذمہ داری ہوگی ـــــ تاکہ تم آسانی سے کام کر سکو۔ یہ سب
معلومات مکمل فائل کی صورت میں ایک گھنٹے بعد تمہارے
ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گی" ـــــ پرنس چارمنگ نے کہا۔

"او۔ کے ـــــــ پھر مجھے اجازت ـــــــ تاکہ میں ہیڈ کوارٹر جا کر مشن کی تیاری کر سکوں" ـــــــ گرام نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ تم جا سکتے ہو۔ لیکن تم نے مجھ سے سپیشل ٹرانسمیٹر پر مسلسل رابطہ رکھنا ہے ـــــ زیرو کوڈ میں ـــــ یہ ضروری ہے" ـــــ پرنس چارمنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں ضروری اقدامات اور مشن کے آگے بڑھنے کی رفتار سے آپ کو آگاہ کرتا رہوں گا" ـــــ گرام نے جواب دیا۔

اور پھر وہ پرنس چارمنگ کو سلام کرتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

گرام کے جانے کے بعد پرنس چارمنگ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا، پھر اس نے انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے مارگریٹ کی آواز سنائی دی۔

"میرے کمرے میں آؤ" ـــــ پرنس چارمنگ نے کہا۔ اور انٹرکام کا بٹن آف کر دیا۔

چند لمحوں بعد مارگریٹ دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئی

"مارگریٹ ـــــ گرام سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں" پرنس چارمنگ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ مجھ پر اعتماد کرتا ہے باس" ـــــ مارگریٹ نے جواب دیا۔

"او۔ کے ـــــ گرام ایک انتہائی اہم مشن پر پاکیشیا جا رہا ہے۔ اگر میں تمہیں چھٹی دے دوں تو کیا وہ تمہیں اپنے ساتھ لے جائے گا، اپنے طور پر یا سرکاری طور پر" ـــــ پرنس چارمنگ نے پوچھا۔

"یقیناً باس ـــــ گزشتہ کئی روز سے وہ مجھے مجبور کر رہا تھا کہ میں آفس سے چھٹی لے کر اس کے ساتھ تفریح کے لئے جاؤں" مارگریٹ نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن ـــــ پاکیشیا وہ تفریح کے لئے نہیں جا رہا۔ بلکہ ایک انتہائی اہم اور نازک مشن پر جا رہا ہے ـــــ بہرحال اگر وہ تمہیں ساتھ لے جائے تو تم اس کے ساتھ چلی جانا۔ لیکن وہاں جا کر تم نے یہ کام کرنا ہے کہ زیرو الیون ٹرانسمیٹر پر مجھ سے مسلسل رابطہ قائم رکھنا ہے ـــــ اور مجھے بتانا ہے کہ گرام کی وہاں کیا مصروفیات ہیں۔ واضح لفظوں میں تمہیں گرام کی نگرانی کرنی ہے۔ اور مجھے رپورٹ دینی ہے۔ لیکن گرام کو اس کا پتہ نہ چلے" ـــــ پرنس چارمنگ نے کہا۔

"میں سمجھ گئی باس ـــــ ایسا ہی ہوگا ـــــ آپ بے فکر رہیں" ـــــ مارگریٹ نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن تمہیں کسی صورت میں بھی گرام کے کام میں کوئی مداخلت نہیں کرنی۔ اور نہ ہی اُسے کوئی مشورہ دینا ہے ـــــ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا۔ اور اگر گرام تمہیں ساتھ نہ لے جائے تو پھر مجھے بتانا۔ میں اس کے لئے کوئی اور بندوبست کر لوں گا" پرنس چارمنگ نے کہا اور پھر ہاتھ کے اشارے سے مارگریٹ کو

واپس جانے کے لئے کہا۔ اور خود اس نے میز پر پڑی ہوئی مشن ہاٹ ناٹ کی فائل کھولی ——— اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

سڑک پر بے پناہ ٹریفک کی وجہ سے عمران کو مجبوراً کار روکنی پڑی ——— سڑک پر کاروں کا اس قدر رش تھا کہ یوں لگتا تھا جیسے سارے شہر کی کاریں یہیں اکٹھی ہو گئی ہوں۔ عمران حیرت سے سوچ رہا تھا کہ آخر اس قدر کاریں یہاں کیوں اکٹھی ہو گئی ہیں ——— کہ اچانک اُسے فٹ پاتھ پر لوگوں کے ہجوم میں تنویر نظر آ گیا۔ وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے بڑے اطمینان سے چلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مسرت اور خوشی کے آثار نمایاں تھے ——— ایسے جیسے اس نے کوئی انتہائی دل چسپ اور مسرت آمیز تماشہ دیکھ لیا ہو۔

"تنویر ——— اجی حضرت تنویر صاحب" ——— عمران نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر زور سے آواز دی۔ اور پھر اس نے تنویر کو چونکتے ہوئے دیکھا۔

دوسرے لمحے اس کی نظریں عمران پر پڑیں تو وہ تیزی سے کار کی طرف بڑھتا چلا آیا ——— اس نے فرنٹ سیٹ والا دروازہ کھولا اور سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"آپ کہاں بیٹھے تھے ——— مجھے تو نظر نہیں آئے" ——— تنویر نے سیٹ پر بیٹھتے ہی پوچھا۔

"اس لئے تو کہتا ہوں کہ اپنی نظر ٹیسٹ کروالو۔ یقین کرو عینک لگوانے کے بعد تمہیں معلوم ہو گا کہ تم نے کس قدر باریک لطف سے محروم رہ گئے ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کو کیا معلوم میں نے کیا دیکھا ہے۔ میں تو سٹیج کے بالکل قریب تھا ——— بڑی دھمکیاں دے کر سیٹ حاصل کی تھی۔ وہ منحوس منیجر مان ہی نہ رہا تھا" ——— تنویر نے اس کے فقرے کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

اور اُسی لمحے عمران کے ذہن میں ساری بات روشن ہو گئی۔ اس نے اخبار میں ہوٹل شوبرا میں ہونے والے ایک شو کے بارے میں پڑھا تھا جسے غیر ملکی طائفہ پیش کر رہا تھا ——— اور یہ ساری بھیڑ ہوٹل شوبرا کے سامنے ہی تھی۔

"اچھا ——— پھر تو تم مزے میں رہے۔ مجھے تو دور کونے میں

جگہ ملی۔ مجھے تو وہ یوں لگ رہی تھیں جیسے بوڑھی کھوسٹ"۔
عمران نے بڑے مایوس سے لہجے میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ حالانکہ
اس نے شو دیکھا تک نہیں۔
"ارے ـــــ مجھے بتانا تھا میں اس منحوس منیجر کی گردن داب کر
اس سے دوسری سیٹ حاصل کر لیتا۔ پھر مزہ آتا آپ کو رقص دیکھنے
کا۔ ایک ایک انگ نظر آ رہا تھا"۔ ـــــ تنویر نے چٹخارے لیتے
ہوئے کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ یہ رقص یقیناً نیم عریاں قسم کا ہو گا۔
اس لئے تنویر اس سے پوری طرح محفوظ ہو رہا تھا۔
"جولیا کو بھی ساتھ لے آنا تھا"۔ ـــــ عمران نے کہا۔
"میں نے اُسے کہا تھا ـــــ لیکن وہ تو بالکل ہی نیک پروین
بن گئی ہے"۔ ـــــ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"نیک پروین نہ بنے تو اور کیا کرے ـــــ سوچو تو سہی
اس کی کتنی عمر ہو گئی ہے۔ اور ابھی تک کنواری بیٹھی ہوئی ہے۔
آخر تم کب تک انتظار کرو گے۔ جب اس کے جذبات مردہ ہو
جائیں گے وہ بوڑھی ہو جائے گی"۔ ـــــ عمران نے کار کو آگے
بڑھاتے ہوئے کہا۔
کیوں کہ اب ٹریفک لاک ختم ہو چکا تھا اور کار کے بڑھنے
کا راستہ بن گیا تھا۔
"کیا مطلب ـــــ میں سمجھا نہیں"۔ ـــــ تنویر نے چونکتے
ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار تھے۔
"اچھا ـــــ ابھی تک تمہیں مطلب ہی سمجھ نہیں آیا۔ یار اب

اتنے بھی بچے نہ بنو۔ اب سنجیدہ ہو جاؤ"۔ ـــــ عمران نے اُسے
پچکارتے ہوئے کہا۔
"یعنی ـــــ آپ مجھے کہہ رہے ہیں"۔ ـــــ تنویر کے
چہرے پر ابھی تک حیرت کے آثار موجود تھے۔
"تو اور کس سے کہوں۔ وہ بڈھا ایکسٹو تو بس سوائے باتیں
کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتا ـــــ تم جوان آدمی ہو۔ اچھا خاصا
کماتے ہو۔ ٹھیک ٹھاک آدمی ہو۔ جولیا کو اور کیا چاہیئے"۔
عمران نے جواب دیا۔
"آپ مذاق کر رہے ہیں ـــــ جولیا سے اس بارے میں
اشارہ بھی کرو تو کاٹنے کو دوڑتی ہے"۔ ـــــ تنویر نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا۔
"تم بس اشارے ہی کرتے رہتے ہو۔ کبھی کھل کر بات کرو۔
آخر یہ کوئی جرم تو نہیں ـــــ اور ویسے بھی سیانے کہتے ہیں
کہ جس گھر میں بیوی ہو وہاں پتھر آتے ہی رہتے ہیں۔ وہ مجھ سے کئی
بار اشارے ہی اشارے میں کہہ چکی ہے کہ تنویر سنجیدہ ہی
نہیں ہوتا"۔ ـــــ عمران نے اُسے اور زیادہ چڑھاتے
ہوئے کہا۔
عمران کو معلوم تھا کہ اس وقت نیم عریاں شو دیکھنے کے بعد
تنویر کو ڈھب پر لایا جا سکتا ہے۔
"اچھا ـــــ یہ بات ہے ـــــ تو ٹھیک ہے میں اس سے
بات کر لیتا ہوں۔ لیکن ایکسٹو اس شادی کی اجازت دے دے

گا "۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔
" ارے یار ۔۔۔۔ آخر ہم کس مرض کی دوا ہیں۔ ایکسٹو کی فکر نہ کرو۔ میں اسے سنبھال لوں گا۔ بس تم ہمت کرو ۔۔۔۔ وہ کیا کہتے ہیں جب میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی "
عمران نے بڑے پُریقین لہجے میں کہا۔
" لیکن کہیں یہ تمہارا مذاق نہ ہو۔ سنو عمران ۔۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو یاد رکھنا۔ میں دانتوں سے تمہاری گردن ادھیڑ دوں گا "۔۔۔۔ تنویر نے مشکوک لہجے میں کہا۔
کیوں کہ آج تک وہ عمران کو ہی اپنا رقیب سمجھتا آرہا تھا۔
اور آج عمران خود اس سے یہ بات کر رہا تھا۔
" گردن کی فکر نہ کرو۔ ادھیڑ بھی دو گے تو رفو گر بہت مل جائیں گے ۔۔۔۔ ویسے ایک بات بتاؤ۔ اتنے بڑے معاملے میں مذاق ممکن ہے۔ آخر شادی بیاہ کا مسئلہ ہے کوئی گڈے گڑیا کا کھیل تو نہیں۔ ارے ہاں ۔۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ تم کوئی ایسی بات کر جاؤ جو جولیا کو بُری لگے۔ وہ ویسے بھی بوڑھی کنواری ہونے کی وجہ سے چڑچڑی ہوتی جا رہی ہے ۔۔۔۔ کیوں نہ صفدر اور کیپٹن شکیل کو ساتھ لے لیں۔ اور پھر ہم سب مل کر جولیا سے بات کریں تم بس ہاں میں سر ہلا دینا "۔۔۔۔ عمران نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔
" مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن ۔۔۔۔۔۔ "
تنویر اب پوری طرح ٹرانس میں آگیا تھا۔ البتہ ابھی تک شاید

اُسے عمران کی بات پر یقین نہ آرہا تھا۔ کہ وہ یہ سب کچھ سنجیدگی سے کہہ رہا ہے یا مذاق ہے۔
" لیکن دیکن کچھ نہیں ۔۔۔۔ بس زوردار ولیمہ کھلانا پڑے گا۔ ہاں ۔۔۔۔ کنجوسی بالکل نہیں چلے گی "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
اور تنویر کا چہرہ گلنار ہو گیا۔
" ایسا ویسا ولیمہ ۔۔۔۔ ارے میں اس قدر شاندار دعوت دوں گا کہ پورا شہر پاگل ہو جائے گا "۔۔۔۔ تنویر نے چمکتے ہوئے کہا۔
اور عمران نے مسکراتے ہوئے کار کو ایک پبلک فون بوتھ کی طرف موڑ دیا۔
" تم بیٹھو ۔۔۔۔ میں صفدر اور کیپٹن شکیل کو بلا لوں "
عمران نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ فون بوتھ سے نکل کر واپس آگیا۔
" وہ دونوں آرہے ہیں۔ میں نے ابھی انہیں بتایا نہیں ہے۔ یہاں آئیں گے تو بات ہوگی "۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اُسی لمحے اس کی نظریں ایک بہت بڑے سٹور پر پڑ گئیں۔
" ارے تنویر ۔۔۔۔ مجھے تو خیال بھی نہیں رہا۔ کمال ہے تم خالی ہاتھ وہاں پہنچتے تو کتنی سبکی ہوتی۔ انگوٹھی خرید لو جولیا کو پہنانے کے لئے ۔۔۔۔ تاکہ بات پکی ہو جائے۔ بعد میں ایکسٹو سے بات کر کے شادی کی تاریخ رکھ لیں گے "۔۔۔۔ عمران نے

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لے لوں" ——— تنویر نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں ——— آؤ میرے ساتھ ——— مجھے جولیا کی پسند کا علم ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تنویر کو ساتھ لئے۔ اس سٹور کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ جیولری کے کاونٹر کے سامنے کھڑے تھے۔

عمران نے شوکیس میں موجود ایک انتہائی قیمتی انگوٹھی کی طرف اشارہ کیا جس پر ایک خوب صورت اور قیمتی ہیرا جڑا ہوا تھا۔

"یہ انگوٹھی دکھائیے" ——— عمران نے سیلز مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر جناب ——— ویسے آپ کی پسند خوب ہے یہ ہمارے سٹور کی سب سے خوب صورت اور قیمتی انگوٹھی ہے" سیلز مین نے بڑے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

ایک لمحے کے لئے عمران کی زبان پھسلنے لگی۔ لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو کنٹرول کر لیا ——— کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں تنویر کا موڈ نہ خراب ہو جائے

عمران نے انگوٹھی کو ہاتھ میں لے کر اسے غور سے دیکھا۔ ہیرا واقعی اصلی اور بے داغ تھا ——— پھر اس نے انگوٹھی تنویر کی طرف بڑھا دی۔

"دیکھو ——— کیسی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"اچھی ہے ——— لیکن ......" ——— تنویر نے

قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ایسے موقعوں پر کنجوسی اچھی نہیں ہوتی۔ شگون اچھا نہیں ہوتا" ——— عمران نے زور دے کر کہا۔ وہ تنویر کی عادت اچھی طرح جانتا تھا کہ تنویر پیسے خرچ کرنے کے معاملے میں کنجوسی کی حد تک کفایت شعار واقع ہوا تھا۔

"کیا قیمت ہے اس کی" ——— عمران نے سیلز مین سے پوچھا۔ اور سیلز مین نے ڈبیا کے ساتھ منسلک چٹ پڑھتے ہوئے کہا۔

"صرف دو لاکھ روپے جناب" ——— سیلز مین کا لہجہ ایسے تھا جیسے وہ دو روپے کہہ رہا ہو۔ یہ سیلز مین شپ کی مخصوص نفسیات تھی ——— کہ گاہک کو بھاری قیمت بتاتے ہوئے لہجہ ایسا رکھا جائے کہ اسے گرانی کا احساس ہی نہ ہو۔

"دو لاکھ نہیں ......" ——— تنویر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ مگر عمران نے جلدی سے اس کا ہاتھ دبا دیا۔

"ٹھیک ہے ——— پیک کر دو" ——— عمران نے انگوٹھی سیلز مین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مگر میرے پاس اتنا کیش ......" ——— تنویر نے ایک بار پھر احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"ارے کمال ہے ——— پرنس تنویر ——— چیک ہر جگہ چلتا ہے۔ نکالو چیک بک" ——— عمران نے کہا۔ اور

تنویر اب مجبور ہو گیا۔ اس نے مرے مرے ہاتھوں سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر چیک بک نکال لی۔

"عمران صاحب ـــــ یہ بہت رقم ہے ـــــ میری کئی سالوں کی بچت ہے" ـــــ تنویر نے ایک بار پھر احتجاج کرنے کی کوشش کی۔

"ہش ـــــ بدشگونی نہ کرو ـــــ خوش ہو کر چیک کاٹو" ـــــ عمران نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے چیک کاٹ کر دستخط تو کر دیئے ـــــ لیکن اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنی پھانسی پر دستخط کر رہا ہو۔

"مجھے امید ہے آپ برا نہیں مانیں گے۔ اگر ہم بنک سے تصدیق کر لیں" ـــــ سیلزمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل کر لو بھائی" ـــــ عمران نے فوراً کہا۔ اور سیلزمین انگوٹھی کا پیکٹ اور چیک اٹھائے پچھلے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"عمران صاحب ـــــ دو لاکھ روپے ـــــ کیا اس سے کم قیمت کی انگوٹھی نہ آسکتی تھی" ـــــ تنویر ابھی تک بڑبڑا رہا تھا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا۔ کہ وہ اس طرح اتنی بڑی رقم گنوا بیٹھے گا۔

"کمال ہے ـــــ شادی کرنے چلے ہو جولیا سے ـــــ اور سوچ رہے ہو کم قیمت انگوٹھی خریدنے کا۔ ہمت کرو یار۔ دیکھو داؤ بھی تو کتنا بڑا ہے۔ مزے آجائیں گے" ـــــ عمران نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور جولیا کا نام سن کر تنویر کا چہرہ بحال ہو گیا۔

"ٹھیک ہے جناب ـــــ ہم نے تصدیق کر لی ہے جناب یہ لیجئے" ـــــ سیلزمین نے مؤدبانہ انداز میں انگوٹھی کا پیکٹ اور رسید عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے انگوٹھی کا پیکٹ لے کر اپنی جیب میں رکھا ـــــ جب کہ رسید اس نے تنویر کی طرف بڑھا دی۔

"یہ میں عین وقت پر تمہیں دوں گا۔ تم اسے جولیا کو پیش کر دینا" ـــــ عمران نے کہا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔

تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے رسید کو دیکھا۔ اور پھر اسے جیب میں رکھ لیا ـــــ رسید پر لکھی ہوئی دو لاکھ کی رقم نے اس کا موڈ ایک بار پھر آف کر دیا تھا۔

جب وہ سٹور سے نکل کر فون بوتھ کے قریب پہنچے جہاں عمران کی کار موجود تھی تو انہوں نے کیپٹن شکیل اور صفدر کو وہاں موجود دیکھا ـــــ صفدر کی کار بھی ساتھ ہی موجود تھی۔ وہ دونوں شاید اس کار میں آئے تھے۔

"ارے ـــــ آج آپ دونوں اکٹھے کیسے نظر آرہے ہیں، خیریت ہو" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یار صفدر ـــــ آخر کب تک ہم اپنے ساتھیوں کے جذبات کو نظرانداز کرتے رہیں گے۔ آج میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تنویر کے سلسلے میں جولیا سے کھل کر بات کر لی جائے۔ اور اس پر

دباؤ ڈال کر بات پکی کر لی جائے۔ شادی بعد میں ہوتی رہے گی"
عمران نے صفدر کو مخصوص انداز میں آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ اور
صفدر بے اختیار مسکرا دیا ــــ وہ سمجھ گیا تھا کہ آج تنویر
کی شامت آ گئی ہے۔

"ویری گڈ ــــ یہ تو بہت بڑی خوشخبری
ہے" ــــ صفدر نے چہکتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل بھی
بے اختیار مسکرا دیا۔

"تنویر نے جولیا کو پہنانے کے لئے انگوٹھی بھی خرید لی ہے۔
اور یار محبت دیکھو ــــ سٹور کی سب سے مہنگی انگوٹھی پسند
آئی ہے میرے یار کو ــــ تنویر ــــ رسید ہو گی تمہارے
پاس ــــ دکھانا ذرا" ــــ عمران نے کہا۔ اور تنویر نے
رسید جیب سے نکال کر صفدر کی طرف بڑھا دی۔

"دو لاکھ روپے کی انگوٹھی ــــ واہ ــــ بڑی قسمت
ہے جولیا کی ــــ ویری گڈ" ــــ صفدر نے تحسین آمیز
لہجے میں کہا اور تنویر کا بجھا ہوا چہرہ کھل اٹھا۔

"اگر انگوٹھی دو لاکھ کی ہے تو ولیمہ تو پھر زوردار ہو گا"
کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ــــ ایسا ویسا" تنویر کہہ رہا ہے کہ ایسا ولیمہ دوں
گا کہ سارا شہر پاگل ہو جائے گا ــــ کیوں تنویر" ــــ عمران
نے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب ــــ آج تنویر خلاف معمول

خاموش ہے" ــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یار ــــ دولہا ہے ــــ شرما رہا ہے" ــــ عمران نے
کہا۔ اور صفدر اور کیپٹن شکیل کے حلق سے بے اختیار قہقہے نکل
گئے۔ اور تنویر ہلکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا ــــ وہ اپنے آپ کو
ہونق سا محسوس کر رہا تھا۔ لیکن دل ہی دل میں مسرت کی لہریں
اٹھ رہی تھیں۔ اور کیوں نہ اٹھتی ــــ آخر اس کی زندگی کی سب
سے بڑی حسرت پوری ہو رہی تھی۔

اور پھر یہ سارا قافلہ دونوں کاروں میں لد کر جولیا کے فلیٹ
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ڈگلس اپنی خواب گاہ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ تو اس نے مادام یورشیا کو ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے دیکھا ۔ مشین گنوں سے مسلح افراد اس کے ارد گرد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے ــــــ جب کہ مادام یورشیا کرسی پر بیٹھی ہونٹ کاٹ رہی تھی ۔ اس کے ایک گال پر کوفی کے تھپڑ کی وجہ سے انگلیوں کے نشان ابھر آئے تھے ۔

" اس کی تلاشی لے لی ہے ــــــ کوئی ہتھیار وغیرہ تو موجود نہیں ہے" ــــــ ڈگلس نے کوفی سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" کچھ نہیں ہے باس " ــــــ کوفی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا ۔

" ٹھیک ہے ــــــ تم لوگ باہر ٹھہرو گے ۔ ہو سکتا ہے مجھے تمہاری ضرورت پڑ جائے " ــــــ ڈگلس نے مسکراتے

ہوئے کہا ۔

" آپ بے فکر رہیں باس ــــــ اب اگر اس نے کوئی حرکت کی تو میں اس کی ہڈیاں توڑ ڈالوں گا " ــــــ کوفی نے سخت لہجے میں کہا ۔ اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر چلے گئے ــــــ دروازے کو باہر سے بند کر لیا گیا ۔

" مجھے افسوس ہے مادام یورشیا ــــــ کہ مجھے اس قسم کے سلوک پر مجبور ہونا پڑا ۔ ویسے یقین رکھو میں ذاتی طور پر برا آدمی نہیں ہوں ۔

اب چھوڑو غصے کو ــــــ اور آؤ کچھ پیتے پلاتے ہیں " ۔

ڈگلس نے ایک الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا ۔ لیکن مادام یورشیا نے کچھ نہیں کہا ــــــ وہ خاموش بیٹھی رہی ۔ البتہ اس کے چہرے پر کھچاؤ کے اعصاب اور بڑھ گئے تھے ۔

ڈگلس نے الماری سے شراب کی ایک بوتل اور دو جام نکالے اور انہیں لے کر وہ ایک میز کی طرف بڑھا ۔

" اب غصہ تھوک دو جانِ من " ــــــ ڈگلس نے شراب کو جام میں ڈالتے ہوئے کہا ۔

" تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے " ــــــ مادام یورشیا نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا ۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا ۔

" تنظیم سے ــــــ کیا مطلب ــــــ کیسی تنظیم " ــــــ ڈگلس نے چونک کر مڑتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے تھے ۔

" یہ مسلح افراد بتلاتے ہیں کہ تم صرف سرمایہ دار اور کاروباری
آدمی نہیں ہو ——— تمہارا تعلق کسی تنظیم سے ہے ——— یا
مجرم تنظیم سے یا حکومتی تنظیم سے " ——— مادام یورشیا نے
سرد لہجے میں کہا۔
" اوہ مادام ——— ایسی کوئی بات نہیں۔ میرا کسی تنظیم سے
کوئی تعلق نہیں۔ بس شوق کی بات ہے " ——— ڈگلس نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
" اگر تم مجھے بتا دو تو تمہارے حق میں یہ بہتر ثابت ہوگا۔ ورنہ
ہو سکتا ہے کہ بعد میں تمہیں چھپانے کا بھی موقع نہ ملے "
مادام یورشیا نے تلخ لہجے میں کہا۔
" اوہ ——— اس کا مطلب ہے کہ تم بھی صرف ایک عام
سے طلے کفے کی منیجر نہیں ہو۔ تمہاری جڑیں گہری ہیں "
ڈگلس نے اس بار کرخت لہجے میں کہا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں
ابھر آئی تھیں۔
" تم جو سمجھ لو ——— لیکن مجھے بتا دو کہ تم دراصل کون ہو۔
تاکہ میں اس کو سامنے رکھ کر تمہاری قسمت کا فیصلہ کر دوں "
مادام یورشیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
" اوہ ——— تو یہ ارادے ہیں۔ ویسے مادام ——— اگر تمہارا
تعلق واقعی کسی تنظیم سے ہے تو اسے بھول جاؤ۔ اس ملک میں
کوئی تنظیم ایسی نہیں ہے جو ڈگلس پر ہاتھ ڈال سکے ——— میں تو
صرف تمہیں رات گزارنے کے لئے لایا ہوں اور بس "

ڈگلس نے جواب دیا۔
مگر دوسرے لمحے وہ بُری طرح چونک پڑا جب اس نے مادام کے
ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریوالور دیکھا ——— جس کی نال کا رخ ظاہر ہے
اسی کی طرف ہی تھا۔ ڈگلس کے ہاتھ سے جام گر گیا۔ اور قالین پر گر کر
ٹوٹنے سے تو بچ گیا۔ البتہ اس میں بھری ہوئی شراب قالین پر
بہنے لگی۔
" یہ ریوالور ——— یہ کہاں سے آگیا۔ کوئی تو کہہ رہا تھا "
ڈگلس نے حیرت کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔
" جس جگہ پر یہ ریوالور موجود تھا وہاں کوئی کا ہاتھ نہ پہنچ سکتا تھا۔
اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ ریوالور شور نہیں مچاتا ——— اس لئے کوئی
غلط حرکت نہ کرنا " ——— مادام یورشیا نے کاٹ کھانے والے
لہجے میں کہا۔
" تت ——— تت ——— تم مجھے گولی نہ مارنا۔ تم جو کہو گی وہی
ہوگا " ——— ڈگلس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔
اس کے چہرے پر شدید خوف کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔
اس کے دماغ پر سوار ساری بدمستی ہوا ہو گئی تھی ——— اور فاتحانہ
انداز میں کمرے میں داخل ہونے والا اب کسی خوف زدہ چوہے
کی طرح نظر آنے لگا تھا۔ اور اس کا یہ انداز دیکھ کر مادام یورشیا
کو یقین آگیا کہ ڈگلس کا تعلق کسی تنظیم سے نہیں ہو سکتا۔ وہ بس
ایک عام سا عیاش آدمی ہے ——— ورنہ وہ ایک ریوالور کو
دیکھ کر اس قدر خوف زدہ نہ ہوتا۔

"فون کر کے وہ معاہدہ منگواؤ جلدی۔ اور سنو ——— بعد میں جو ہوگا ہوتا رہے گا۔ لیکن ریوالور کی گولی بہر حال تمہارے دل میں گھس جائے گی" ——— مادام یورشیا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

اس وقت اس کا چہرہ بھوکی شیرنی کی طرح نظر آ رہا تھا۔ اور ڈگلس سوچ رہا تھا کہ وہ کس مصیبت میں پھنس گیا ——— اس نے تو اُسے ایک عام سی طوائف سمجھ لیا تھا۔ لیکن یہ تو کوئی خطرناک عورت نکلی۔ بہرحال وہ تیزی سے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی طرف بڑھا ——— اور اس نے رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

مادام یورشیا اٹھ کر اس کے ساتھ آ کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے ریوالور کی نال ڈگلس کی گردن سے لگا رکھی تھی ——— ڈگلس نے رسیور کان سے لگا لیا۔

"ہیلو ——— راجر سپیکنگ" ——— دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔

"راجر ——— میں ڈگلس بول رہا ہوں۔ سٹڈی روم میں میری میز کی پہلی دراز میں کنٹریکٹ فارم پڑا ہوا ہے۔ وہ اٹھا کر مجھے خوابگاہ پہنچا دو" ——— ڈگلس نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تت ——— تت ——— تم مجھے گولی نہ مارو۔ تم جو کہو گی وہی ہوگا" ——— ڈگلس نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"سنو ——— جب راجر کنٹریکٹ لے کر آئے تو اس سے

معاہدہ دروازے میں ہی لے لینا۔ اُسے اندر مت آنے دینا۔ ورنہ میں ایک لمحے میں ٹریگر دبا دوں گی" ——— مادام نے غراتے ہوئے کہا اور ڈگلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ بار بار تھوک نگل رہا تھا۔ اور ہونٹوں پر زبان پھیر رہا تھا۔ اس کی نظریں ریوالور کی نال پر جمی ہوئی تھیں اور چہرے پر شدید خوف کے آثار نمایاں تھے۔

اُسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی اور ڈگلس چونک پڑا۔ اُس نے مادام یورشیا کی طرف دیکھا۔

"چلو ——— اس سے کنٹریکٹ لے لو" ——— مادام یورشیا نے کہا۔ اور ڈگلس تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مادام اس کے ساتھ تھی۔

"کنٹریکٹ لے آئے ہو" ——— ڈگلس نے دروازے کے قریب پہنچ کر پوچھا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"مجھے دروازے میں سے ہی دے دو" ——— ڈگلس نے کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا۔ اور دروازے سے راجر نظر آیا اس کے پیچھے کونی تھا ——— کونی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ مادام ایک سائیڈ میں ہو گئی تھی۔ ڈگلس نے کنٹریکٹ راجر کے ہاتھ سے لے لیا۔

"باس ——— کوئی گڑبڑ تو نہیں" ——— راجر کے پیچھے کھڑے ہوئے کونی نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"نہیں" ——— ڈگلس نے کہا۔ اور پھر دروازہ بند کر کے اس نے اس بار چٹخنی چڑھا دی۔

"تمہاری جیب میں لائٹر ہوگا" ——— مادام نے پوچھا۔

"ہاں ——— ہے ——— نکال لوں ——— میں سگریٹ پینا چاہتا ہوں" ——— ڈگلس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— نکالو" ——— مادام نے کرخت لہجے میں کہا اور ڈگلس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر لائٹر اور سگریٹ کا پیکیٹ نکال لیا۔

"چلو باتھ روم میں ——— اور وہاں جاکر اس معاہدے کو آگ لگا دو" ——— مادام نے ریوالور کی نال سے باتھ روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور ڈگلس کسی فرمانبردار بچے کی طرح باتھ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مادام اس کے پیچھے تھی ——— باتھ روم میں جاکر ڈگلس نے لائٹر کی مدد سے کنٹریکٹ کو آگ لگائی۔ اور پھر جب کاغذ پوری طرح جل گیا تو اس کی راکھ فلش میں بہادی۔ اور مادام کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔

"اب کیا کرو گی" ——— ڈگلس نے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا۔

"سنو ——— ایئرپورٹ فون کرو اور ہماری ٹیم کی سیٹیں پہلی فلائٹ میں بک کراؤ مغربی جرمنی کے لئے" ——— مادام نے ڈگلس سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں راجر کو کہہ دیتا ہوں وہ کرا دے گا" ——— ڈگلس نے کہا۔ اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے

راجر کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔

"اب اور کیا کرنا ہے" ——— ڈگلس نے خوف زدہ سے لہجے میں پوچھا۔

"اب ٹکٹوں کا انتظار کرنا ہے" ——— مادام نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اسے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی ——— ریوالور بدستور اس کے ہاتھ میں تھا۔

"مم ——— مم ——— مادام ——— ایک بات پوچھوں" ڈگلس نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"ہاں پوچھو ——— کیا پوچھنا چاہتے ہو" ——— مادام نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تم ——— تمہارا کس تنظیم سے تعلق ہے" ——— ڈگلس نے کہا۔

"کسی تنظیم سے نہیں ——— میں خود ایک تنظیم ہوں" مادام نے جواب دیا۔

"اوہ ——— مطلب یہ ہوا کہ تم اس تنظیم کی انچارج ہو۔ مگر تم اور تمہاری ٹیم تو رقص کرتی ہے۔ پھر یہ کیسی تنظیم ہوئی" ڈگلس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس دنیا میں صرف روپیہ کمانے اور عیاشی کرنے سے مطلب ہے۔ تمہیں کیا معلوم کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے ——— جو لوگ خود رقص کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی رقص کرانے پر قادر

ہوتے ہیں سمجھے " ——— مادام نے طنزیہ لہجے میں کہا۔
" اوہ ——— اس کا مطلب ہے کہ رقص کی آڑ میں کچھ اور ہوتا ہے۔
ٹھیک ہے ——— میں سمجھ گیا ——— بہرحال میرا کیا۔ خود مرضی آئے
کرو بس مجھے گولی نہ مارنا " ——— ڈگلس نے احمقوں کی طرح سر
ہلاتے ہوئے کہا۔
" اگر تم اس طرح میرا حکم مانتے رہے تو زندگی بچالو گے۔ ورنہ
...... " ——— مادام نے کرخت لہجے میں کہا۔
" ویسے مادام ——— اب میں سوچ رہا ہوں کہ تم اس
لئے واپس جانے پر مُصر تھیں اور اتنی بڑی آفر بھی تم نے ٹھکرادی
تھی۔ تمہارا مشن اور تھا ——— اور ظاہر ہے وہ مشن مکمل ہوگیا
ہوگا ورنہ تم خود ہی کنٹریکٹ بڑھوا لیتیں " ——— ڈگلس
نے کہا۔
" اب تم سمجھ داری کی باتیں کرنے لگے ہو " ——— مادام نے
پہلی بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
" مم ——— مگر یہاں کے کسٹم والے بہت سخت ہیں۔ وہ تمہارے
مشن کی فلم کو چیک کر لیں گے " ——— ڈگلس نے کہا۔
" فلم کو ——— کیسی فلم " ——— مادام نے چونکتے ہوئے
پوچھا۔
" ارے ——— ظاہر ہے تم نے اپنے مشن کی فلم بنائی ہوگی۔
کسی کو دکھانے کے لئے ——— میں نے جتنی فلمیں دیکھی ہیں ان
میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ کوئی فارمولا چرایا جاتا ہے اور پھر اس

کی فلم بنا کر ساتھ لے جاتے ہیں " ——— ڈگلس نے بچوں جیسے
انداز میں کہا۔
" فلم احمق بناتے ہیں۔ جن کی یادداشت اچھی ہو۔ انہیں فلم بنانے
کی ضرورت نہیں ہوتی ——— اور ابھی کسٹم والوں نے ایسا کوئی
آلہ ایجاد نہیں کیا جو ذہن کے اندر جھانک لے " ——— مادام
نے فاتحانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
" واہ ——— واقعی یہ اچھا طریقہ ہے اور پھر پورا لطف ہے۔
اور اگر جھانکیں بھی تو کس کس کے ذہن میں جھانکتے پھریں "
ڈگلس نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
" اب تم صحیح سمجھے ہو " ——— مادام نے جواب دیا۔
چند لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور ڈگلس نے رسیور
اٹھا لیا۔ جب کہ مادام بھی چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی ——— اس
کے چہرے پر سختی عود کر آئی تھی۔
" باس ——— مغربی جرمنی کے لئے کسی طیارے میں بھی
سیٹ نہیں ہے۔ پرسوں کی مل سکتی ہیں۔ میں نے بہت کوشش
کی لیکن سیٹ مہیا ہی نہ تھی " ——— دوسری طرف سے راجہ
نے کہا۔
" مادام ——— پرسوں مل سکتی ہیں " ——— ڈگلس نے مڑ کر
مادام سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کے قریب آ کھڑی تھی۔
" نہیں ——— پہلی فلائٹ کی " ——— مادام نے کرخت
لہجے میں کہا۔

مگر دوسرے ہی لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح ڈگلس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور مادام کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور اڑتا ہوا دور جا گرا ——— مادام اس وقت قدرے ڈھیلے انداز میں کھڑی تھی۔ شاید اُسے یقین آ گیا تھا کہ ڈگلس ذہنی طور پر مکمل مفلوج ہو چکا ہے ——— یہی اس کی بھول تھی۔ مادام کو احساس بھی نہ ہوا۔ کہ ڈگلس نے کب دائیں ہاتھ میں پکڑا ہوا رسیور بائیں ہاتھ میں منتقل کیا۔ اور کب اس کا دایاں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔

جیسے ہی ریوالور مادام کے ہاتھ سے نکلا ڈگلس نے بڑی پھرتی سے رسیور کریڈل پر پھینکا ——— اور دونوں ہاتھوں سے مادام کی گردن پکڑ کر اُسے زور سے دھکا دیا اور مادام پیچھے پڑی کرسی سے ٹکراتی ہوئی پشت کے بل قالین پر گری ——— لیکن دوسرے ہی لمحے اس پر جھکتا ہوا ڈگلس چیخ مار کر اڑتا ہوا پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ مادام کی دونوں ٹانگیں عین اُسی لمحے حرکت میں آئی تھیں۔ جس طرح پہلے ڈگلس کا ہاتھ حرکت میں آیا تھا ——— اور ڈگلس اس کے پیروں پر اٹھتا ہوا پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اور مادام الٹی قلابازی کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت غصے اور وحشت کے چراغ جل اٹھے تھے ——— لیکن ابھی اس نے اپنا توازن سنبھالا بھی نہ تھا کہ ڈگلس دیوار سے ٹکرا کر واپس پلٹنے والی گیند کی طرح اس سے آ ٹکرایا اور پھر مادام کو لئے فرش پر گرا ——— لیکن فرش پر گرتے ہی مادام نے تیزی سے

کروٹ بدلی اور اس کی کہنی پوری قوت سے ڈگلس کی پسلیوں پر پڑی اور ڈگلس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ڈگلس نے لات کو نیم دائرے کی صورت میں گھما کر مادام کے پہلو میں مار دیا ——— اور مادام کی آنکھیں تکلیف کی شدت سے ابل آئیں۔ اس کا جسم کسی سپرنگ کی طرح سمٹا۔ اور اُسی لمحے ڈگلس نے بڑی پھرتی سے اس کا ایک بازو پکڑا۔ اور پھر وہ نہ صرف خود اٹھ کھڑا ہوا بلکہ اس نے انتہائی تیزی سے مادام کے سکڑے ہوئے جسم کو گھما کر دیوار سے دے مارا ——— اور اس بار مادام کے حلق سے بڑی کربناک سی چیخ نکلی اور وہ دیوار سے ٹکرا کر فرش پر ہی ڈھیر ہو گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی ——— دیوار سے اس کا سر ٹکرایا تھا۔ اور یہ ضرب اتنی زوردار تھی کہ وہ اپنے آپ کو نہ سنبھال سکی۔ اور اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

ڈگلس تیز تیز سانس لیتا ہوا چند لمحے کھڑا فرش پر پڑی ہوئی مادام کو دیکھتا رہا ——— پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے چٹخنی کھول دی۔

”کوئی ——— اندر آؤ“ ——— ڈگلس نے تیز لہجے میں کہا۔ اور کوئی مشین گن سنبھالے دوڑ کر اندر آ گیا۔

”سنو ——— یہ کوئی غیر ملکی ایجنٹ ہے۔ اور یہاں سے کوئی مشن مکمل کر کے واپس جا رہی ہے۔ اور وہ مشن اس کے ذہن میں ہے ——— اب ہم نے اس کے ذہن سے وہ مشن

باہر نکالنا ہے" ——— ڈگلس نے ہاتھ پھیر کر اپنے پریشان بالوں کو درست کرتے ہوئے کہا۔

"غیر ملکی ایجنٹ ——— اوہ ——— مگر باس ——— آپ کو کیسے پتہ چلا" ——— کونی نے حیرت بھرے انداز میں فرش پہ پڑی ہوئی مادام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور ڈگلس نے اُسے پوری تفصیل بتا دی ——— کہ کس طرح ریوالور دیکھنے کے بعد اس نے خوف زدہ ہونے کی اداکاری کی۔ اور جب اس نے اس پہ مکمل اعتماد حاصل کر لیا تو تب وہ حرکت میں آیا۔

"لیکن باس ——— آپ نے وہ معاہدہ کیوں جلا دیا۔ وہ کام آتا" ——— کونی نے کہا۔

"لعنت بھیجو اس معاہدے پہ۔ اب مجھے اس معاہدے سے کوئی دلچسپی نہیں ——— یہ ایکریمیی باشندہ ہے۔ اور ظاہر ہے ایکریمیا کی ہی ایجنٹ ہوگی۔ گو اس سے پہلے یہ کبھی منظر عام پہ نہیں آئی۔ لیکن اس کے مشن سے ہماری حکومت کو یقیناً دلچسپی ہوگی" ——— ڈگلس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تو پھر اسس پہ تشدد کیا جائے" ——— کونی نے کہا۔

"نہیں ——— اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دو۔ اور اسے ہیڈ کوارٹر لے جاؤ۔ اور سنو ——— اس کی تمام ساتھیوں کو بھی وہاں پہنچاؤ۔ میں ان سب کی بوٹیاں علیحدہ کر کے ان سے راز اگلواؤں گا" ——— ڈگلس نے کرخت لہجے

میں کہا۔

"باس ——— اگر وہ راز اس کے ذہن میں ہے تو پھر کیوں نہ اس کا ذہن آلیوم فائیو سے چیک کر لیا جائے۔ اصل بات سامنے آجائے گی" ——— کونی نے کہا۔

"اوہ ——— ہاں ——— اُسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے ——— لے چلو اسے ——— اور جب یہ سب وہاں اکٹھی ہو جائیں تو مجھے اطلاع کرنا۔ میں اس دوران اس کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں" ——— ڈگلس نے کہا۔ اور ٹونی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اور اس نے جھک کر فرش پہ پڑی ہوئی مادام کو اٹھایا اور کاندھے پہ لاد کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"سب کام احتیاط سے ہونا چاہیئے۔ اب یہ معاملہ دوسرا ہو گیا ہے۔ اور سنو ——— اسے فوراً طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دینا۔ یہ بہت خطرناک عورت ہے۔ اس نے تو مجھے بھی تگنی کا ناچ نچا دیا ہے" ——— ڈگلس نے جاتے ہوئے کونی کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور کونی سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کونی کے جانے کے بعد ڈگلس نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا۔ اور پھر ایک الماری کی طرف بڑھا ——— یہ وارڈ روب تھی کپڑے لٹکانے کی الماری۔ اس نے الماری کھول کر اس کے کونے میں لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبا لیا ——— تو الماری

کے اندرونی تختے گھوم گئے۔ اب الماری میں لٹکے ہوئے ملبوسات
پچھلی طرف چلے گئے تھے ——— اور سامنے ایک خانے میں
ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا۔ ڈگلس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور
اُسے لاکر میز پہ رکھ دیا۔ اور پھر کرسی گھسیٹ کر وہ اس پر بیٹھ
گیا ——— اس نے اس کی مختلف نابیں گھما کر مخصوص فریکوئنسی
سیٹ کی اور پھر اس کا ایک بٹن آن کر دیا۔ بٹن آن ہوتے ہی
ٹرانسمیٹر پہ مختلف رنگ برنگے چھوٹے چھوٹے بلب جلنے بجھنے لگے۔
مختلف ڈائل بھی روشن ہو گئے ——— ایک بڑے سے ڈائل
کے نیچے ایک سرخ رنگ کا بلب تیزی سے سپارک کرنے
لگا۔ اس کا رنگ سرخ تھا۔

ڈگلس نے ایک اور بٹن دبایا۔ اور پھر ٹرانسمیٹر کے ساتھ
منسلک ایک چھوٹے سے مائیک کو ہک سے نکال کر ہاتھ میں
لے لیا۔

"ہیلو ہیلو ——— آر۔ ایف۔ پی۔ ون کالنگ اوور"
وہ بٹن دباکر بار بار یہی فقرہ دوہرا رہا تھا۔

اور چند لمحوں بعد سپارک کرنے والا بلب مسلسل جل اٹھا۔
اب اس کا رنگ سبز ہو گیا تھا ——— اور ڈگلس کی آنکھوں
میں چمک ابھر آئی۔

"یس ——— آر۔ ایچ اٹنڈنگ یو اوور" ——— ٹرانسمیٹر
سے ایک مشینی آواز ابھری۔

"آر۔ ایف۔ ایس باس سے بات کراؤ" ——— ڈگلس

نے کہا۔

"کوڈ دوہراؤ اوور" ——— دوسری طرف سے وہی مشینی
آواز ابھری۔

"کوڈ ——— مارننگ نیوز اوور" ——— ڈگلس نے
جواب دیا۔

"او۔ کے ——— ویٹ فار ون منٹ اوور" ——— مشینی
آواز نے جواب دیا اور پھر ایک منٹ بعد کلک کی آواز رسیور
سے ابھری۔

"یس ——— گانوف باس آر۔ ایف۔ ایس سپیکنگ اوور"
ایک کرخت آواز رسیور میں ابھری۔

"باس ——— میں ڈگلس بول رہا ہوں۔ آر۔ ایف۔ پی۔
ون اوور" ——— ڈگلس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ڈگلس ——— کیا بات ہے ——— کیوں ایمرجنسی لائن
پہ بات کی ہے اوور" ——— باس کی چونکتی ہوئی آواز
سنائی دی۔

"باس ——— یہاں میرے ہوٹل میں ایک ایکریمی طائفہ
شو کر رہا تھا۔ اس کا شو بے حد مقبول ہوا۔ تو میں نے اُسے مزید
معاہدے کے لئے آفر کی ——— لیکن طائفہ کی منیجر مادام یورشیا
نے انکار کر دیا۔ جس پہ مجھے غصہ آ گیا۔ میں نے اُسے اپنی رہائش گاہ
پہ اغوا کرایا۔ اور پھر زبردستی اس سے ایک سال کا معاہدہ کیا۔
بعد میں صورت حال بدل گئی اوور" ——— ڈگلس نے کہا۔

"کیا صورت بدلی ——— تفصیل بتاؤ اوور" ——— دوسری طرف سے سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

اور جواب میں ڈگلس نے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ ——— اس کا مطلب یہ ایکریمیا کی کوئی خاص ایجنٹ ہے جو کسی خصوصی مشن پہ یہاں آئی ہے اوور" ——— دوسری طرف سے باس نے کہا۔

"یس باس ——— میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔ اس سے قبل یہ ایجنٹ کم از کم میرے سامنے کبھی نہیں آئی۔ تاکہ اگر اس کا کوئی ریکارڈ ہیڈ کوارٹر میں ہو تو مجھے معلوم ہو جائے اور میں اس اینگل سے اس سے پوچھ گچھ کر دوں اوور"۔

ڈگلس نے جواب دیا۔

"گڈ آئیڈیا ——— ویٹ کرو ——— میں معلوم کرتا ہوں۔ شاید پتہ لگ جائے اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پہ خاموشی چھا گئی۔

ڈگلس خاموش بیٹھا رہا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ٹرانسمیٹر میں سے باس کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو اوور" ——— باس کے لہجے میں عجیب سا جوش تھا۔

"یس باس ——— میں منتظر ہوں اوور" ——— ڈگلس نے جواب دیا۔

"ڈگلس ——— حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے۔ تم نے بہت بڑا کلیو حاصل کر لیا ہے۔ مادام یورشیا ایکریمیا کی سپیشل سروسز کی اہم ایجنٹ ہے ——— وہ طائفے کی صورت میں اپنی ٹیم کو لے کر کام کرتی ہے۔ اس کا بنیادی کام ابتدائی معلومات حاصل کرنا ہے۔ لیکن سپیشل سروسز کے لئے معلومات حاصل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ معاملہ انتہائی اہم نوعیت کا ہوگا اوور"۔ دوسری طرف سے باس نے کہا۔

"اوہ ——— ٹھیک ہے باس ——— اب میں اس سے سب کچھ اگلوا لوں گا اوور" ——— ڈگلس نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"سنو ڈگلس ——— اس پہ تشدد کرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ تم اسے آئیوم فائیو میں چیک کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے پورے طائفے کو ——— ہو سکتا ہے کوئی خاص راز طائفے کی کسی عورت کے ذہن میں محفوظ ہو اوور" ——— باس نے کہا۔

"میں نے بھی یہی سوچا تھا باس ——— میں چیک کر لوں گا اوور" ڈگلس نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"جیسے ہی کسی بات کا علم ہو مجھے فوراً اطلاع کرنا یہ انتہائی اہم معاملہ معلوم ہو رہا ہے اوور" ——— باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ——— میں اطلاع کر دوں گا اوور" ڈگلس نے جواب دیا۔

"اور سنو ——— سپیشل سروسز انتہائی تیز ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے مادام یوریشیا اور اس کے گروپ کے گرد نگرانی اور چیکنگ کا جال بچھا رکھا ہو ——— اس لئے سارے کام احتیاط سے ہونے چاہئیں۔ انتہائی احتیاط سے اوور" باس نے اُسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس ——— میں خیال رکھوں گا اوور" ——— ڈگلس نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا۔ اوور اینڈ آل"

دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز سے سبز رنگ کا بلب دوبارہ سرخ رنگ میں تبدیل ہو کر اسپارک کرنے لگا ——— ڈگلس نے مین بٹن آف کر دیا۔ اور پھر مائیک کو دوبارہ ہک میں لٹکا کر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر واپس الماری کے خانے میں رکھا اور کونے میں موجود بٹن کو پریس کیا ——— دوسرے لمحے الماری کے تختے دوبارہ گھوم گئے اور اب الماری میں لٹکے ہوئے ملبوسات نظر آرہے تھے۔

ڈگلس نے الماری بند کی اور پھر تیزی سے ٹیلی فون کی طرف لپکا۔ اس نے رسیور اٹھا کر اس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ——— مینجر ہوٹل شوبرا" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ڈگلس بول رہا ہوں" ——— ڈگلس نے کہا۔

"یس باس" ——— مینجر کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"سنو ——— مادام یوریشیا والے معاہدے کے بارے میں جو اعلان اخبارات میں دیا گیا ہے اُسے کینسل کرا دو۔ یہ مسئلہ دوسرا ہو گیا ہے۔ اور ہاں ——— کوئی وہاں آیا ہے۔ تمہارے پاس" ——— ڈگلس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ابھی تک تو نہیں پہنچا جناب" ——— مینجر نے قدرے مایوس لہجے میں کہا۔

"وہ جب آئے اس کے ساتھ مکمل تعاون کرو۔ اٹ از مائی آرڈر" ——— ڈگلس نے تیز لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف سے مینجر کی بات سنے بغیر اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا ——— اور پھر ایک طویل سانس لیتا ہوا کرسی کی پشت سے ٹک گیا۔

اب اس کو کوئی کی طرف سے اطلاع کا انتظار تھا تاکہ وہ ہیڈ کوارٹر جا کر چیکنگ کا کام شروع کر سکے۔

"تھامس — تمہیں منیجر صاحب یاد کر رہے ہیں۔"
ایک ویٹر نے کاؤنٹر پہ بیٹھے ہوئے غیر ملکی نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ — اچھا — تم یہاں ٹھہرو میں ہو آتا ہوں۔"
نوجوان نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر وہ کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر سائیڈ کی راہداری میں بڑھتا چلا گیا — تھوڑی دیر بعد وہ دفتر کے دروازے پر رک گیا۔ اس نے کھنکار کر دروازے پر دستک دی۔

"یس — کم ان" — اندر سے منیجر کی آواز سنائی دی۔ اور تھامس دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

"یس باس" — تھامس نے کہا۔ اس نے دیکھا کہ منیجر کے سامنے والی کرسیوں پر چار قوی ہیکل افراد بیٹھے ہوئے

تھے۔ ان کے اوور کوٹوں میں بغلوں کے قریب مخصوص قسم کے ابھار بتا رہے تھے کہ انہوں نے مشین گن قسم کا اسلحہ وہاں چھپایا ہوا ہے — وہ چاروں ہی غیر ملکی تھے۔ اور ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ زیر زمین سرگرمیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

"تھامس — مادام یوریشیا کے طائفہ کا گروپ کیا کر رہا ہے" — منیجر نے پوچھا۔

"باس — وہ ایک کمرے میں اکٹھی ہو کر وی سی آر پر فلم دیکھ رہی ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے انہوں نے وہسکی منگوائی تھی" — تھامس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ — ویری گڈ — اچھا سنو — یہ چیف باس کے خاص آدمی ہیں۔ تم انہیں اس کمرے میں لے جاؤ جہاں وہ موجود ہیں۔ اور فائر ڈور کی چابی بھی ساتھ لے جانا — فائر ڈور کو کھول دو۔ اور اس منزل میں موجود ویٹر کو کسی بہانے سے کہیں بھجوا دو — سمجھے" — منیجر نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس — ویسے باس اگر آپ مقصد بتا دیں تو میں زیادہ کھل کر تعاون کر سکتا ہوں" — تھامس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جو تم سے کہا جا رہا ہے وہ کرو۔ مزید ٹانگ مت اڑاؤ" — کرسی پہ بیٹھے ہوئے ایک غیر ملکی نے انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیا اور تھامس نے سر جھکا دیا۔

"ٹھیک ہے باس ——— حکم کی تعمیل ہوگی۔"

تھامس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— آپ اپنا کام کریں باقی میں سنبھال لوں گا۔ تھامس میرا خاص آدمی ہے۔ اس کی طرف سے بے فکر رہیں۔ یہ ہر حالت میں اپنی زبان بند کرنا جانتا ہے" ——— مینیجر نے غیر ملکیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور وہ چاروں غیر ملکی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر تھامس انہیں لئے ہوئے دفتر سے باہر آگیا ——— لفٹ کے ذریعے وہ تیسری منزل پر پہنچے۔ جہاں مادام یورشیا کا گروپ ٹھہرا ہوا تھا۔ اس سے قبل تھامس نے کاؤنٹر سے فائر ڈور کی چابی اٹھا لی تھی۔

"مارٹن" ——— تھامس نے اس منزل کے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"یس باس" ——— ویٹر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو ——— نیچے ہال میں جا کر ڈیوٹی دو۔ میں ابھی آکر کسی اور کو یہاں بھیجتا ہوں" ——— تھامس نے کہا۔

"بہتر باس" ——— ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس نے کوئی سوال نہ کیا اور تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"اس کے چہرے پر ضرورت سے زیادہ حیرت نظر آرہی تھی"

س آدمی نے جس نے دفتر میں تھامس کو ڈانٹا تھا۔ تھامس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب ——— یہ ہوٹل ہے۔ یہاں ہر کام ہوتا رہتا ہے۔ آپ اس کی پرواہ نہ کریں" ——— تھامس نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم ایکریمین ہو" ——— اسی نے دوسرا سوال پوچھا۔

"نہیں جناب ——— میں سوئس ہوں۔ میں نے دنیا کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں کام کیا ہے۔ میں تفریحی ٹور پر یہاں آیا تھا کہ یہ ہوٹل مجھے بے حد پسند آیا ——— اور پھر منیجر صاحب سے بات ہوئی تو انہوں نے مجھے رکھ لیا۔ اب گزشتہ ایک سال سے میں یہاں کام کر رہا ہوں" ——— تھامس نے یوں جواب دیا جیسے وہ ریڈیو بورڈ کے سامنے انٹرویو دے رہا ہو۔

"ہونہہ ——— کون سا کمرہ ہے" ——— اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اس گروپ کا انچارج تھا۔

"بارہ نمبر کمرہ جناب ——— ویسے تو دس کمرے انہوں نے بک کرائے ہوئے ہیں۔ مگر اس وقت وہ سب بارہ نمبر کمرے میں ہیں ——— مگر مادام یورشیا ان میں نہیں ہے جناب۔ وہ ہوٹل سے باہر گئی تھی ابھی تک لوٹ کر واپس نہیں آئی" ——— تھامس نے از خود اسے معلومات مہیا کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم فائر ڈور کھولو اور پھر نیچے چلے جاؤ۔ سنو ——— کم از کم آدھے گھنٹے تک کسی کو اوپر نہ آنے دینا۔ بے شک لفٹ فیل کر دو یا کوئی اور چکر چلاؤ۔ آدھے گھنٹے

تک کوئی اوپر نہ آئے" ـــــ انچارج نے کرخت لہجے میں ہدایات
دیتے ہوئے کہا۔
"تعمیل ہو گی جناب ـــــ آپ بے فکر رہیں" ـــــ تھامس
نے جواب دیا۔ پھر تیزی سے گیلری کے اختتام میں بنے ہوئے
ایمرجنسی ڈور کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ اس نے جیب سے ایک
مخصوص قسم کی چابی نکالی اور پھر دروازہ کھول دیا۔ دروازے کی
دوسری طرف لوہے کی ایک سیڑھی تھی جو ہوٹل کی عقبی گلی میں
اترتی تھی ـــــ یہ فائر ڈور کہلاتا تھا۔ آگ لگ جانے کی صورت
میں اسے استعمال کیا جاتا تھا۔

دروازہ کھول کر وہ واپس آیا اور پھر ان کو سلام کر کے لفٹ
میں سوار ہو گیا ـــــ نیچے ہال میں پہنچتے ہی وہ تیزی سے کاؤنٹر
کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ویٹر کاؤنٹر کے قریب موجود تھا۔
"سمتھ کو میرے پاس بھیجو" ـــــ تھامس نے اس ویٹر سے
مخاطب ہو کر کہا۔ اور ویٹر سر ہلاتا ہوا ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔
جب کہ تھامس کاؤنٹر پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد ایک لمبا تڑنگا نوجوان تیزی سے کاؤنٹر کے
قریب آیا۔ وہ بھی غیر ملکی تھا اور ہوٹل میں سپروائزر تھا۔
"یس سر" ـــــ سمتھ نے قریب آ کر پوچھا۔
"سمتھ ـــــ مادام کے گروپ کو فائر ڈور سے اغوا کیا جا
رہا ہے۔ چار آدمی ہیں۔ میں یہاں کاؤنٹر سے فوراً نہیں جا سکتا۔
تم ان کی نگرانی کرو ـــــ اور جہاں انہیں لے جایا جائے۔ اس

کو دیکھنے کے بعد مجھے یہاں آ کر رپورٹ کرنا۔ اور سنو انتہائی
احتیاط سے کام ہونا چاہیئے ـــــ ذرا برابر بھی کسی کو شک نہ
ہونے" ـــــ تھامس نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا اور
وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
تھامس مطمئن سا ہو کر کاؤنٹر پر بیٹھ گیا۔ اور کاؤنٹر کے
دیگر کام نپٹانے لگا ـــــ تقریباً آدھے گھنٹے بعد لفٹ کا
دروازہ کھلا اور وہی انچارج لفٹ سے باہر آیا۔ وہ تیز تیز قدم
اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سختی تھی۔
"یس سر" ـــــ تھامس نے اس کے قریب آتے ہی
چونک کر اس سے پوچھا۔ کیوں کہ وہ کاؤنٹر کے قریب آ کر
رک گیا تھا۔
"کاؤنٹر پر فون نہیں ہے" ـــــ انچارج نے پوچھا۔
"نو سر ـــــ ٹیلی فون کے لئے علیحدہ بوتھ باہر گیلری میں
موجود ہیں" ـــــ تھامس نے جواب دیا۔
"اوکے ـــــ سنو ـــــ اگر اس گروپ کے متعلق کوئی
پوچھے تو تمہارا جواب یہی ہو گا کہ وہ باہر گئے ہیں اس سے
زیادہ نہیں" ـــــ انچارج نے کرخت لہجے میں کہا۔
"آپ بے فکر رہیں جناب ـــــ ہمارا کام حکم کی تعمیل ہے۔
اور بس۔ اس سے زیادہ نہ ہم کسی کام میں دخل دیتے ہیں اور
نہ مطلب رکھتے ہیں" ـــــ تھامس نے بڑے پرخلوص لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ ------ تم واقعی ہوٹل کے کام کے لئے مناسب آدمی
انچارج نے پہلی بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز
قدم اٹھاتا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ------ جب کہ تھامس
دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ لیکن وہ کن انکھیوں سے
انچارج کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ بیرونی گیٹ کے قریب پہنچ
کر انچارج تیزی سے مڑا ------ اور اس نے تھامس کی طرف
دیکھا۔ اور پھر تھامس نے محسوس کیا کہ اس کو کاؤنٹر پہ پڑے
رجسٹر پہ جھکے اور کام کرتے دیکھ کر اس کے چہرے پہ اطمینان کے
آثار ابھر آئے وہ مڑ کر گیٹ سے باہر نکل گیا۔
تھامس اس کے جانے کے بعد کاؤنٹر سے نکلا اور تیز
تیز قدم اٹھاتا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ------ تیسری منزل
پہ پہنچ کر وہ سیدھا بارہ نمبر کمرے کی طرف بڑھا جس کا دروازہ
تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ اس نے دروازے کو کھول کر اندر جھانکا
اور پھر زور زور سے سانس لینے لگا ------ دوسرے لمحے وہ
ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹا۔ اس نے کمرے میں بے ہوش کر
دینے والی گیس کی معمولی سی بُو سونگھ لی تھی ------ اس نے
دروازہ بند کیا اور پھر تیزی سے فائر ڈور کی طرف بڑھتا چلا گیا
اس نے دروازہ بند کر دیا اور پھر چابی سے اُسے لاک کر کے وہ
واپس لفٹ کے ذریعے نیچے ہال میں آ گیا۔
"منیجر صاحب نے یاد کیا ہے" ------ ایک ویٹر نے کہا۔ اور
تھامس سر ہلاتا ہوا منیجر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر" ------ تھامس نے کمرے میں داخل ہوتے
ہوئے کہا۔
"وہ لوگ چلے گئے" ------ منیجر نے پوچھا۔
"یس سر ------ میں نے اوپر جا کر فائر ڈور دوبارہ بند کر
دیا ہے" ------ تھامس نے جواب دیا۔
"کسی کو پتہ تو نہیں چلا کہ ان لڑکیوں کو یہاں سے لے جایا گیا
ہے" ------ منیجر نے پریشان سے لہجے میں پوچھا۔
"نو سر ------ آپ کی ہدایت کے مطابق سب کام ہوا
ہے" ------ تھامس نے جواب دیا۔
"اوکے ------ اب اپنی زبان بند رکھنا ------ سمجھے ------ یہ
کھیل ہے۔ کہیں تمہاری جان نہ چلی جائے" ------ منیجر
نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔
"آپ بے فکر رہیں جناب ------ وہ لڑکیاں باہر گئی ہیں اور
اس سے زیادہ ہمیں کچھ معلوم نہیں" ------ تھامس نے کہا۔
"گڈ ------ واقعی تمہاری صلاحیتیں قابل داد ہیں۔ میں جلد
تمہاری ترقی کے آرڈر بورڈ آف گورنرز سے منظور کرا لوں
گا" ------ منیجر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"تھینک یو سر ------ آپ کی مہربانی ہو گی" ------ تھامس
خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"اب تم جاؤ" ------ منیجر نے کہا۔
"مگر سر ------ ایک بات ہے۔ آپ نے تو اخبارات میں

کل ان کے شو کا اعلان کرایا ہے۔ کیا کل شو ہوگا" ___ تھام
نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ___ وہ اعلان میں نے کینسل کرا دیا ہے۔ اا
اب کوئی شو نہیں ہوگا" ___ مینجر نے سر ہلاتے ہو
جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب" ___ تھامس نے جیسے مطمئن ہو
ہوئے کہا۔ اور پھر دفتر سے نکل کر وہ کاؤنٹر پہ پہنچ گیا۔ اس ک
چھٹی کا وقت قریب آتا جا رہا تھا ___ لیٹ نائٹ ڈیوٹی و
والا آنے ہی والا تھا۔ اور وہ بڑی بے چینی سے سمتھ کا انتظا
رہا تھا۔ اور پھر سمتھ اور اس کی جگہ لینے والا اکٹھے ہی ہال م
داخل ہوئے ___ سمتھ کاؤنٹر کی طرف دیکھے بغیر ڈریسنگ
روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھامس نے آنے والے کو کاؤنٹر
چارج دیا اور پھر اس سے ہاتھ ملا کر اور گڈ بائی کہہ کر وہ ڈ
روم کی طرف بڑھ گیا ___ جہاں اس کا اوور کوٹ اور دستا
موجود تھے۔ سمتھ ڈریسنگ روم میں موجود تھا۔

"کیا رہا" ___ تھامس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے
پوچھا۔

"باس ___ تین کاروں میں گروپ کو بے ہوش کر کے
لے جایا گیا ہے۔ گل ریز کالونی کی کوٹھی نمبر تین میں۔ قلعہ نما کو
ہے جناب ___ اور گیٹ پہ کسی پروفیسر ڈکسن کی نیم پلیٹ
موجود ہے" ___ سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کسی کو شک تو نہیں ہوا" ___ تھامس نے پوچھا۔

"نہیں جناب ___ میں نے پوری طرح احتیاط کی تھی"
سمتھ نے جواب دیا۔

"اوکے ___ تم جا کر گروپ کو ٹیلی فون کرو اور ایکشن گروپ
اس کوٹھی میں پہنچنے کا کہہ دو۔ میں سیدھا وہیں جا رہا ہوں۔
قی ہدایات وہیں دوں گا" ___ تھامس نے کہا۔ اور سمتھ
تا ہوا ڈریسنگ روم سے باہر نکل گیا۔

تھامس نے اپنا اوور کوٹ ہینگر سے اٹھا کر پہنا۔ دستانے
کر اس نے فلیٹ کو سر پہ رکھا ___ اور پھر ڈریسنگ
م سے نکل کر وہ اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جو
کنگ میں کھلتا تھا۔ اور جو صرف ہوٹل کے ملازمین کے لئے
وص تھا۔

چند لمحوں بعد وہ پارکنگ میں کھڑی اپنی گاڑی میں بیٹھ
پاؤنڈ سے باہر آ گیا ___ اور اس نے کار کا رخ گل ریز
نی کی طرف موڑ دیا۔ اس کی آنکھوں میں شدید الجھن
رہی تھیں۔

وہ تقریباً دس منٹ تک مختلف سڑکوں پہ سے کار دوڑاتا
گل ریز کالونی میں داخل ہو گیا ___ اس نے کار کالونی
پہلے چوک پہ ہی ایک طرف روک دی اور پھر فرنٹ سیٹ
اٹھا کر اس نے اس کے نیچے بنے ہوئے مخصوص ڈبے سے
تلف قسم کا اسلحہ نکال کر جیبوں میں بھرا اور کار سے نیچے اتر

کر ٹہلتا ہوا اس کوٹھی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جس کے متعلق س
نے اُسے بتایا تھا۔

جولیا آرام کرسی پر بیٹھی ایک ضخیم کتاب کے مطا
میں مصروف تھی ـــــ یہ کتاب پاکیشیا کی تمدنی تاریخ پ
لکھی گئی تھی۔ اور جولیا کی یہ عادت تھی کہ جب بھی وہ فارغ ہو
پاکیشیا کی قدیم تاریخی کتب کا مطالعہ کرتی رہتی۔ چوں کہ ا
یہ ملک اس کا اپنا تھا ـــــ اس لئے وہ اس کے حال کے
ساتھ ساتھ اس کے شاندار ماضی سے بھی پوری طرح واقف ہ
چاہتی تھی۔ اس کی الماری میں پاکیشیا کی قدیم تاریخ کے ہ
موضوع پر کتب موجود تھیں ـــــ آج کل اس کے مطالعے کا
موضوع پاکیشیا کی تمدنی تاریخ تھی۔ اور وہ پوری طرح کتا
میں مگن تھی کہ کال بیل کی تیز آواز سنائی دی ـــــ اور و

بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے کتاب کو بند کر کے ایک طرف
تپائی پر رکھا ـــــ اور پھر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف
بڑھ گئی۔

"کون ہے" ـــــ اس نے دروازے کی چٹخنی کھولنے سے
پہلے حسب عادت پوچھا۔

"بارات آئی ہے" ـــــ دوسری طرف سے عمران کی
آواز ابھری۔ اور جولیا نے مسکراتے ہوئے چٹخنی گرا دی۔ اور
پھر دروازہ کھلتے ہی اس نے عمران کے پیچھے صفدر، کیپٹن شکیل
اور تنویر کو دیکھا تو اس کا چہرہ کھل اٹھا ـــــ وہ اکیلے پن سے
اکتا گئی تھی۔ اس لئے اس نے سوچا کہ اب کچھ دیر تو خوب
رونق رہے گی۔

"اوہو ـــــ پورا گروپ آیا ہے ـــــ ویل کم ـــــ ویل کم"
جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گروپ نہیں بلکہ بارات کہو۔ جولیا" ـــــ عمران نے
بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بارات ـــــ کیا مطلب ـــــ میں سمجھی نہیں"
جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سمجھ جاؤ گی ـــــ جلدی سمجھ جاؤ گی" ـــــ عمران نے
بزرگوں کی طرح سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور صفدر اور کیپٹن شکیل
ہنس دیئے۔ جب کہ تنویر اپنی فطرت کے خلاف شرمایا شرمایا
سا نظر آ رہا تھا ـــــ وہ چور نظروں سے جولیا کو دیکھتا اور پھر

جولیا کے متوجہ ہوتے ہی وہ جلدی سے منہ دوسری طرف
کر لیتا۔

" یہ کیا چکر ہے ـــــ آج تنویر کچھ بدلا بدلا سا نظر آ رہا ہے"۔
جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" زندگی میں ایک دن ایسا بھی آتا ہے جب بڑے بڑے
بدل جاتے ہیں ـــــ بڑے بڑے تیس مار خان چڑیا کے بچے
کی طرح سہم جاتے ہیں۔ اور تنویر پہ آج وہ دن آ گیا ہے"۔
عمران نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل
اور تنویر بھی بیٹھ گئے۔

" اچھا ـــــ کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ ـــــ جولیا نے
دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

" ہوئی تو نہیں ـــــ البتہ اب ہونے والی ہے"۔
عمران نے آنکھیں جھپکاتے ہوئے جواب دیا۔

" مجھے صاف صاف بتاؤ کیا چکر ہے ـــــ تنویر ـــــ تم
بتاؤ کیا بات ہے"۔ ـــــ جولیا نے آرام کرسی پہ بیٹھتے ہوئے
اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں ـــــ عمران بتائے گا"۔
تنویر نے مسکراتے ہوئے اور قدرے شرماتے ہوئے جواب
دیا۔ اور جولیا تنویر کی اس کایا پلٹ پہ حیرت سے عمران
کو دیکھنے لگی۔

" دیکھو جولیا ـــــ ہر لڑکی کی زندگی میں ایک نہ ایک دن

ایسا آتا ہے جب اُسے بابل کا گھر چھوڑ کر پیا کے دیس سدھارنا
ہوتا ہے"۔ ـــــ عمران نے بوڑھوں کی طرح کھنکارتے
ہوئے تمہید باندھنی شروع کی۔

" بابل کا گھر ـــــ یہ کیا ہوتا ہے۔ بابل کے باغات اور
چاہ بابل تو سنا ہے۔ یہ بابل کا گھر کیا ہوتا ہے۔ اور پھر پیا کا
دیس۔ یہ تم آج کون سی زبان بول رہے ہو ـــــ سیدھی
طرح بات کرو"۔ ـــــ جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہمارے ہاں بابل باپ کو کہتے ہیں اور پیا محبوب کو کہتے
ہیں۔ تمہیں پتہ ہے چاہ بابل کیوں مشہور ہے ـــــ اس لئے
کہ وہاں جادو سیکھنے کے لئے جانے والے فرشتے ہاروت و
ماروت الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ تو مطلب یہ ہوا کہ جس گھر
میں الٹا لٹکا جائے اُسے بابل کا گھر کہتے ہیں"۔ ـــــ عمران
کی زبان چل پڑی۔

" واہ ـــــ یہ واقعی میرے لئے نئی بات ہے۔ بہرحال
تمہارا مقصد کیا ہے"۔ ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے مجھے وضاحت کر دینی چاہیئے"۔
صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" نہیں ـــــ تم مداخلت بے جا نہ کرو۔ میں تنویر کا بزرگ
ہوں۔ اور ایسے مواقع پہ بزرگ ہی بولتے ہیں"۔ ـــــ عمران
نے صفدر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔ اور جولیا کے حلق سے
بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔

"اچھا ـــــ تو اب تم تنویر کے بزرگ بن گئے۔ ذرا شکل دیکھی ہے اپنی" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بزرگی شکل سے نہیں ہوتی عقل سے ہوتی ہے۔ اور عقل ایک ایسی چیز ہے جو آدمی کو سوائے بزرگ بنانے کے اور کہیں کا نہیں رکھتی ـــــ عقل مند بھوکے مرتے ہیں۔ اور بے عقل نہ صرف ڈٹ کر کھاتے ہیں بلکہ چار چار شادیاں کرتے ہیں" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سنو عمران ـــــ اگر تم کوئی نئی شرارت سوچ کر آئے ہو۔ اور اس کا نشانہ مجھے بنانا چاہتے ہو تو کان کھول کر سن لو میں کسی کا لحاظ نہیں کروں گی ہاں" ـــــ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ اُس کی چھٹی حِس نے دراصل خطرے کا الارم بجانا شروع کر دیا تھا۔

"یہ شرارت نہیں ـــــ زندگی کا سب سے اہم فیصلہ ہے۔ اور جہاں تک لحاظ کا تعلق ہے۔ ہمیں بعد کا حال تو معلوم ہے لیکن کم از کم آج کے دن تمہیں ایک شخص کا لحاظ ضرور کرنا پڑے گا ـــــ آخر دو لاکھ روپے خرچ کئے ہیں اس نے۔ مذاق نہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"کیا بکواس ہے ـــــ کھل کر بات کیوں نہیں کرتے" جولیا نے بُری طرح جھلاتے ہوئے کہا۔

"دو لاکھ روپے بکواس نہیں ہوتے ـــــ تنویر ـــــ وہ رسید کہاں ہے" ـــــ عمران نے مڑ کر تنویر کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا اور تنویر نے جیب سے رسید نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"دیکھو ـــــ اسے غور سے دیکھو۔ اس پر کتنی رقم لکھی ہوئی ہے" ـــــ عمران نے رسید جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے رسید لے کر اُسے پڑھنا شروع کر دیا۔

"انگوٹھی ـــــ دو لاکھ روپے ـــــ کمال ہے ـــــ اتنی قیمتی انگوٹھی بھی ہو سکتی ہے" ـــــ جولیا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"یہ انگوٹھی جس کے لئے خریدی گئی ہے وہ اس سے بھی زیادہ قیمت کی حق دار تھی ـــــ لیکن اب کیا کیا جائے مجبوری تھی۔ سٹور میں اس سے زیادہ قیمتی انگوٹھی موجود ہی نہ تھی" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر جیب سے انگوٹھی کی ڈبیا نکالی اور اُسے کھول کر جولیا کی طرف بڑھا دیا ـــــ ڈبیا میں موجود انگوٹھی دیکھ کر جولیا حیرت اور شوق سے اچھل پڑی۔

"اوہ ـــــ اس قدر خوب صورت انگوٹھی ہے۔ بہت ہی خوب صورت ہے" ـــــ جولیا نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔ چوں کہ وہ عورت تھی اس لئے ظاہر ہے زیور اس کی بنیادی کمزوری تھی ـــــ یہ بات ٹھیک تھی کہ وہ زیور استعمال نہ کرتی تھی۔ صرف کانوں میں ٹاپس پہنتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود زیور کی کشش سے دامن نہ بچا سکتی تھی۔

"اسے ذرا پہن کر دکھاؤ تاکہ پتہ لگے کہ ہاتھ میں پہننے کے

بعد کیسی لگتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
اور جولیا جس کا دل شدت سے چاہ رہا تھا کہ وہ اس قدر خوب صورت انگوٹھی اپنی انگلی میں پہن کر دیکھے نے عمران کی بات سنتے ہی تیزی سے اُسے انگلی میں پہن لیا ۔۔۔۔ اور پھر ہاتھ کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے پر عجیب سی جگمگاہٹ ابھر آئی تھی۔

"مبارک ہو ۔۔۔۔ مبارک ہو تنویر ۔۔۔۔ اب جلدی سے مٹھائی کھلواؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
اور تنویر بیچارہ اور زیادہ شرما گیا جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل مسکرا دیئے۔

"کیا مطلب ۔۔۔۔ کیسی مبارک"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"تمہیں بھی مبارک ہو جولیا ۔۔۔۔ اگر تم اجازت دو تو باقی کام بھی ابھی کر لیا جائے۔ گواہ بھی موجود ہیں۔ نکاح ہو سکتا ہے" عمران نے کہا۔

"کک ۔۔۔۔ کیا ۔۔۔۔ کس کا نکاح ۔۔۔۔ کیسا نکاح"۔ جولیا چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تمہارا اور تنویر کا ۔۔۔۔ بھئی تمہاری منگنی تو ہو گئی۔ ویسے آپس کی بات ہے۔ کسی جہیز وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
اور جولیا پہلے تو منہ کھولے بت بنی کھڑی رہ گئی۔ پوری

سچویشن شاید اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ لیکن جیسے ہی بات اس کی سمجھ میں آئی اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ گیا۔

"تمہاری یہ جرأت ۔۔۔۔ تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے۔ نکل جاؤ میرے فلیٹ سے ۔۔۔۔ نکلو ۔۔۔۔ ابھی نکلو"۔۔۔۔ جولیا نے غصے سے پھٹتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے انگوٹھی انگلی سے اتار کر عمران کو کھینچ کر ماری ۔۔۔۔ جسے عمران نے فوری طور پر کیچ کر لیا۔

"کیا سمجھنا ہے ۔۔۔۔ تم تنویر کی منگیتر ہو۔ اور انگوٹھی تم نے اپنی مرضی سے پہنی ہے۔ اور سنو جولیا ۔۔۔۔ ہمارے ہاں شادی تو فسخ ہو سکتی ہے۔ لیکن منگنی نہیں توڑی جا سکتی۔ قتل ہو جاتے ہیں یہ غیرت کا مسئلہ ہے اور تنویر بے غیرت نہیں"۔ عمران نے معاملے کو اور زیادہ سنجیدہ بناتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ ۔۔۔۔ میں کہتی ہوں دفع ہو جاؤ"۔ جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔
اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے میز پر پڑے ہوئے اپنے پرس کی طرف لپکی ۔۔۔۔ اور اس سے پہلے کہ کوئی سمجھتا جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکالا اور پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کی چیخ سنائی دی ۔۔۔۔ عمران کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ پہلو کے بل فرش پر جا گرا۔ اس کی سفید قمیض پر سینے کی جگہ تیزی سے سرخ ہوتی چلی گئی ۔۔۔۔ اور جولیا عمران کے سینے پر سرخ دائرہ ابھرتے

دیکھ کر یوں آنکھیں پھاڑنے لگی جیسے اس پر کوئی قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔

صفدر اور کیپٹن شکیل جو خاموش بیٹھے ہوئے تھے ۔عمران کے نیچے گرتے ہی تیزی سے اچھلے اور پھر انہوں نے جھپٹ کر عمران کو سیدھا کیا۔

" ارے ـــــ اس کے سینے میں گولی لگ گئی ہے ۔جلدی کرو یہ مر رہا ہے ـــــ اوہ جولیا ـــــ یہ تم نے کیا کیا "

صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔اور پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے عمران کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا ـــــ کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اس کے پیچھے بھاگے اور جولیا چند لمحے تو ششدر کھڑی رہ گئی ۔اور پھر اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور دھڑام سے نیچے گرا۔اور وہ منہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

مادام کو جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک بڑی سی کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا پایا ـــــ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا ۔جس کے ایک کونے میں ایک عجیب و غریب سی مشین نصب تھی۔اور ایک نوجوان اس مشین پر جھکا ہوا تھا ـــــ جب کہ کمرے میں ڈگلس اور اس کے دو مشین گنوں سے مسلح ساتھی بھی موجود تھے ۔ان کی نظریں بھی اس مشین پر جمی ہوئی تھیں ـــــ اور پھر مادام یہ دیکھ کر چونک پڑی ۔کہ اس کے گروپ کی تمام لڑکیاں کمرے کے فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی تھیں ۔اسی لمحے ڈگلس کی نظر مادام پر پڑی ۔

" اوہ ـــــ تمہیں ہوش آ گیا مادام " ـــــ ڈگلس نے چونکتے ہوئے کہا۔

" یہ کیا ہو رہا ہے " ـــــ مادام نے حیرت بھرے لہجے

لہجے میں پوچھا۔

"ٹونی ـــــــ تم نے اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن نہیں لگایا تھا۔ یہ کیسے ہوش میں آگئی "ـــــــ ڈگلس نے مادام کی بات کا جواب دینے کی بجائے قریب کھڑے ٹونی سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں پوچھا۔

"باس ـــــ انجکشن تو لگایا تھا۔ لیکن میرا خیال ہے۔ اس عورت کے جسم میں قوت مدافعت کچھ زیادہ ہی ہے "ـــــ ٹونی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے ـــــ بہرحال اب اس کی بجائے کسی دوسری لڑکی کو مشین میں ڈالنا ہوگا "ـــــ ڈگلس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

اور مادام پورشیا سمجھ گئی کہ وہ مشین ذہن میں جھانکنے والی مشین ہے ـــــ اُسے معلوم تھا کہ ایسی مشینیں بے ہوش شخص کی چیکنگ زیادہ درست طور پر کر لیتی تھیں کیونکہ بے ہوش شخص کا شعور مشین کی چیکنگ میں رکاوٹ نہ بنتا تھا۔

"تم کیا چاہتے ہو ـــــ مجھ سے بات کرو "ـــــ مادام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کتیا کی زبان بند کرو ٹونی ـــــ خواہ مخواہ بھونکے جا رہی ہے "ـــــ ڈگلس نے انتہائی غصیلے انداز میں ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور ٹونی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔

"سنو ـــــ اب اگر تمہاری زبان سے تمہاری مرضی کے خلاف ایک لفظ بھی نکلا تو گردن دھڑ سے علیحدہ سمجھو "ـــــ ڈگلس نے مادام کے قریب آکر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اپنی بات پر عمل کرنا بھی جانتا ہے۔

"باس ـــــ مشین کام کے لئے پوری طرح تیار ہے "۔ مشین پر جھکے ہوئے نوجوان نے مڑ کر ڈگلس سے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ باری باری سب لڑکیوں کو چیک کرو "۔ ڈگلس نے فرش پر پڑی ہوئی لڑکیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم مادام کو دوسرا انجکشن لگا دیں۔ اور پھر اسے چیک کر لیں ـــــ کیونکہ میرا خیال ہے یہ لڑکیاں صرف آلۂ کار ہوں گی۔ اصل کام مادام نے ہی سرانجام دیا ہو گا "ـــــ ٹونی نے کہا۔

"ارے ہاں ـــــ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔ کیوں جیکسن "۔ ڈگلس نے مشین کے قریب کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس ـــــ ہو سکتا ہے "ـــــ جیکسن نے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ پھر اسے ہی انجکشن لگا دو۔ مگر جلدی کرو "۔ ڈگلس نے کہا۔

اور جیکسن تیزی سے قریب ہی موجود ایک الماری کی طرف

بڑھ گیا۔

"تم آخر کیا چاہتے ہو ۔۔۔ کیوں یہ سارا چکر چلا رکھا ہے" مادام نے کہا۔

"وہ مشن بتا دو جس کی تکمیل کے لئے تم یہاں آئی ہو۔ اور سنو ۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق ایکریمیا کی سپیشل سروس سے ہے۔ اس لئے بچوں کی طرح لاعلمی ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ اور ویسے بھی ہم چند لمحوں بعد سب کچھ معلوم کر لیں گے۔ تمہیں بے ہوش کر کے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معلومات حاصل کرنے کے بعد ہم تمہیں دوبارہ ہوش میں لانے کا تکلف ہی نہ کریں ۔۔۔ بلکہ تم اپنی ساتھی لڑکیوں سمیت برقی بھٹی کی زینت بن جاؤ" ۔۔۔ ڈگلس نے بڑے سفاک لہجے میں کہا۔

"تمہیں بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ نہ ہی میرا تعلق کسی سپیشل سروس سے ہے اور نہ ہی میری ۔۔۔ ساتھی لڑکیوں کا ۔۔۔ ہم تو بس شو کرتے ہیں اور پیسہ کماتے ہیں۔ اس سے زیادہ ہمارا اور کوئی کام نہیں" ۔۔۔ مادام نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ ابھی معلوم ہو جائے گا" ۔۔۔ ڈگلس نے سر ہلاتے ہوئے جیکسن کو اشارہ کیا۔ جو انجکشن لگانے کے لئے سرنج کو تیار کئے کھڑا تھا ۔۔۔ اور جیکسن نے تیزی سے آگے بڑھ کر مادام کے بازو میں سوئی گھونپ دی۔ اور پھر دوسرے

لمحے سرنج میں بھرا ہوا محلول مادام کے بازو میں غائب ہو چکا تھا۔ مادام دانتوں پہ دانت رکھے خاموش بیٹھی تھی ۔۔۔ اس کی آنکھوں میں کوئی تاثر نہ تھا۔ خالی خالی آنکھیں۔ اور پھر جیسے ہی سوئی کو جیکسن نے باہر کھینچا۔ مادام کا جسم یک لخت ڈھیلا پڑ گیا۔ اور گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی ۔۔۔ جیکسن نے خالی سرنج ایک طرف پھینکی اور پھر مادام کی کرسی کو دھکیلتا ہوا مشین کی طرف لے گیا۔ اس نے مشین سے منسلک ایک ہیلمٹ نما کنٹوپ مادام کے چہرے اور سر پر چڑھا دیا ۔۔۔ جس کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں باریک باریک تاریں نکل کر اس مشین میں غائب ہو رہی تھیں۔ کنٹوپ کو اچھی طرح ایڈجسٹ کرنے کے بعد جیکسن مشین کی طرف بڑھا ۔۔۔ اور اس نے مشین کے بٹن آن کر دیئے۔ مشین کے اوپر لگی ہوئی سکرین روشن ہو گئی۔ اس میں اس طرح ٹیڑھی ترچھی لکیریں نظر آ رہی تھیں۔ جیسے آسمان پہ بجلی کوندتی ہے ۔۔۔ جیکسن نے مختلف بٹن دبائے اور کئی نابیں گھمائیں لیکن سکرین پہ سوائے ان لکیروں کے اور کچھ نہ ابھرا تو وہ مایوس سے انداز میں پیچھے ہٹ گیا۔

"باس ۔۔۔ اس نے اپنا ذہن بلینک کر لیا ہے۔ اب جب تک یہ بے ہوش رہے گی۔ اس کا ذہن بلینک ہی رہے گا۔ اس سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا" ۔۔۔ جیکسن نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے" ۔۔۔ ڈگلس نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"باس ـــــ یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ اسے ذہن بلینک کرنے کی خصوصی تربیت دی گئی ہے۔ عام آدمی اس طرح ذہن بلینک نہیں کر سکتا" ـــــ جیکسن نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے یہ طریقہ ناکام رہا" ـــــ ڈگلس نے مایوسی سے پُر لہجے میں کہا۔

"باس ـــــ آپ مجھے حکم فرمائیں۔ میں ابھی سارا راز اگلوا لیتا ہوں" ـــــ ٹونی نے تیز لہجے میں کہا۔

"چلو ـــــ تم کوشش کر دیکھو" ـــــ ڈگلس نے کہا۔

"جیکسن ـــــ اسے انجکشن لگا کر ہوش میں لے آؤ" ٹونی نے جیکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور جیکسن سر ہلاتا ہوا ایک بار پھر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک اور محلول سے سرنج بھری اور پھر مادام کے بازو میں دوسرا انجکشن لگا دیا ـــــ کنٹوپ وہ اس کے سر سے پہلے ہی اتار چکا تھا۔ انجکشن لگانے کے بعد اس نے مادام کی کرسی کو دھکیل کر دوبارہ پہلے والی جگہ پر پہنچا دیا ـــــ اور ٹونی نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن ایک طرف رکھی اور پھر جیب سے ایک تیز دھار اور باریک نوک والا خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا ـــــ اس کے چہرے پر وحشت اور سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ بڑے غور سے مادام کو دیکھ رہا تھا۔

چند لمحوں بعد ہی مادام کے جسم میں خفیف سی حرکت ہوئی اور پھر یہ حرکت تیز ہوتی گئی اور مادام نے کراہ کر آنکھیں کھول دیں ـــــ چند لمحے اس کی آنکھیں ویران سی رہیں۔ پھر ان میں چمک ابھر آئی۔

"سنو مادام ـــــ ہم نے اپنا فیصلہ بدل دیا ہے۔ مشین سے تمہیں چیک کرنے کا ـــــ ٹونی ان کاموں میں ماہر ہے۔ پھر مشین کو کیوں تکلیف دی جائے" ـــــ ڈگلس نے کہا۔

"کیا میرے بے ہوش ہونے کے بعد ٹونی نے اس کام میں مہارت حاصل کی ہے" ـــــ مادام نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں صرف تین تک گنوں گا مادام ـــــ اس کے بعد یہ خنجر تمہاری ایک آنکھ میں گھس جائے گا۔ پھر تین تک گنوں گا اور تمہاری ناک کٹ جائے گی۔ اس طرح میں تین تک گنتا رہوں گا اور تمہارے اعضا باری باری کٹتے چلے جائیں گے ـــــ جہاں تمہاری قوت برداشت ختم ہو جائے وہاں مجھے کہہ دینا میں ہاتھ روک دوں گا اور تمہارے باقی اعضاء کٹنے سے بچ جائیں گے" ـــــ ٹونی نے بڑے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں گنتی آتی ہے تو بے شک گنتے جاؤ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" ـــــ مادام نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں جواب دیا۔ اور ڈگلس مادام کی ہمت پر دل ہی دل میں داد دینے پر مجبور ہو گیا۔

"ایک ......" ___ ٹونی نے خنجر کی نوک مادام کی دائیں آنکھ کے کنارے پر رکھ کر آہستہ سے دباتے ہوئے بڑے سفاکانہ لہجے میں کہا ___ وہ غور سے مادام کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ چٹان کی طرح سخت ہو چکا تھا۔

"دو......" ___ چند لمحے رک کر ٹونی نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کی نوک کو اور زیادہ دبا دیا ___ اب مادام کی آنکھ کے کنارے سے خون کی لکیر پھوٹ پڑی تھی اور وہ اس کے گال پر رینگنے لگی تھی۔ خنجر کی نوک کھال میں گھس چکی تھی ___ ماحول پر خوفناک سنجیدگی طاری تھی۔

"تین......" ___ ٹونی نے بڑے سفاکانہ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے کمرہ چیخوں سے گونج اٹھا۔

کوٹھی کے سامنے پہنچ کر تھامس ایک لمحے کے لئے رکا اور اس نے بڑے غور سے کوٹھی کے ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لیا ___ کوٹھی واقعی قلعے کے سے انداز میں بنائی گئی تھی۔ اور اسے باہر سے پھلانگا نہ جا سکتا تھا۔ اسی لمحے اس کے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی میں سے ٹوں ٹوں کی ہلکی ہلکی آوازیں آنے لگیں ___ اور تھامس نے جلدی سے ہاتھ اٹھا کر گھڑی کا ونڈ بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ___ ایکشن گروپ کالنگ تھامس اوور۔"

بٹن دبتے ہی گھڑی میں سے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"یس ___ تھامس اٹنڈنگ ___ تم لوگ کہاں ہو اوور۔"

تھامس نے آہستہ سے کہا۔

"ہم کوٹھی کے گرد پھیلے ہوئے ہیں جناب ___ اور آپ

کو بھی دیکھ رہے ہیں اوور۔" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوٹھی کے اندر جانے کے لئے کوئی راستہ اوور۔" تھامس نے پوچھا۔

"یس باس ـــــ ہم نے ایکشن کے لئے مکمل جائزہ لے لیا ہے۔ بظاہر تو کوٹھی کو عبور کرنا ناممکن ہے۔ اور اس کوٹھی کے اندر مسلح افراد کی خاصی تعداد بھی نظر آرہی ہے ـــــ لیکن ایک مین ہول کو چیک کیا گیا۔ جو ملحقہ کوٹھی کے عقب میں موجود ہے۔ نمبر الیون اس مین ہول میں جاکر تفصیلی چیکنگ کر آیا ہے ـــــ یہ گٹر لائن مطلوبہ کوٹھی کے اندر سے گزرتا ہے۔ اور اس کا ایک مین ہول کوٹھی کے عقبی باغ میں موجود ہے۔ جہاں سے پائپ لائنوں کے ذریعے کوٹھی کی چھت پر چڑھا جا سکتا ہے اوور۔" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ویری گڈ ـــــ گڈ آئیڈیا ـــــ میں اس مین ہول کی طرف آرہا ہوں۔ تم خود صرف میرے ساتھ اندر چلنا۔ باقی لوگ باہر ہوشیار رہیں گے ـــــ ضرورت پڑنے پر انہیں کال کیا جا سکتا ہے۔ اوور اینڈ آل۔" ـــــ تھامس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے گھڑی کا ونڈ بٹن دبایا اور ملحقہ کوٹھی کی قریبی گلی کی طرف بڑھتا گیا ـــــ وہ گلی میں سے ہو کر جیسے ہی ملحقہ کوٹھی کے عقب میں پہنچا ایک غیر ملکی کوڑے کے ایک بڑے سے ڈرم کے پیچھے سے نکل آیا۔ یہ ایکشن گروپ کا انچارج فلیکر تھا۔ اس کے

ہاتھ میں ایک سب مشین گن موجود تھی۔

"کہاں ہے وہ مین ہول۔" ـــــ تھامس نے فلیکر کو دیکھتے ہی پوچھا اور اس نے اشارے سے کوڑے کے ڈرم کے ساتھ موجود مین ہول کی طرف اشارہ کر دیا ـــــ اور تھامس اس مین ہول کی طرف چل پڑا۔ اس نے جھک کر مین ہول کے ڈھکن کے کنڈوں میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے لوہے کا بھاری ڈھکن اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا ـــــ اندر سے بدبو کا ایک تیز بھبکا سا نکلا۔ فلیکر نے جلدی سے اپنی جیب سے ایک نقاب نکال کر تھامس کی طرف بڑھا دیا۔ یہ دوہری تہہ کا مخصوص نقاب تھا ـــــ جس کے اندر بو جذب کرنے والا پاؤڈر بھرا ہوا تھا۔ تھامس نے فلیٹ اتار کر نقاب چہرے پر چڑھایا۔ اور پھر فلیٹ کو اچھی طرح سر پر جما لیا ـــــ اس کے بعد وہ نیچے جاتی ہوئیں لوہے کی سیڑھیوں پر اترتا چلا گیا۔ فلیکر اس کے پیچھے تھا۔ اس نے ٹارچ جلا لی تھی۔ تھوڑا سا نیچے ہو کر اس نے ٹارچ تھامس کے ہاتھ میں پکڑا دی ـــــ اور خود اس نے قریب پڑا ہوا ڈھکن گھسیٹ کر دوبارہ مین ہول کے سوراخ پر جما دیا۔ تھامس اب ٹارچ جلائے مین ہول کی تہہ میں کھڑا تھا۔ اس کے گھٹنوں تک گندہ پانی اس مین ہول میں بہہ رہا تھا۔ فلیکر نے نیچے اتر کر ٹارچ تھامس کے ہاتھ سے لی ـــــ اور پھر وہ آگے بڑھنے لگا۔ اس نے بھی چہرے پر وہی مخصوص نقاب بڑھایا ہوا تھا۔ اور اس نقاب کی وجہ سے اندر کی بو اور گیس

ان پر اثر انداز نہ ہو رہی تھی۔ وہ مخصوص ٹارچ کی تیز روشنی میں
آگے بڑھتے چلے گئے ـــــ راستے میں دو مین ہول آئے
جن کے ساتھ لوہے کی سیڑھیاں موجود تھیں۔ لیکن فلیکر آگے
ہی بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر تیسرے مین ہول کے پاس پہنچ کر وہ رک
گیا ـــــ سیڑھیوں پر ٹارچ کی روشنی میں موجود سرخ رنگ
کا کراس صاف نظر آرہا تھا۔ تھامس سمجھ گیا کہ یہ کراس ایکشن گروپ
نے چیکنگ کے بعد لگایا ہوگا ـــــ تاکہ صحیح مین ہول کا پتہ چل
جائے۔ اور پھر فلیکر نے ٹارچ تھامس کے ہاتھ میں دی۔ اور
تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا ـــــ اس نے
بڑی احتیاط سے مین ہول کا ڈھکن ہٹایا اور پھر خود اوپر ہو کر
اس نے ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس
نے مڑ کر نیچے کھڑے ہوئے تھامس کو اشارہ کیا ـــــ اور پھر خود
اوپر چڑھ کر باہر نکل گیا۔ تھامس نے اس کی پیروی کی۔ اور
چند لمحوں بعد وہ بھی باہر آگیا۔ یہ عمارت کی عقبی سمت تھی۔
اور بائیں باغ تھا ـــــ لیکن یہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔
فلیکر نے مڑ کر مین ہول کا ڈھکن واپس رکھا اور پھر وہ دونوں
تیزی سے عمارت کی پشت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ پشت پر
پانی کے پائپ اوپر چھت تک چلے گئے تھے ـــــ وہ دونوں
ان پائپوں پر بڑے اطمینان اور آرام سے چڑھے۔ اور چند
لمحوں بعد وہ ایک فراخ سی چھت پر پہنچ گئے ـــــ نیچے جاتی
ہوئی سیڑھیاں سامنے کے رخ سائیڈ میں نظر آرہی تھیں۔ وہ

دونوں بڑے محتاط انداز میں ان سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ فلیکر
آگے تھا۔ اس کے ہاتھ میں سب مشین گن تھی ـــــ جب کہ
تھامس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ سیڑھیوں والا دروازہ کھلا
ہوا تھا۔ وہ احتیاط سے سیڑھیاں اترتے گئے ـــــ اور پھر راستے
میں ایک گیلری کا دروازہ آیا تو فلیکر نے مڑ کر تھامس کی طرف
دیکھا۔ تھامس کا اشارہ پا کر وہ دروازہ کراس کر کے اس گیلری
میں گھس گئے ـــــ اس گیلری میں گتے کے بڑے بڑے خالی
ڈبے پڑے ہوئے تھے۔ اور نچلی منزل کے کمروں کے روشندان
تھے۔ ہر روشندان سے روشنی کی لکیریں گیلری میں پڑ رہی
تھیں ـــــ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتے گئے۔ اور ہر روشندان
سے دوسری طرف جھانکتے اور پھر آگے بڑھ جاتے

چند لمحوں بعد جب وہ ایک روشندان کے پاس پہنچے
تو وہ ٹھٹھک کر رک گئے ـــــ نیچے سے باتوں کی آوازیں سنائی
دے رہی تھیں۔ ان دونوں نے بیک وقت اس روشندان سے
آنکھیں لگا دیں اور ان دونوں کے چہروں پر بیک وقت چونکنے
کے آثار نمایاں ہو گئے ـــــ روشندان کی جھری سے نیچے
کی گفتگو صاف سنائی دے رہی تھی۔ کمرے کے فرش پر
مادام یورشیا کے گروپ کی لڑکیاں بے ہوش پڑی ہوئی تھیں۔
جب کہ مادام ایک کرسی سے بندھی ہوئی تھی ـــــ اور ایک آدمی
اُسے انجکشن لگا رہا تھا۔ جس وقت ان دونوں نے دیکھا تو وہ
آدمی مادام کو انجکشن لگا کر پیچھے کی طرف ہٹا تھا ـــــ تھامس

نے ہوٹل شو برا کے مالک ڈگلس اور اس آدمی کو پہچان لیا۔ جوان لڑکیوں کو اغوا کرنے کے لئے ہوٹل میں آیا تھا ـــــ انجکشن لگانے کے بعد انجکشن لگانے والے نے مادام کی کرسی کو جس کے پایوں کے نیچے چھوٹے چھوٹے پہیئے لگے ہوئے تھے دھکیل کر ذرا دور کر دیا ـــــ اور پھر ہوٹل میں آنے والا آدمی ہاتھ میں ایک تیز دھار اور نوک دار خنجر پکڑے مادام کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مادام کے جسم نے اب حرکت کرنی شروع کر دی تھی اور پھر مادام نے یک لخت آنکھیں کھول دیں۔

"سنو مادام ـــــ ہم نے اپنا فیصلہ بدل دیا ہے مشین سے تمہیں چیک کرنے کا ـــــ ٹونی ان کاموں میں ماہر ہے۔ پھر مشین کو کیوں تکلیف دی جائے" ـــــ ڈگلس کی آواز ابھری۔

"کیا میرے بے ہوش ہونے کے بعد ٹونی نے اس کام میں مہارت حاصل کی ہے" ـــــ مادام نے بڑے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں صرف تین تک گنوں گا" ـــــ ڈگلس کی بجائے اس آدمی نے جس نے خنجر پکڑا ہوا تھا۔ کہنا شروع کیا۔ اور پھر وہ مسلسل مادام کو ڈراتا رہا۔ جس کا نام شاید ٹونی تھا۔ بڑے سفاکانہ انداز میں بات کر رہا تھا۔

"اگر تمہیں گنتی آتی ہے تو بے شک سو تک گنتے جاؤ مجھے کوئی اعتراض نہیں" ـــــ مادام نے بڑے ٹھنڈے لہجے

میں کہا۔

اور تھامس مادام کی ـــــ ہمت کی داد دل ہی دل میں دینے لگا۔

اس کے بعد اس ٹونی نے خنجر کو مادام کی آنکھ کے کونے پہ جما کر گنتی شروع کر دی ـــــ اس کا لہجہ بے حد درشت تھا۔ اور تھامس نے فلیکر کی طرف دیکھ کر سر سے اشارہ کیا۔ اور ان دونوں نے اپنے اپنے ہتھیاروں کی نالیں روشندان کے کونوں میں رکھ کر ان کا رخ اندر کی طرف کر دیا۔

"پھر جیسے ہی ٹونی نے تین کی آواز نکالی۔ ان دونوں نے بیک وقت ٹریگر دبا دیئے اور اس کے ساتھ ہی کمرہ چیخوں سے گونج اٹھا۔

ٹونی۔ ڈگلس اور دو مزید افراد پہلے ہی وار میں ڈھیر ہو گئے گولیوں نے انہیں سنبھلنے کی بھی مہلت نہ دی تھی۔

اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کو دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں دور سے سنائی دیں۔

"تم اس کمرے کو سنبھالو فلیکر ـــــ میں باہر کے رخ جاتا ہوں" ـــــ تھامس نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ اٹھ کر دوڑتا ہوا گیلری کے دروازے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ سیڑھیوں پر پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا۔ اور پھر اس نے گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچا ـــــ اور گھڑی سے منہ لگا کر چیخ کر کہا۔

"تھامس بول رہا ہوں۔ ایکشن گروپ فوری ایکشن میں آجائے۔

براہِ راست ایکشن ـــــ تیز ایکشن ـــــ اوور اینڈ آل۔"
تھامس نے کہا۔

اور ونڈ بٹن بند کر کے وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔ اُسی لمحے اس نے فائرنگ کی آوازیں دور سے سنیں ـــــ اور پھر وہ آخری سیڑھی پر پہنچ گیا۔ یہ سیڑھی برآمدے میں ختم ہوتی تھی۔ اس کے سامنے ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ تھامس نے دروازے کو دبایا۔ اور پھر جیسے ہی دروازے کے پٹ کھلے تھامس تیزی سے دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا ـــــ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ برآمدے میں اُسے چار مسلح افراد نظر آئے تھے۔ جو تیزی سے درمیانی گیلری کی طرف بڑھ رہے تھے ـــــ مشین پسٹل کی تیز فائرنگ نے ایک لمحے میں ان چاروں کو لٹا دیا۔ اور تھامس اچھل کر باہر برآمدے میں آ گیا۔ لیکن اس کے ساتھ اس کو تیزی سے فرش پر جھکنا پڑا ـــــ کیوں کہ اس نے برآمدے کے دوسرے کونے سے شعلے چمکتے دیکھ لئے تھے۔ اور اس کے اس طرح جھکنے سے اس کی زندگی بچ گئی ـــــ ورنہ مشین گن سے نکلنے والی گولیاں اس کے جسم کو چھید ڈالتیں۔ نیچے جھکتے ہی تھامس نے چھلانگ لگائی اور ایک ستون کی آڑ میں ہو گیا۔ اور پھر ساتھ ہی اس نے فائر جھونک دیا ـــــ اور دوسرے کونے سے چیخ کے ساتھ ہی دھڑام سے کوئی گرا۔ اور پھر تو وہاں ایک خوف ناک جنگ شروع ہو گئی۔ پورچ اور سائیڈوں میں چار

پانچ مشین گنیں مسلسل گولیاں اگل رہی تھیں۔ لیکن تھامس ستون کی آڑ میں ہونے کی وجہ سے ان گولیوں کی زد سے بچا ہوا تھا۔ لیکن فائر کرنے والے بڑی ہوشیاری سے اُسے گھیرے میں لے رہے تھے ـــــ اور تھامس کے لئے فرار کی کوئی راہ نہ تھی۔ وہ بُری طرح پھنس گیا تھا۔ نہ ہی فائر کرنے والے اس کی زد میں تھے اور نہ آ سکتے تھے۔ جب کہ اس کی پوزیشن بے حد نازک تھی ـــــ کسی بھی لمحے وہ ان چاروں میں سے کسی کی زد میں براہِ راست آ سکتا تھا۔ کیوں کہ ان میں سے دو افراد پورچ میں کھڑی ہوئی کار کی آڑ میں تھے ـــــ اور وہ آہستہ آہستہ کھسک کر اس طرف آ رہے تھے۔ جدھر تھامس کی پشت تھی۔ اگر تھامس انہیں مارنے کے لئے مڑتا تو دوسرے دو کی زد میں آ جاتا۔ تھامس کا دماغ تیزی سے اپنے بچاؤ کی ترکیب سوچ رہا تھا ـــــ کیوں کہ ہر لمحہ اس کی موت کو نزدیک سے نزدیک تر لاتا جا رہا تھا۔ لیکن کوئی جائے فرار نظر نہ آ رہی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ تھامس ان کی زد میں آتا۔ اچانک ان چاروں کی پشت سے فائر کی آوازیں سنائی دیں ـــــ اور وہ چاروں ہی چیختے ہوئے ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایکشن گروپ کے افراد سامنے آ گئے۔ وہ پائیں باغ سے گزر کر سائیڈ میں سے ہو کر ادھر آئے تھے ـــــ اس لئے وہ ان چاروں کی پشت پر آ نکلے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ اور ان کی تعداد چھ تھی۔

تھامس تیزی سے ستون کی آڑ سے نکلا اور اس نے مخصوص اشارہ
کیا اور پھر تیزی سے اس گیلری کی طرف بھاگا جدھر وہ افراد جا رہے
تھے ـــــ اور پھر وہ اس دروازے کے سامنے آ کر رک گیا۔ جس
میں مادام اور اس کی ساتھی لڑکیاں موجود تھیں۔ اندر تین افراد
دروازے کے قریب ہی فرش پر گرے پڑے تھے۔

"فلیکر ـــــ میں آرہا ہوں ـــــ فائر نہ کرنا" ـــــ تھامس
نے چیخ کر کہا۔ اور پھر وہ اچھل کر کمرے میں داخل ہو گیا۔

"سب ختم ہو گئے باس" ـــــ روشندان سے فلیکر
نے پوچھا۔

"ہاں ـــــ نیچے آجاؤ جلدی ـــــ گروپ کے آدمی پھیلے ہوئے
ہیں انہیں اشارہ کر دینا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں بھی مار گرائیں"
تھامس نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے اس خنجر کی طرف لپکا جو لوٹنی
کے ہاتھ سے گر کر کرسی کے ساتھ ہی پڑا ہوا تھا ـــــ تھامس نے
جلدی سے خنجر اٹھایا۔ اور پھر مادام کی رسیاں کاٹنی شروع کر دیں۔

"تم کیسے پہنچ گئے یہاں تھامس" ـــــ مادام نے آزاد ہو
کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ پولیس کے سائرن سنائی دے رہے ہیں"
اس سے پہلے کہ تھامس اس کی بات کا جواب دیتا۔ ایکشن گروپ
کے ایک آدمی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ جلدی بلاؤ سب کو ـــــ ان لڑکیوں کو اٹھا کر
مین ہول کی طرف دوڑو شاید کسی ہمسائے نے فائرنگ کی آوازیں

سن کر پولیس کو فون کر دیا ہو گا۔ اور پولیس آگئی تو پھر ہمارا بچ نکلنا
محال ہو جائے گا" ـــــ تھامس نے چیخ چیخ کر احکامات دینے
شروع کر دیئے۔

اور پھر چند لمحوں بعد ایکشن گروپ کے افراد کمرے میں داخل
ہوئے۔ اور انہوں نے بے ہوش لڑکیوں کو ایک ایک کر کے
کندھے پر اٹھایا ـــــ اور پھر تیزی سے وہ سب عمارت کی
پچھلی طرف کو دوڑتے چلے گئے۔ مادام تھامس کے ساتھ ساتھ
بھاگی چلی جا رہی تھی۔ اب پولیس گاڑیوں کے سائرن عین سر پر پہنچ
چکے تھے اور پھر وہ مین ہول تک پہنچ گئے ـــــ مین ہول کا ڈھکن
پہلے ہی ایک طرف پڑا ہوا تھا۔ اور وہ سب تیزی سے باری باری
سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ سب سے آخر میں تھامس نیچے اترا۔
اور پھر اس نے مین ہول کا ڈھکن گھسیٹ کر سوراخ پر جمایا اور
پھر تیزی سے نیچے اتر آیا ـــــ ایکشن گروپ کے افراد نے ٹارچیں
جلا رکھی تھیں۔ مادام یورشیا ناک کو چٹکی سے پکڑے تیزی سے
ان کے ساتھ ساتھ گندے پانی میں دوڑی چلی جا رہی تھی۔ چوں
کہ اس کے چہرے پر وہ نقاب موجود نہ تھا ـــــ جو بد بو کو جذب
کرتا ہے۔ اس لئے اس کی حالت خاصی خراب نظر آرہی تھی۔ لیکن
وہ اپنے آپ کو کنٹرول کئے ان کے ساتھ ساتھ آگے بڑھی چلی
جا رہی تھی ـــــ اور پھر سب سے آگے جانے والا فلیکر پہلے
سیڑھیاں چڑھا اور اس نے باہر نکل کر انہیں بھی باہر آنے کا
اشارہ کیا۔ اور پھر وہ باری باری اوپر چڑھتے چلے گئے۔

"سڑک پر تو پولیس ہوگی۔ یہ بے ہوش لڑکیاں تو فوراً نظروں میں آجائیں گی" ـــــ فلیکر نے تھامس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تھامس کے چہرے پر بھی پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ اُسی لمحے اُسے سامنے ایک کوٹھی کے پھاٹک پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ لٹکتا نظر آگیا ـــــ وہ تیزی سے اس کوٹھی کی طرف بھاگا۔ اور پھر وہ کسی بندر کی طرح پھاٹک پر چڑھتا ہوا دوسری طرف اتر گیا اور اس نے پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کو اندر سے کھول دیا ـــــ پورا پھاٹک تو نہ کھل سکتا تھا۔ کیوں کہ باہر ایک موٹا سا تالا لٹک رہا تھا۔

"آجاؤ ـــــ سب اندر آجاؤ" ـــــ تھامس نے کھڑکی کھولتے ہوئے کہا۔

اور وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے وہاں پہنچے۔ اور پھر جھک جھک کر وہ کھڑکی کراس کر کے اس خالی کوٹھی میں داخل ہو گئے ـــــ اور تھامس نے جلدی سے کھڑکی بند کر دی۔

کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ سب لان کراس کر کے اصل عمارت میں پہنچے ـــــ اور پھر انہوں نے ایک کمرے میں ڈیرہ جما لیا۔

"فلیکر ـــــ تم جا کر اینٹی ایگنیم تھری کے انجکشن لے آؤ۔ انہیں ایگنیم تھری سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ ان کا ہوش میں آنا ضروری ہے ـــــ ورنہ جب بھی ہم ان چھ بے ہوش لڑکیوں

کو لے کر سڑک پر پہنچے۔ تو نظروں میں آجائیں گے" تھامس نے فلیکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ـــــ میں لے آتا ہوں"

فلیکر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے منہ پر چڑھا ہوا نقاب اتار کر جیب میں رکھا ـــــ اور دوبارہ پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جولیا کمرے میں داخل ہوئی تو اس کا چہرہ دیکھنے
والا تھا ـــــ چہرہ زرد اور ویران دکھائی دے رہا تھا۔ آنکھیں
بجھی ہوئی تھیں۔ بال پریشان تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ برسوں
کی بیمار ہو۔ کمرے میں سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم کے علاوہ
جوزف اور جوانا بھی موجود تھے ـــــ ان سب کے چہرے
بُری طرح لٹکے ہوئے تھے۔ یہ سیکرٹ سروس کے مخصوص ہسپتال
کا کمرہ تھا۔ عمران کے زخمی ہونے کی اطلاع سب کو مل گئی تھی۔
اور جو بھی سنتا بے تحاشا بھاگتا ہوا یہاں پہنچ جاتا ـــــ سر سلطان
کو بھی اطلاع مل چکی تھی۔ اور وہ ایک دوسرے کمرے میں بڑی
بے چینی کے عالم میں ٹہل رہے تھے۔ عمران کی حالت بے حد
خراب تھی ـــــ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم اس کے آپریشن اور
زندگی بچانے میں مصروف تھی۔ اور اس آپریشن کو ہوئے دو

گھنٹوں سے زائد گزر چکے تھے۔ لیکن کوئی امید افزا خبر نہ مل رہی
تھی۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر نے فوری طور پر عمران کو
یہاں پہنچا دیا تھا ـــــ اور پھر انہوں نے ایکسٹو کو بھی اس
سانحے کی اطلاع دے دی تھی۔ اس کے بعد صفدر نے ہی
اپنے دوسرے ساتھیوں کو بھی اطلاع دے دی تھی۔ جوزف
اور جوانا کو شاید ایکسٹو نے اطلاع دی تھی ـــــ کیوں کہ
وہ بھی آن پہنچے تھے۔ اور اب دو گھنٹوں بعد جولیا بھی وہاں پہنچ
گئی تھی۔ وہ دروازہ میں کھڑی ویران نظروں سے سب کو
دیکھتی رہی ـــــ جوزف کا چہرہ جولیا کو دیکھتے ہی بُری طرح
بگڑ گیا تھا۔

"میں نے ماسٹر کو کئی بار کہا تھا کہ عورتیں شیطانی مخلوق ہوتی
ہیں ان سے بچ کر رہنا لیکن وہ میری مانتا ہی کہاں تھا"۔
جوزف نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے
میں بے پناہ نفرت بھری ہوئی تھی۔

"خاموش رہو جوزف ـــــ مس جولیا کا قصور نہیں ہے۔
بس جو ہونا تھا ہو گیا" ـــــ صفدر نے جوزف کو ڈانٹتے
ہوئے کہا۔

"آؤ جولیا ـــــ بیٹھو" ـــــ صفدر نے دروازے کے
اندر کھڑی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جولیا مرے مرے
قدم اٹھاتی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئی ـــــ تنویر بھی ایک
کونے میں خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے آپ کو چور سمجھ رہا

تھا کیوں کہ اس کے خیال کے مطابق یہ سارا واقعہ اس کی
وجہ سے ہی پیش آیا تھا۔
اچانک کمرے میں رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی ہلکی سی
آواز میں بج اٹھی ——— اور گھنٹی کی آواز سنتے ہی سب چونک
پڑے۔ صفدر نے لپک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— صفدر سپیکنگ" ——— صفدر نے کہا۔

"ایکسٹو" ——— دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص
آواز ابھری اور صفدر چونک پڑا۔

"یس سر" ——— صفدر نے مخصوص انداز میں اپنے
ساتھیوں کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کے اشارے سے
ہی سب سمجھ گئے کہ کال ایکسٹو کی ہے۔

"جولیا یہاں موجود ہے" ——— ایکسٹو نے پوچھا۔

"یس سر ——— ابھی ابھی آئی ہیں" ——— صفدر نے
جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جولیا کا زرد چہرہ اپنا نام
سنتے ہی اور بھی زرد پڑ گیا۔

"اسے رسیور دو" ——— ایکسٹو نے کہا۔ اس کا
لہجہ حسب دستور سپاٹ تھا۔

"آؤ مس جولیا ——— بات کرو" ——— صفدر نے جولیا
سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا نے کرسی سے اٹھ کر رسیور
تھام لیا۔

"یس سر" ——— جولیا کی گھٹی گھٹی آواز ابھری۔

"یہ تم سب لوگ یہاں کیا کر رہے ہو" ——— ایکسٹو کی
سخت آواز ابھری۔

"ب ——— ب ——— باس ——— عمران ...."
جولیا نے کچھ کہنا چاہا مگر اس سے فقرہ مکمل نہ ہو سکا۔ اور وہ
بے اختیار بلک بلک کر رونے لگی۔

"جولیا ——— تم سیکرٹ سروس کی انچارج ہو۔ تمہارا
یہ جذباتی پن حماقت کے سوا اور کچھ نہیں۔ حادثات ہوتے رہتے
ہیں۔ صفدر نے مجھے پوری رپورٹ دے دی ہے ——— جس
قسم کا ڈرامہ عمران نے کھیلا ہے۔ اس میں تمہارا مشتعل ہو جانا
بھی تھا۔ اس لیے اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ لیکن
تم سب لوگ جس طرح سب کام چھوڑ کر یہاں اکٹھے ہو گئے ہو۔
یہ میری نظر میں کوتاہی ہے" ——— ایکسٹو نے سپاٹ
لہجے میں کہا۔

"ب ——— باس ——— عمران کی حالت ...."
جولیا نے کہا۔

"کیا حالت ہے ——— ڈاکٹر اس پر کام کر رہے ہیں۔ اگر
اس کی زندگی باقی ہے تو بچ جائے گا ورنہ نہیں ——— لیکن
ایک آدمی کی خاطر پوری سیکرٹ سروس تو ہاتھ باندھ کر نہیں
بیٹھ سکتی" ——— ایکسٹو کا لہجہ بے حد سفاکانہ تھا۔ اور جولیا
کا چہرہ یک لخت بگڑ گیا۔ اسے شاید ایکسٹو کی سفاکی پر غصہ
آ گیا تھا۔

"سر ـــــ یہ بہت بڑا حادثہ ہے ۔ ہمارے اعصاب مفلوج ہو چکے ہیں ۔ اور پھر ہمارے پاس کوئی کام بھی تو نہیں ہے" جولیا نے اپنے آپ کو بڑی مشکل سے کنٹرول کرتے ہوئے کہا ۔

"کام کسی بھی وقت پیدا ہو سکتا ہے ۔ سنو ـــــ صفدر اور کیپٹن شکیل کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ فوراً گل ریز کالونی کی کوٹھی نمبر تین پر پہنچیں ۔ یہ کسی پروفیسر ڈنکن کی کوٹھی ہے ۔ اس کے متعلق پہلے بھی مجھے رپورٹ مل چکی تھی ـــــ کہ اس کوٹھی میں رہنے والے چند غیر ملکیوں کی سرگرمیاں مشکوک ہیں ۔ اور ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہاں بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں سنی گئی ہیں ـــــ جیسے دو مجرم پارٹیاں آپس میں ٹکرا گئی ہوں ۔ لیکن جب وہاں پولیس پہنچی تو ہر طرف غیر ملکیوں کی لاشیں بکھری ہوئی تھیں ـــــ زندہ فرد کوئی نہ تھا ۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان میں سے ایک غیر ملکی کی لاش کو پہچان لیا گیا ہے وہ روسیاہی سفارت خانے میں بھی کام کرتا رہا ہے ـــــ اس کا نام ٹونی ہے ۔ اور اب مزید تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ٹونی روسیاہ کی کے ۔ جی ۔ بی کا خاص ایجنٹ تھا ۔ صفدر اور کیپٹن شکیل پولیس کے جانے کے بعد اس کوٹھی میں داخل ہو کر اس کی تلاشی لیں گے ـــــ اور مجھے رپورٹ دیں گے ۔ میں کسی بہت بڑے جرم کی بو سونگھ رہا ہوں" ـــــ ایکسٹو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا

اور جولیا ایکسٹو کی اس تفصیل پر حیران ہو رہی تھی کہ ایکسٹو نے اس سے قبل اتنی تفصیل کبھی نہیں بتائی تھی ۔

"بہتر باس" ـــــ جولیا نے جواب دیا ۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا ۔ اور جولیا نے بھی رسیور رکھ دیا ۔

لیکن اب اس کے چہرے کی حالت خاصی بحال ہو چکی تھی ۔ یہ شاید ذہن بٹ جانے یا پھر ایکسٹو کی طرف سے اُسے بے قصور قرار دیئے جانے کا نتیجہ تھا ـــــ پھر اس سے پہلے کہ جولیا صفدر اور کیپٹن شکیل کو ایکسٹو کا پیغام دیتی ۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر اندر داخل ہوا ـــــ ڈاکٹر کو دیکھتے ہی وہ سب بُری طرح چونک پڑے ۔ ان کے چہروں پر شدید امید و بیم کے تاثرات نمایاں ہو گئے ۔

"یہاں کوئی مس جولیا موجود ہیں" ـــــ ڈاکٹر نے سپاٹ لہجے میں پوچھا ۔

"جی ہاں ـــــ میں ہوں ـــــ کیوں ـــــ عمران کا کیا حال ہے" ـــــ جولیا نے چونک کر پوچھا ۔

"مس جولیانا ـــــ عمران کی حالت بے حد خراب ہے ۔ لیکن اب آپ کے فیصلے پر اس کی موت و زندگی کا انحصار ہے" ـــــ ڈاکٹر نے بغور جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

"کیا مطلب ـــــ کیسا فیصلہ" ـــــ جولیا نے پریشان ہو کر پوچھا ۔

"وہ زبردست نفسیاتی دباؤ میں ہے۔ اور اس وجہ سے اس
کی قوت مدافعت کمزور ہوتی جا رہی ہے ــــ وہ واضح انداز
میں بڑبڑا رہا ہے۔ کہ مس جولیا نے اس کی بات نہیں مانی۔
کاش ــــ وہ میری بات مان جاتی اور تنویر سے شادی کی
حامی بھر لیتی۔ اب سارے ڈاکٹروں کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر آپ
اُسے یقین دلا دیں کہ آپ نے اس کی بات مان لی ہے تو اس
کے ذہن سے نفسیاتی دباؤ ختم ہو جائے گا ــــ اور اس کی
قوت مدافعت طاقتور ہو جائے گی اور وہ موت کے خطرے
سے باہر آ جائے گا۔ ورنہ دوسری صورت میں مجھے افسوس
ہے شاید اُسے بچایا نہ جا سکے" ــــ ڈاکٹر نے تفصیل بتلاتے
ہوئے کہا۔ اور کمرے میں موجود سب افراد جولیا کو دیکھنے لگے۔

"مجھے منظور ہے ــــ بالکل منظور ہے ــــ میں عمران
کی زندگی کی خاطر جہنم میں بھی کودنے کو تیار ہوں" ــــ جولیا
نے فوراً ہی جواب دیا۔

اور سارے ممبران کے چہرے جولیا کے اس فیصلے سے
کھِل اٹھے ــــ البتہ تنویر کا چہرہ بگڑ گیا۔ اُسے شاید جولیا کے
فقرے کا آخری حصہ پسند نہ آیا تھا۔

"اوہ ــــ تو آیئے ــــ اور آپ سب آیئے۔ میرے
خیال میں آپ سب کی موجودگی میں مس جولیا کا یہ فیصلہ اس
کے ذہنی دباؤ کے خاتمے کا باعث بن جائے گا" ــــ ڈاکٹر
نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب ڈاکٹر کی رہنمائی میں

تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جدھر عمران کو
شاید آپریشن کے بعد رکھا گیا تھا ــــ جب وہ کمرے میں
داخل ہوتے تو انہوں نے عمران کو کمبل میں لپٹے ہوئے دیکھا۔
صرف اس کا چہرہ کھلا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اور
وہ مسلسل بڑبڑا رہا تھا ــــ دو ڈاکٹر اس کے سرہانے
کھڑے اُسے بڑی تشویش بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"عمران ــــ عمران ــــ میں جولیا ہوں۔ مجھے تنویر
سے شادی منظور ہے۔ میں اس سے شادی پہ تیار ہوں"۔
جولیا نے عمران کے قریب پہنچتے ہی تیز آواز سے کہا۔

اور دوسرے لمحے عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ چند لمحے
غور سے جولیا کو دیکھتا رہا ــــ جیسے اُسے پہچاننے کی کوشش
کر رہا ہو۔

"مبارک ہو ــــ اب یہ خطرے سے باہر ہو گیا ہے"
دونوں ڈاکٹروں نے عمران کی آنکھیں کھلتے ہی باآواز
بلند کہا۔

"مگر اب تنویر جو خطرے میں داخل ہو چکا ہے۔ اب میری
خطرے میں رہنے کی کیا ضرورت ہے" ــــ عمران نے
اچانک مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک ہاتھ تیزی سے کمبل سے
باہر آیا۔ اور جولیا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اس کے ہاتھ میں
وہی انگوٹھی تھی جو تنویر نے خریدی تھی ــــ اور اس کے ساتھ

ہی دونوں ڈاکٹروں کے حلق سے نکلنے والے بے اختیار قہقہوں
سے کمرہ گونج اٹھا۔
"یہ لو پھر ـــــ پہن لو اسے" ـــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے جولیا سے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم
سے کمبل ہٹایا اور اٹھ کر بیٹھ گیا ـــــ اس کے سینے پر ایک
پٹی بندھی ہوئی تھی۔
"کک ـــــ کیا مطلب ـــــ کیا تمہارا کیس سیریس نہیں
تھا" ـــــ جولیا نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔
اور اب سارے ممبروں کے چہرے بھی حیرت سے پُر
تھے۔ صفدر، اور کیپٹن شکیل سمجھ گئے کہ معاملہ اتنا خراب
نہ تھا ـــــ لیکن عمران نے جولیا کو منانے کے لئے اس کیس
کو اتنا سیریس بنا دیا تھا۔
"سیریس تو اب تنویر کا کیس بنے گا۔ میرا کیا ہے۔ ایک گولی
تو کھائی ہے میں نے اور وہ بھی اٹک گئی تھی اور بس ـــــ لیکن
بیچارے تنویر کا کیا ہوگا جو مستقل ساری عمر تمہارے ریوالور
کی زد میں رہے گا" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا عمران کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی
کی طرف ہاتھ بڑھاتی اچانک تنویر بجلی کی سی تیزی سے آگے
بڑھا ـــــ اور اس نے عمران کے ہاتھ سے انگوٹھی جھپٹی۔
"مجھے ضرورت نہیں ہے اس جبری شادی کی" ـــــ تنویر
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا

کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اور سب لوگ حیرت سے دم بخود
اسے دیکھتے رہ گئے۔
"چلو ـــــ خس کم جہاں پاک ـــــ تم فکر نہ کرو جولیا۔ میں
اس سے بھی زیادہ قیمتی انگوٹھی لا دوں گا تمہیں" ـــــ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور جولیا کا چہرہ عمران کی بات سنتے ہی یک دم کھل اٹھا۔
شاید اس کے دل کی بات تھی۔
"سلیمان کافی عرصے سے میرے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اب
میں اسے کہہ دوں گا کہ بات بن سکتی ہے۔ بس ذرا قیمتی انگوٹھی
لانی پڑے گی ـــــ اور وہ ماشاء اللہ مجھ سے کہیں بڑا
بینک بیلنس رکھتا ہے۔ خوشی سے خرید آئے گا۔ کیوں جولیا"
عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"یوشٹ اپ ـــــ تمہیں میری توہین کرنے کا حق نہیں
ہے" ـــــ جولیا نے بری طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔
اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔
اس کی آنکھوں میں ابل آنے والے آنسو سب نے دیکھ لئے
تھے۔
"آپ نے خواہ مخواہ بے چاری جولیا کو اپنے مذاق کا نشانہ
بنایا ہے ـــــ دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھنا
چاہیئے" ـــــ اس بار صفدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی خیال رکھتے تو یہاں ہسپتال میں پہنچ گیا ہوں۔ اگر
میری پسلی کو سیمنٹ نہ لگا ہوا ہوتا ـــــ اور گولی اس میں اٹک
نہ جاتی تو قبر میں پہنچ گیا ہوتا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔
"پھر بھی عمران صاحب ـــــ مذاق کی بھی ایک حد ہوتی ہے
اب ہمیں جولیا کو منانا پڑے گا" ـــــ صفدر نے قدرے
تلخ لہجے میں کہا۔
"اچھا ـــــ پھر پیشگی مبارک باد قبول کرو۔ واہ ـــــ واہ
واقعی مجھے تو خیال بھی نہ آیا تھا۔ کہ تمہارے بھی جذبات ہیں اور
مجھے ان کی بھی قدر کرنی چاہیئے" ـــــ عمران نے آنکھیں پھاڑتے
ہوتے کہا۔ اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔
"آپ سے واقعی باتوں میں کوئی نہیں جیت سکتا۔ اچھا اب
ہمیں اجازت دیجئے ـــــ میرے خیال میں باس نے ہمارے
لئے کوئی کام جولیا کے ذمہ لگایا ہے۔ اور وہ اپنے غصے میں
اسے بھول گئی ہے۔ آؤ کیپٹن شکیل" ـــــ صفدر نے کیپٹن
شکیل کو اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں مڑ کر واپس چلے گئے۔
"ارے ـــــ ابھی تو میں مرا نہیں۔ اور تم وراثت کے حصے
بخرے کرنے پہنچ گئے ہو۔ لیکن میری بات یاد رکھنا۔ میری
وراثت میں سوائے قرض کے اور کچھ نہیں ملے گا" ہاں"
عمران نے اس بار جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"باس ـــــ خداوند اجوشوا کو آپ پر رحم آگیا۔ ورنہ

نے چیل کو سر کنڈوں پہ منڈلاتے دیکھ لیا تھا" ـــــ جوزف
نے شکر گزار لہجے میں کہا۔
"وہ انڈے دینے کے لئے جگہ ڈھونڈ رہی ہوگی۔ تاکہ اور
جوزف پیدا کئے جاسکیں" ـــــ عمران نے برا سا منہ بناتے
ہوئے کہا۔ اور جوزف بھیکی ہنسی ہنستے رہ گیا۔
"عمران صاحب ـــــ سر سلطان آپ سے ملنا چاہتے
ہیں" ـــــ اچانک ایک ڈاکٹر نے اندر داخل ہوتے ہوئے
کہا۔
"اچھا ـــــ وہ بھی آگئے ہیں۔ چلو امیر آدمی ہیں کچھ دے کر
ہی جائیں گے بلاؤ انہیں" ـــــ عمران نے سر ہلاتے
ہوئے کہا اور سر سلطان کی آمد کا سن کر کمرے میں موجود باقی
افراد دروازے کی طرف مڑ گئے۔

"کیا میں [illegible] حاضر ہو سکتا ہوں" ——— دروازے سے آواز سنائی دی اور گرام چونک پڑا۔ اس نے دیکھا کہ ایک نوجوان دروازے میں کھڑا تھا۔

"یس ——— کم ان" ——— گرام نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام تھامس ہے" ——— آنے والے نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— اچھا اچھا ——— تو تم ہو تھامس ——— یہاں سپیشل سروس کے انچارج۔ گلیڈ ٹو میٹ یو" ——— گرام نے مسکرا کر کہا۔

"تھینک یو سر" ——— تھامس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اُسی لمحے ملحقہ باتھ روم کا دروازہ کھلا۔ اور ایک خوب صورت نوجوان لڑکی باہر نکلی ——— تھامس اُسے دیکھ کر چونک [illegible]ا۔

"یہ میری پارٹنر مارگریٹ ہے۔ اور مارگریٹ ——— یہ [illegible]سٹر تھامس ہیں۔ میرے دوست" ——— گرام نے تعارف [illegible]تے ہوئے کہا۔ اور ان دونوں نے مصافحہ کر کے رسمی [illegible]ات ادا کیے۔

"مارگریٹ ——— تم بالکونی میں بیٹھ کر اخبار دیکھو۔ میں [illegible]سٹر تھامس سے بات کر کے ابھی آتا ہوں" ——— گرام نے [illegible]رگریٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے" ——— مارگریٹ نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ [illegible]پھر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

"ہاں ——— تو مسٹر تھامس ——— اب آپ مجھے تمام تفصیلات [illegible]ئیں تاکہ میں کام شروع کر سکوں" ——— گرام نے کہا۔

"جناب ——— سب سے پہلے تو مجھے چیف باس کا [illegible]کرگزار ہونا چاہیئے کہ انہوں نے آپ کو یہاں بھیج کر ہمیں آپ [illegible]ے ملنے اور دیکھنے کا موقع عطا کیا ——— یقین کیجئے۔ آپ [illegible]نام اور کارناموں کی اس قدر دھوم ہے کہ آپ ہم سب [illegible]کے لئے ہیرو کی حیثیت رکھتے ہیں" ——— تھامس نے [illegible]ڑے عقیدت بھرے لہجے میں گرام کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ——— ان جذبات کے لئے میں شکر گزار ہوں ویسے مجھے چیف باس نے بتایا تھا کہ آپ ایک ذہین اور قابل اعتماد ایجنٹ ہیں" ——— گرام نے جوابی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو باس کہوں گا۔ کیوں کہ آپ واقعی ہمارے باس ہیں ——— ویسے کیا آپ اس ہوٹل میں رہنا ہی پسند کریں گے یا آپ کے لئے رہائش گاہ کا بندوبست کیا جائے" تھامس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں اپنے کام کی لائن آف ایکشن بناؤں گا۔ اور پھر اس کے مطابق میں اپنے گروپ کو بھی کال کر دوں گا ——— اور رہائش گاہ بھی ڈھونڈھوں گا۔ آپ مجھے یہاں کے حالات بتائیں۔ مادام پورشیا کے سلسلے میں کیا رپورٹ ہے" گرام نے کہا۔

اور جواب میں تھامس نے مادام پورشیا کا ڈگلس کی کوٹھی میں جانے سے لے کر انہیں وہاں سے نکال کر واپس لے آنے کی تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ ——— جس کا نام تم نے ٹونی بتایا ہے۔ اس کا حلیہ کیا تھا" ——— گرام نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

اور جب تھامس نے ٹونی کا حلیہ بتایا۔ تو گرام کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

"میرا اندازہ درست نکلا۔ یہ ٹونی کے جی بی کا ایجنٹ ہے

کا مطلب ہے۔ کہ اس راز کا علم کے جی بی کو بھی ہو گیا ہے۔ ر نہ صرف ہو گیا ہے بلکہ انہوں نے اس سلسلے میں کام بھی وع کر دیا ہے ——— یہ انتہائی اہم خبر ہے" ——— گرام سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کے جی بی ——— اوہ ——— پھر تو معاملات بے حد یر ہیں۔ مجھے تو اس بات کی توقع بھی نہ تھی۔ بہرحال مادام اس کی ساتھی لڑکیاں ایک خفیہ جگہ پر موجود ہیں ——— وہ غربی جرمنی جانے پر مصر تھیں۔ لیکن آپ کے آنے کی اطلاع یں چیف باس نے دے دی تھی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی حکم دے تھا۔ کہ آپ مادام اور مارشیلا سے مل کر معلومات حاصل یں گے اور پھر مشن کو آگے بڑھائیں گے ——— اس لئے میں انہیں روک لیا۔ اب آپ جیسے حکم کریں" ——— تھامس جواب دیا۔

"میں فوراً مادام سے ملنا چاہتا ہوں۔ ابھی اور اسی وقت" ام نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— آیئے" ——— تھامس نے بھی اٹھتے ئے کہا۔ اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر آئے۔ گرام نے ونٹر میں جا کر مارگریٹ سے کچھ کہا ——— اور پھر وہ ہال میں جود تھامس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

چند لمحوں بعد تھامس اسے اپنی کار میں بٹھائے۔ مختلف ڑکوں پر سے گزر رہا تھا۔

" مجھے اس شہر کا ایک تفصیلی نقشہ مہیا کر دو۔" ——— گرام نے
کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔

" بہتر جناب " ——— ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھامس
نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

" ارے ہاں ——— چیف باس نے یہاں کے کسی احمق آدمی
علی عمران کا ذکر کیا تھا۔ کیا تم اُسے جانتے ہو" ——— گرام نے
چونک کر تھامس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں ——— اچھی طرح جانتا ہوں۔ انتہائی خطرناک آدمی
ہے۔ سخت خطرناک۔ بظاہر احمق۔ لیکن درحقیقت انتہائی عیار"
تھامس نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

" اس کی رہائش گاہ کا تمہیں علم ہے" ——— گرام نے
بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یس سر ——— وہ کنگ روڈ کے ایک فلیٹ میں رہتا
ہے اپنے باورچی کے ساتھ ——— لیکن باس ——— میری
درخواست ہے کہ آپ اس کا خیال چھوڑ دیں۔ ہماری یہ بہت
بڑی کامیابی ہو گی ——— کہ ہم اس کے نوٹس میں آئے بغیر
مشن مکمل کر لیں ورنہ اگر اُسے ذرا سا بھی شبہ ہو گیا تو پھر مشن
تو ایک طرف ہمیں اپنی جانیں بچانی بھی مشکل ہو جائیں گی"
تھامس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

" سنو تھامس ——— آئندہ میرے سامنے اس قسم کی
بزدلانہ باتیں کرنے کی جرأت نہ کرنا۔ میرا نام گرام ہے۔

میں ایک لمحے کے لئے بھی اپنی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ جس
کی تم اس قدر تعریف کر رہے ہو۔ اس جیسے ہزاروں کو میں نے
چٹکی میں مسل کر پھینک دیا ہوا ہے" ——— گرام نے بڑی
طرح بگڑتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ
پڑ گیا تھا۔

" سوری باس ——— آئندہ خیال رکھوں گا۔ ویسے میرا
مقصد آپ کی توہین کرنا نہیں تھا۔ میں نے حقیقت بیان کی ہے۔
ویسے آپ مختار ہیں۔ جیسے چاہیں کریں ——— ہم نے آپ کے
احکامات کی تعمیل کرنی ہے۔ ہمیں چیف باس نے بھی یہی ہدایت
کی ہے" ——— تھامس نے جواب دیا۔

اور پھر اس نے کار کو ایک کوٹھی کے پھاٹک کی طرف موڑ
دیا۔ وہ اس وقت ایک رہائشی کالونی سے گزر رہے تھے۔
تھامس نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا۔ تو کوٹھی
کے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر آیا۔

" پھاٹک کھولو فلیکر" ——— تھامس نے سخت لہجے میں
کہا۔

" یس باس" ——— آنے والے نے کہا۔ اور دوبارہ
کھڑکی میں غائب ہو گیا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور تھامس کار اندر لئے چلا
گیا۔ اس نے کار پورچ میں جا کر روک دی ——— پورچ سے
ملحقہ برآمدے میں دو مسلح افراد موجود تھے۔ پھر کار رکتے ہی

جیسے ہی دونوں باہر آئے۔ مسلح افراد نے انہیں مؤدبانہ انداز
میں سلام کیا ۔۔۔۔ اور تھامس سر ہلاتا ہوا گرام کو لئے راہداری
میں داخل ہوا اور ایک کمرے میں پہنچ گیا۔
"تشریف رکھیے ۔۔۔۔ میں مادام کو بلاتا ہوں"۔
تھامس نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گرام سے
کہا۔ اور گرام سر ہلاتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔ اور تھامس خود کمرے
سے باہر نکل گیا ۔۔۔۔ گرام غور سے ادھر ادھر کمرے کے
فرنیچر کو دیکھنے لگا۔
چند لمحوں بعد باہر راہداری میں قدموں کی آوازیں ابھریں۔
اور پھر تھامس ایک خوب صورت جسم کی مالک عورت کے
ساتھ اندر داخل ہوا۔
"مادام یورشیا سر ۔۔۔۔ میں نے انہیں آپ کے متعلق
بتا دیا ہے"۔۔۔۔ تھامس نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔
"ہیلو ۔۔۔۔ مجھے تھامس نے بتایا ہے کہ چیف باس نے
آپ کو بھیجا ہے"۔۔۔۔ مادام نے گرام کے سامنے کرسی پر
بیٹھتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"یس مادام" ۔۔۔۔ گرام نے سنجیدہ لہجے میں کہا
"فرمائیے ۔۔۔۔ کیا حکم ہے"۔۔۔۔ مادام کا لہجہ اسی
طرح سپاٹ تھا۔
"مجھے وہ معلومات مہیا کیجئے جو آپ نے مشن کے سلسلے میں
حاصل کی ہیں"۔۔۔۔ گرام نے ناگوار سے لہجے میں کہا۔ اُسے

یہ مادام کا سپاٹ لہجہ پسند نہ آیا تھا۔
"سوری ۔۔۔۔ یہ معلومات صرف چیف باس کو ہی دی جا
تی ہیں اور کسی کو نہیں"۔۔۔۔ مادام نے گرام سے بھی زیادہ
لہجہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
"آپ ذرا باہر جائیے"۔۔۔۔ گرام نے تھامس سے
ب ہو کر کہا۔
"یس باس"۔۔۔۔ تھامس نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم
کمرے سے باہر نکل گیا۔
"مجھے آپ کا اعتماد پسند آیا ہے ۔۔۔۔ میرا نام آپ کو
یا ہے"۔۔۔۔ گرام نے کہا۔
"ہاں ۔۔۔۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ سپیشل سروسز کے گرام
فولڈ ہیں۔ سپیشل سروسز کے مایہ ناز ایجنٹ ۔۔۔۔ لیکن
ی سوری مسٹر گرام ۔۔۔۔ میں پھر بھی اصول کے مطابق یہ
ت آپ کو مہیا نہیں کر سکتی۔ اس سلسلے میں چیف باس کی
ی سخت ہدایات ہیں"۔۔۔۔ مادام نے کورا سا جواب
ہوئے کہا
"اگر پاس ورڈ کا تبادلہ ہو جائے تب بھی"۔۔۔۔ گرام نے
ے سے مسکراتے ہوئے کہا۔
دہ ۔۔۔۔ پاس ورڈ ۔۔۔۔ ہاں ۔۔۔۔ اگر پاس ورڈ کا
ہو جائے تب ایسا ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں چیف
ی ہدایت سب مجھے معلوم ہے"۔۔۔۔ مادام نے پاس ورڈ پر

چونکتے ہوئے جواب دیا اب اس کے چہرے پہ نرمی کے آثا
ابھر آئے تھے ۔
" پاس ورڈ ـــــ ریڈ کوبرا " ـــــ گرام نے مادام
آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا ۔
" سوری ـــــ یہ پاس ورڈ غلط ہے " ـــــ مادام
چونکتے ہوئے جواب دیا ۔
" ونگ پلے آف ریڈ کوبرا " ـــــ گرام نے کہا ۔
" اوہ ـــــ یس ـــــ ٹھیک ہے ـــــ آپ نے دو
پاس ورڈ درست بتائے ہیں " ـــــ مادام نے اس
مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔
" ٹھیک ہے ـــــ اب مجھے وہ معلومات مہیا کر دیجئے
چیف باس نے بتایا تھا کہ آپ کی گروپ کی لڑکی مارشیلا
یہ معلومات حاصل کی تھیں ـــــ بہتر ہے کہ اُسے بھی بلا ل
تاکہ کوئی بات تشنہ نہ رہ جائے " ـــــ گرام نے کہا ۔
" بہتر ـــــ میں اُسے بلا لاتی ہوں " ـــــ مادام
اٹھتے ہوئے کہا ۔ اور پھر گرام کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قد
اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی ۔
تقریباً پانچ منٹ بعد وہ واپس آئی ۔ تو اس کے سا
ایک نوجوان اور خوب صورت لڑکی تھی ۔
" یہ مارشیلا ہے ـــــ میرے گروپ کی سب سے
ممبر " ـــــ مادام نے کہا ۔ اور مارشیلا نے سر ہلایا ۔

پھر وہ صوفے پر بیٹھ گئی ۔
مادام نے اٹھ کر دروازے کو اندر سے کنڈی لگائی ، کھڑکی
بند کر کے اس کے سامنے پردہ کھینچا ـــــ اور پھر وہ گرام
کے قریب آ کر بیٹھ گئی ۔
اور اس کے بعد انہوں نے انتہائی دھیمی سرگوشیوں
میں باتیں شروع کر دیں ۔

سرخ رنگ کی سپورٹس کار تیزی سے ٹرن کاٹ کر ایک
چار منزلہ عمارت کے سامنے رکی ـــــ اور پھر ایک سڈول جسم
اور دراز قد نوجوان بغیر دروازہ کھولے اچھل کر کھلی چھت سے
باہر سڑک پہ آیا اور دوڑنے کے سے انداز میں چلتا ہوا عمارت
کی سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا ـــــ اس نوجوان کا انداز ایسا
تھا جیسے اس کے جسم میں خون کی بجائے پارہ دوڑ رہا ہو۔ اور
انگ انگ میں بجلیاں بھری ہوئی ہوں ـــــ وہ تیزی سے
سیڑھیاں چڑھتا تیسری منزل پہ پہنچ گیا۔ لیکن مسلسل سیڑھیاں
چڑھنے کے باوجود نہ ہی اس کا سانس پھولا تھا اور نہ ہی اس
کے چہرے پر تھکاوٹ کے ہلکے سے آثار نمایاں ہوئے تھے۔
بس اس کا سرخ و سفید چہرے کا رنگ اور زیادہ سرخ ہو
گیا تھا ـــــ تیسری منزل کے برآمدے میں چلتا ہوا وہ ایک

دروازے میں گھس گیا۔ اس دروازے کے باہر ایک کمرشل انٹرپرائزز
کا بورڈ لگا ہوا تھا ـــــ اندر ہال میں دس بارہ میزوں پہ عورتیں
اور مرد دفتری کاموں میں مصروف تھے۔ ایک طرف اندھے
شیشے کا کیبن بنا ہوا تھا جس کے باہر منیجر کی تختی لگی ہوئی تھی ساتھ
ہی ایک کاؤنٹر کے پیچھے ایک خوب صورت سی لڑکی ٹیلی فون
اور انٹر کام رکھے بیٹھی تھی ـــــ نوجوان اس کے قریب
جا کر رک گیا۔

"اوہ ـــــ فائر ـــــ تم" ـــــ لڑکی نے چونکتے ہوئے
کہا۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت چمک ابھر آئی تھی۔

"باس کیا کر رہا ہے" ـــــ نوجوان نے مسکراتے
ہوئے پوچھا۔

"تمہارا انتظار ـــــ اور اس نے کیا کرنا ہے"
لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کبھی تم بھی میرا انتظار کر لیا کرو سویٹ ہارٹ"
نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم انتظار کی مہلت ہی نہیں دیتے" ـــــ لڑکی نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ اور نوجوان ہنستا ہوا دروازہ کھول کر
کیبن میں داخل ہو گیا۔

کیبن میں میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔
اس کی تیز آنکھیں نوجوان پہ جمی ہوئی تھیں۔

"آؤ فائر ـــــ تم دس سیکنڈ لیٹ پہنچے ہو"

ادھیڑ عمر کے لہجے میں ہلکی سی تلخی تھی ۔

"سوری باس ——— مجھے آپ کے موڈ کا پوچھنا پڑ گیا تھا" ——— نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"آئندہ خیال رکھنا" ——— باس نے سخت لہجے میں کہا اور نوجوان نے سر جھکا لیا ۔ وہ ابھی تک میز کے سامنے کھڑا تھا ۔

"یس باس" ——— فائرٹ نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

"بیٹھو" ——— باس نے کہا اور فائرٹ خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا ۔

"تمہارے پاس کتنے عرصے سے کام نہیں ہے" باس نے پوچھا ۔

"سر ——— پچھلے دو ماہ سے فارغ ہوں ۔ دو ماہ پہلے مشن ریکرگ پر کام کیا تھا" ——— فائرٹ نے جواب دیا ۔

"ہونہہ ——— اس کا مطلب ہے تم نے کافی چھٹیاں گزار لی ہیں" ——— باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ فائرٹ نے کوئی جواب نہ دیا خاموش رہا ۔

"سنو ——— تمہارے لئے پاکیشیا میں کام تجویز کیا گیا ہے" ——— باس نے کہا ۔ اور فائرٹ پاکیشیا کا نام سنتے ہی چونک پڑا ۔

"پاکیشیا ——— مگر باس ——— وہ تو انتہائی پس ماندہ

...ہے" ——— فائرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"میں تمہاری بات کا مطلب سمجھتا ہوں ۔ چونکہ تم لانگ رینج ...نٹ نمبر ایک ہو ——— اس لئے تمہارا خیال ہے کہ تم کو ترقی یافتہ ملک میں ہی کسی مشن پر بھیجا جا سکتا ہے" ...نے قدرے تلخ لہجے میں کہا ۔

"یہ بات نہیں باس ——— دراصل ترقی یافتہ ممالک کی ...میں انتہائی وسیع ذرائع کی حامل ہوتی ہیں ۔ اور ان سے ...کے لئے لانگ رینج کو استعمال کیا جاتا ہے ——— لیکن ...شیا تو انتہائی پس ماندہ ملک ہے ۔ اس کے لئے تو ہمارے ...یٹ ایجنٹ بھی آسانی سے کام کر سکتے ہیں ۔ ویسے آپ فرمائیں" ——— فائرٹ نے جواب دیا ۔

"تم سب کو احمق سمجھتے ہو" ——— باس نے قدرے ...کی طرف جھکتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا ۔

"...وہ ——— نو باس ——— میرا یہ مطلب نہ تھا ۔ سوری ——— ویری سوری باس" ——— فائرٹ نے انتہائی ...ئے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اس کا چہرہ یکلخت زرد پڑ ...ا ۔ اور آنکھوں میں خوف کے سائے ابھر آئے تھے ۔

"سنو فائرٹ ——— مجھے معلوم ہے کہ تمہارے کارنامے ...ں ہیں ۔ اور تم روسیاہ کے ایسے ایجنٹ ہو جس نے ...یاہ کے لئے ایسے ایسے کام کئے ہیں جنہیں فراموش ...یا جا سکتا ——— لیکن اس کے باوجود تمہیں اس بات

کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ تم ہمارے فیصلوں پر نکتہ چینی کرو
یہ تمہاری پہلی غلطی ہے۔ اس لئے میں آخری بار تمہیں معاف
کرتا ہوں ۔۔۔۔ آئندہ اس قسم کے الفاظ تمہارے لبوں پر آ
تو یہ لب ہمیشہ کے لئے مردہ بھی ہو سکتے ہیں" ۔۔۔۔ باس
لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔

"تھینک یو باس ۔۔۔۔ میں محتاط رہوں گا باس"
فائٹر نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

معافی کا سن کر اس کے چہرے کا رنگ بحال ہونے لگ
گیا تھا۔ اور آنکھوں میں دوبارہ پرانی چمک ابھرنے لگی تھی

"اب سنو ۔۔۔۔ ہم نے اس مشن کو اتنا اہم سمجھا ہے کہ
تمہارے حوالے کر رہے ہیں۔ اگر ہم اسے اہم نہ سمجھتے تو
کسی کو بھی تعینات کر سکتے تھے" ۔۔۔۔ باس نے اس
نرم لہجے میں کہا۔

"یس سر" ۔۔۔۔ فائٹر نے جواب

"تم پہلے پاکیشیا کبھی نہیں گئے۔ اس لئے شاید تم یہ خیال
رہے ہو کہ وہ ایک پس ماندہ ملک ہے ۔۔۔۔ یہ بات نہیں
نہ ہی بہت ترقی یافتہ ہے اور نہ ہی پس ماندہ ہے۔ بس
دونوں کے درمیان اُسے سمجھ لو۔ بہر حال یہ تمہیں وہاں
معلوم ہو جائے گا ۔۔۔۔ البتہ وہاں کی سیکرٹ سروس
کی سب سے خوفناک سیکرٹ سروس ہے۔ تمہیں
انسان بنانے والے کارخانے کی تباہی کے متعلق تو علم ہو گا

باس نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔۔ میں نے سرسری سا سنا تھا کہ وہاں کوئی بم پھٹ
گیا تھا۔ اس لئے وہ کارخانہ تباہ ہو گیا تھا" ۔۔۔۔ فائٹر نے
چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ رپورٹ جان بوجھ کر پھیلائی گئی تھی۔ دراصل اُسے تباہ
کیا گیا تھا ۔۔۔۔ اور کس نے تباہ کیا تھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس
نے" ۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ۔۔۔۔ یہاں روسیاہ میں
آکر" ۔۔۔۔ فائٹر کا چہرہ حیرت کی شدت سے سوالیہ نشان
بن گیا تھا۔

"ہاں ۔۔۔۔ وہ روسیاہ میں داخل ہوئے۔ کے۔ جی۔ بی کو
ان کی آمد کی اطلاع مل گئی۔ اور کے۔ جی۔ بی کی پوری فورسس
نے ان کا مقابلہ کیا ۔۔۔۔ مگر معلوم ہے نتیجہ کیا نکلا۔ کے۔ جی۔ بی
کے بے شمار سیکشن ان کے مقابلے میں مارے گئے۔ کے۔ جی۔ بی
کا چیف مارشل زاتورے ہلاک ہو گیا ۔۔۔۔ وہ جزیرہ جس میں
وہ کارخانہ بنایا گیا تھا جسے حفاظتی نقطہ نظر سے ناقابل تسخیر بنا دیا
گیا تھا۔ تباہ ہو گیا۔ اور وہ ہماری جدید ترین آبدوز لے کر
روسیاہ سے صحیح سلامت باہر نکل جانے میں کامیاب ہو
گئے تھے ۔۔۔۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک کارنامہ
ہے اور اس کی تاریخ ایسے ہزاروں کارناموں سے بھری ہوئی
ہے" ۔۔۔۔ باس نے کہا۔ اور فائٹر یوں حیرت سے

آنکھیں پھاڑے سن رہا تھا جیسے بچہ طلسم ہوش رُبا کی کوئی دل چسپ
کہانی سن رہا ہو۔
"تو کیا مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلہ کرنا ہوگا"
فائٹر نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔
"کیوں ـــــ کیا تم اس کے مقابلے میں نہیں جانا چاہتے"
باس نے چونکتے ہوئے
"میں تو جانا چاہتا ہوں باس ـــــ مجھے تو اشتیاق پیدا
ہو گیا ہے تاکہ فائٹر کے کارناموں میں یہ کارنامہ بھی شامل ہو
جائے" ـــــ فائٹر نے اشتیاق بھرے انداز میں کہا۔
"گڈ ـــــ مجھے یہی توقع تھی۔ لیکن ہو سکتا ہے اس مشن
میں تمہارا اشتیاق پورا نہ ہو۔ ایکریمیا کی سپیشل سروسز کے
گرام کو جانتے ہو" ـــــ باس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"یس باس ـــــ اچھی طرح جانتا ہوں" ـــــ فائٹر
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"تو سنو ـــــ پاکیشیا میں ہمارا ایجنٹ ڈگلس ایک
ہوٹل شوبرا کا مالک ہے۔ وہاں ایکریمیا کا ایک طائفہ آیا۔
اور اس نے ہوٹل سے معاہدہ کر کے شو پیش کرنے شروع
کر دیئے ـــــ شو انتہائی کامیاب ہوگئے۔ جب معاہدہ ختم
ہوا تو ڈگلس نے اس طائفے کی منیجر مادام یورشیا سے مزید
معاہدہ کرنا چاہا مگر وہ راضی نہ ہوئی ـــــ جس پر ڈگلس نے
اُسے اپنی رہائش گاہ پر اغوا کر کے اس سے جبراً معاہدہ کیا۔

وہاں اُسے معلوم ہوا کہ وہ ایکریمین ایجنٹ ہے۔ اور کسی
مشن پر یہاں آئی ہوئی ہے ـــــ چنانچہ اس نے اس
ے گروپ کو اپنے ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دیا۔ تاکہ ان سے مزید
مات حاصل کرے۔ لیکن بعد میں وہاں ہمارے ایک اور
نٹ نے اطلاع دی ـــــ کہ پورے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کر کے
م کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ڈگلس بھی ہلاک ہو گیا۔ اور مادام
اس کی ساتھی لڑکیاں غائب ہو گئیں ـــــ ہمارے ایجنٹ
مزید تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ پورا گروپ ایکریمیا کے فارن
ٹ تھامس کے پاس ہے۔ جس پر ہمارے ایجنٹوں نے
س کی نگرانی شروع کر دی ـــــ اور پھر یہ انکشاف ہوا
کریمیا کی سپیشل سروسز کا ٹاپ ایجنٹ گرام اپنی ایک گرل
ڈ کے ساتھ پاکیشیا پہنچا ہے ـــــ بظاہر اس کا یہ ٹور
ی ہے۔ لیکن ہمارے ایجنٹوں نے اطلاع دی ہے کہ
س نے ہوٹل میں اس سے علیحدگی میں ملاقات کی۔ اور
یں اہم پوائنٹ یہ ہے کہ اس ملاقات کے دوران گرام کی
ل فرینڈ باہر بالکونی میں بیٹھی رہی ـــــ اس کے بعد گرام
ہی تھامس کے ساتھ اس کی رہائش گاہ پر چلا گیا۔ جہاں
ے ایجنٹوں کے خیال کے مطابق مادام اور اس کا گروپ
ود ہے ـــــ اس ساری رپورٹ سے یہی ظاہر ہوتا ہے
مادام یورشیا پاکیشیا میں کسی اہم مقصد کے لئے پہنچی ہے۔
اتفاقاً ہمارا ایجنٹ اس سے ٹکرا گیا۔ جس پر فوری طور پر گرام

کو دہاں بھیجا گیا ہے ۔ اس سلسلہ میں ہم نے ایکریمیا میں فوری تحقیقا
کرائی تو ہمیں یہ اطلاعات موصول ہوئیں ——— کہ یہ مشن کسی اہم
ترین سائنسی فارمولے کی نسبت ہے ۔ اور گرام کا پورا گروپ کسی
بھی لمحے پاکیشیا جانے کے لئے تیار ہے ۔ چنانچہ ہائی کمان نے
یہ فیصلہ کیا ——— کہ اس مشن کی پوری چھان بین کی جائے ۔ کیوں
کہ سپیشل سروسز کی طرف سے گرام کا بھیجا جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ
معاملہ انتہائی اہم ترین نوعیت کا ہے ——— ورنہ وہ عام ایجنٹ
بھی بھیج سکتے تھے ۔ اسی بنا پر اعلیٰ حلقوں نے فیصلہ کیا ہے کہ
گرام کے مقابلے میں لانگ رینج کے ایجنٹ نمبر ایک فائزٹ کو
وہاں بھیجا جائے ——— چنانچہ اب یہ مشن تم نے سرانجام
دینا ہے " ——— باس نے پوری تفصیل سے تمام پس منظر
بتلاتے ہوئے کہا ۔

" میں تیار ہوں سر ——— اور اب مجھے سمجھ آگئی ہے کہ اعلیٰ
حلقے جو فیصلہ کرتے ہیں انتہائی سوچ سمجھ کر کرتے ہیں ۔ اور
آپ دیکھیں گے کہ فائزٹ اس مشن کو کس کامیابی سے سرانجام
دیتا ہے " ——— فائزٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔ اس کا
انداز ہلکا سا خوشامدانہ بھی تھا ۔

" گڈ ——— اب ایک اور پہلو پر بھی بات ہو جائے تاکہ
تمہارے ذہن میں کام کرنے کے لئے مکمل لائن رہے ۔ جہاں
گرام سے مقابلے کا تعلق ہے ۔ اور مشن میں کامیابی کا مسئلہ ہے
ہمیں مکمل اعتماد ہے کہ تم اور تمہارا گروپ اس سلسلے میں یقیناً

یاب رہے گا ۔ لیکن جہاں تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تعلق
ہے ۔ وہ اگر درمیان میں کود پڑی ——— تو حالات خراب ہو
ہیں ۔ اور ہمارا خیال ہے کہ گرام بھی یہ کوشش کرے گا ۔
سیکرٹ سروس کو چھیڑے بغیر مشن کامیاب رہے ۔ لیکن
بفرض محال سیکرٹ سروس درمیان میں کود بھی پڑے تو
ہارے لئے لائن آف ایکشن یہ ہو گی کہ تم ایک طرف رہ کر
ف تماشا دیکھو ——— اور انہیں آپس میں لڑنے دو ۔
صرف نگرانی کرنا اور سامنے نہ آنا ۔ سوائے اشد ضرورت
ہ ۔ اور جب اس بارے میں کوئی فیصلہ ہو جائے ۔ یعنی گرام
یاب ہو جائے تو تم بھوکے عقاب کی طرح گرام پر جھپٹ
دا اور مشن کامیاب کر لو ——— اور اگر گرام ختم ہو جائے
سیکرٹ سروس مطمئن ہو جائے تو تم اس مشن پر جھپٹ
دا اور سیکرٹ سروس کے حرکت میں آنے سے پہلے ہی
ہ کامیاب کر کے واپس آجاؤ ——— یہ لائن آف ایکشن
بدہ حالات کے مطابق تیار کی گئی ہے ۔ لیکن وہاں جا کر
زاد ہو گے ۔ جس طرح چاہو کام کرو ——— ہمیں مشن
کامیابی سے دلچسپی ہو گی اور بس " ——— باس
کہا ۔

موجودہ حالات میں یہ بہترین لائن آف ایکشن ہے جناب
، آپ بے فکر رہیں ——— آخری کامیابی ہماری ہی ہو
؛ ——— فائزٹ نے جواب دیا ۔

" اور کے ـــــــ فائل تمہارے پاس پہنچ جائے گی۔ "
پاکیشیا میں ہمارے ایجنٹوں کی تفصیلات بھی ـــــــ اد
اس کے ساتھ ہی انہیں بھی تمہاری آمد کی اطلاع کر دی جا
گی "۔ ـــــــ باس نے کہا۔ اور فائٹر اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر اس
نے جھک کر باس کو سلام کیا اور تیزی سے دروازے
طرف مڑ گیا۔

نیوکلیر ریسرچ لیبارٹری دارالحکومت سے بارہ کلومیٹر کے
فاصلے پر ایک وسیع و عریض زرعی فارم کے نیچے زمین دوز تہہ خانوں
میں بنائی گئی تھی ـــــــ اس زرعی فارم پر کام کرنے والا ہر شخص
بظاہر ایک عام سا کسان تھا لیکن دراصل یہ لوگ سپیشل سیکورٹی
سے متعلق تھے ـــــــ اور سیکورٹی کے سلسلے میں انتہائی
تربیت یافتہ تھے۔ ان سب کا تعلق ملٹری سیکورٹی سے تھا۔
لیبارٹری میں آنے جانے کے لئے ایک ہی خفیہ راستہ بنایا گیا تھا۔
جو زرعی فارم کے درمیان میں بنی ہوئی ایک پرانی سی عمارت
میں سے جاتا تھا ـــــــ اس عمارت میں سیڈ کارپوریشن کا دفتر
قائم کیا گیا تھا۔ اور سیڈ کارپوریشن کے سلسلے میں وہاں کارین
ٹرک اور دیگر لوگ آتے جاتے رہتے تھے۔ تاکہ لیبارٹری کے
سلسلے میں آنے جانے والوں پر کسی قسم کا شک نہ کیا جا سکے۔

زرعی فارم کو باقاعدہ خاردار تاروں سے محدود کیا گیا تھا۔ جس
میں جگہ جگہ خفیہ آلات نصب کئے گئے تھے ـــــ تاکہ کوئی بھی
غیر متعلق شخص کسی بھی صورت میں اندر داخل نہ ہو سکے۔ اس
فارم کے چاروں طرف کی اراضی بھی لیبارٹری کی ہی ملکیت
تھی ـــــ اور وہاں بھی سپیشل سیکورٹی کے افراد کام کر
کرتے تھے۔ فارم میں داخل ہونے کے لئے ایک گیٹ تھا جس
پر عام سا چوکیدار تعینات تھا ـــــ لیکن یہ چوکیدار جدید ترین
سائنسی چیکنگ آلات سے لیس رہتا تھا۔ اور وہ اپنے کیبن میں
بیٹھا آنے جانے والوں کو باقاعدگی سے چیک کرتا رہتا تھا۔ غرضیکہ
یہاں بظاہر کوئی غیر معمولی کام ہوتا دکھائی نہ دیتا تھا ـــــ لیکن
دراصل یہاں کے حفاظتی انتظامات انتہائی سخت تھے۔ اور
غیر متعلق آدمی ایک لمحے میں چیک کر لیا جاتا تھا۔ لیبارٹری کافی
وسیع و عریض تھی ـــــ اور عملے کے زیادہ تر افراد مستقل زیر زمین
رہتے تھے۔ البتہ انہیں ہفتہ میں ایک دن کے لئے باہر جانے کی
اجازت ہوتی تھی ـــــ صرف انتظامی امور سے تعلق رکھنے
والے وہ لوگ جو لیبارٹری سے باہر فارم میں کام کرتے تھے۔
صرف وہ باہر رہتے تھے۔ اور باقاعدگی سے دارالحکومت آتے
جاتے رہتے تھے ـــــ مادام یورشیا نے جس آدمی سے
معلومات حاصل کی تھیں اس کا تعلق بھی فارم سے ہی تھا۔ یہی وجہ
تھی کہ اس نے بھی بیرونی محل وقوع اور حفاظتی انتظامات کے
متعلق ہی معلومات مہیا کی تھیں ـــــ یہی وجہ تھی کہ گرام

نے مادام یورشیا اور مارشیلا سے معلومات حاصل کرنے
کے بعد لیبارٹری کو خود چیک کرنے کا پلان بنایا تھا تاکہ اس
کے اندر داخل ہونے کا کوئی واضح منصوبہ تیار کیا جا سکے۔
مس اور اس کے ایجنٹوں نے بھاگ دوڑ کر کے ایک ایسے
می کا سراغ لگا لیا تھا ـــــ جس کا تعلق اندرونی لیبارٹری
ے تھا اور جو ہر ہفتے اپنے ایک دوست سے ملنے آیا کرتا تھا۔
گرام نے اس اطلاع پر اس آدمی سے اس انداز میں ملنے
وگرام بنایا کہ کسی کو شک نہ ہو سکے ـــــ اس کے لئے
ں نے اس آدمی کے دوست جو کسی سرکاری محکمہ میں افسر
اور اکیلا رہتا تھا کا روپ دھارنے کا فیصلہ کیا ـــــ چنانچہ
س وقت گرام اس کوٹھی کے پھاٹک پر موجود تھا۔ جس میں وہ
رکاری افسر رہتا تھا۔ وہ پیدل چل کر وہاں پہنچا تھا۔ اور
ں نے ایک مقامی آدمی کا میک اپ کر رکھا تھا ـــــ تھامس
ر اس کا ایکشن گروپ اس کوٹھی کے گرد پھیل چکا تھا تاکہ کسی بھی
قت فوری مداخلت کر سکے۔
گرام کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔ اس نے کال بیل
بٹن دبا دیا ـــــ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ
ر آدمی نے پھاٹک کھول دیا۔ وہ اپنے حلیے سے ملازم لگتا تھا۔
"نے صاحب سے کہو اسلم آیا ہے" ـــــ گرام نے
زم سے مخاطب ہو کر کہا۔
"اسلم صاحب" ـــــ ملازم نے حیرت بھرے لہجے

میں پوچھا۔

"ہاں ـــــ تم کہو تو سہی" ـــــ گرام نے سخت
میں کہا۔

"اچھا ـــــ آیئے ـــــ میں ڈرائنگ روم کھول دیتا ہ
ملازم نے اس کے سخت لہجے سے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔ ا
واپس مڑ گیا۔ گرام سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل دیا ـــــ
ملازم نے ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر اسے اندر بٹھایا
اور خود چلا گیا۔ گرام نے بریف کیس ایک طرف رکھا اور اطمی
سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا ـــــ وہ بڑی تنقیدی نظروں
ڈرائنگ روم کا جائزہ لے رہا تھا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور گرام کی قد و قامت اور
جسامت کا ایک آدمی اندر داخل ہوا ـــــ اس کے چہرے
پر تعجب کے آثار تھے گرام اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے اسلم کہتے ہیں ـــــ اور میں آپ سے ملنے کے لئے جانگم
سے آیا ہوں" ـــــ گرام نے پاکیشیا کے ایک دور درا
علاقے کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"جانگم ـــــ اوہ ـــــ کافی دور سے آتے ہیں آپ فرمای
برنی نے گرام سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیئے ـــــ بات ذرا تفصیل سے کہنے کی ہے
گرام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ اچھا ـــــ پہلے بتایئے آپ کیا پیئیں گے گرم یا

ٹھنڈا" ـــــ برنی نے مسکرا کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"تکلف رہنے دیجئے ـــــ مجھے جلدی واپس جانا ہے۔ آپ
کے پاس ہر ہفتے ایک صاحب آتے ہیں۔ شمس محمود صاحب"
گرام نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شمس محمود ـــــ ہاں آتے ہیں ـــــ میرے دوست ہیں
کیوں" ـــــ برنی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ سے ان کے تعلقات کتنے عرصے سے ہیں۔ دراصل بات
یہ ہے کہ دور دراز تعلق سے ہماری برادری کے ہیں ـــــ اور
انہوں نے شادی کے لئے ہمارے خاندان میں پیغام بھیجا ہے۔
میں اس سلسلے میں آیا ہوں۔ کیونکہ آدمی کا صحیح پتہ اس کے
دوستوں سے معلوم ہو سکتا ہے" ـــــ گرام نے پہلے سے
طے شدہ منصوبے کے مطابق بات چیت کرتے ہوئے کہا۔

"شادی کا پیغام ـــــ اور شمس محمود نے دیا ہے۔ یہ کیسے
ہو سکتا ہے۔ اس کی سروس تو اس کی اجازت نہیں دیتی"
برنی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"ہاں ـــــ یہ بھی ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ کسی سائنس لیبارٹری
میں کام کرتا ہے۔ اور وہاں بہت بڑا افسر ہے" ـــــ گرام
نے فوراً کہا۔

"سائنس لیبارٹری ـــــ جناب وہ حکومت کی ایک انتہائی
خفیہ لیبارٹری میں کام کرتا ہے۔ اور افسر تو خیر نہیں کہنا چاہیئے۔ وہ
وہاں سائنسی آلات کے سٹور کا انچارج ہے ـــــ لیکن اس

لیبارٹری میں کام کرنے والوں کے لئے تو شادی ممنوع ہے ۔ پھر اس نے شادی کا پیغام کیسے دے دیا ـــــ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی "۔ ـــــ برنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"خیر ـــــ وہ ہم بات کرلیں گے ۔ ہوسکتا ہے وہ یہاں کی ملازمت ترک کرنے والا ہو یا پھر اس کا تبادلہ ہو رہا ہو ۔ بہرحال آپ یہ بتائیں کہ اس کا کردار ، چال چلن اور خیالات کس قسم کے ہیں "۔ ـــــ گرام نے موضوع بدلتے ہوئے کہا ۔

"کردار اور چال چلن ٹھیک ہی ہے ۔ وہ میرا بچپن کا دوست ہے ۔ اور اُسے ہفتے میں صرف ایک چھٹی ملتی ہے جو وہ میرے ساتھ گزارتا ہے ـــــ اور شاید آپ کو علم نہ ہو کہ اس لیبارٹری میں کام کرنے والوں پر اتنی سختی ہے کہ وہ منظور شدہ آدمی اور منظور شدہ جگہ کے علاوہ کہیں اور نہیں جاسکتے ـــــ نہ کسی اور سے مل سکتے ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے پاس ایک خفیہ آلہ ہوتا ہے ۔ جس کے ذریعے ان کی تمام بات چیت اور کارکردگی کو لیبارٹری کے اندر چیک کیا جاتا ہے ۔ دوسرے لفظوں میں وہ یہاں سارا دن جو بات کرتا ہے ، جو کچھ کرتا ہے اس کی مکمل رپورٹ لیبارٹری میں پہنچتی رہتی ہے ـــــ اور پھر چھٹی کے دن میرے مکان کی باقاعدہ نگرانی ہوتی ہے ۔ اور آپ یقین نہ کریں گے کہ میرے ملازم کی بھی باقاعدہ چیکنگ ہوتی ہے ـــــ اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ ان حالات

میں وہ شادی کا سوچ بھی کیسے سکتا ہے ۔ اسی لئے تو میں حیران ہو رہا ہوں کہ اس نے شادی کا پیغام کیسے دے دیا ـــــ اور دوسری بات یہ کہ اس نے آج تک اس سلسلہ میں مجھ سے کبھی ذکر نہیں کیا "۔ ـــــ برنی نے کہا ۔

"اوہ ـــــ ایسے حالات میں تو واقعی شادی والا پیغام مشکوک نظر آتا ہے ۔ لیکن جس آدمی نے یہ پیغام پہنچایا ہے وہ انتہائی بااعتماد ہے ـــــ بہرحال میں یہ ساری باتیں لڑکی والوں کو بتاؤں گا ۔ اس کے بعد فیصلہ کرنا ان کا کام ہے "۔ ـــــ گرام نے کہا ۔

اسی لمحے ملازم کمرے میں داخل ہوا ۔ اس نے بڑی صفائی سے صوفے پر بیٹھے ہوئے گرام کو آنکھ ماردی ـــــ اور گرام سمجھ گیا کہ تھامس نے کام دکھا دیا ہے ۔ پروگرام ہی یہ تھا کہ جب گرام اندر جائے گا تو ملازم کی جگہ تھامس لے لے گا ۔ کیونکہ تھامس کا قد و قامت بالکل اس ملازم جیسا تھا ـــــ اور اب گرام سوچ رہا تھا کہ اس نے واقعی عقلمندی سے کام لیا ہے ۔ کہ اس پلان کے تحت اس نے ضروری معلومات حاصل کرلیں ۔ ورنہ اگر وہ ویسے ہی ان دونوں کی جگہ لے لیتے تو کل آسانی سے پکڑے جاسکتے تھے ۔

"کیا بات ہے بخشو "۔ ـــــ برنی نے ملازم کے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا ۔

"ایک ضروری بات ہے ـــــ ذرا اندر آئیے "۔

ملازم نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور برنی پہلے تو چونک پڑا۔ اس کے
چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"میں ابھی حاضر ہوتا ہوں" ——— برنی نے اٹھتے ہوئے کہا۔
اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ملازم کے پیچھے اندر کوٹھی میں چلا گیا۔
چند لمحوں بعد کسی کے چیخنے اور پھر گرنے کا دھماکہ ہوا۔ اور گرام اٹھ
کھڑا ہوا ——— وہ بریف کیس اٹھائے تیز تیز قدم اٹھاتا اندر پہنچ
گیا۔ درمیانی کمرے میں برنی فرش پر پڑا ہوا تھا۔ جب کہ اس
کا ملازم اسے اٹھانے کے لئے جھک رہا تھا۔
"آیئے سر ——— ایک ہی وار میں کام بن گیا"
ملازم نے فرش پر پڑے ہوئے برنی کو اٹھا کر نزدیکی بیڈ پر ڈالتے
ہوئے کہا۔ یہ تھامس تھا۔
"گڈ ——— اس ملازم کا کیا کیا" ——— گرام نے بریف کیس
ایک طرف رکھتے ہوئے پوچھا۔
"وہ ہیڈکوارٹر پہنچ گیا ہے ——— ہر کام آپ کی ہدایات کے
مطابق انتہائی احتیاط سے کیا گیا ہے" ——— تھامس نے
جواب دیا۔
"اوکے ——— یہ احتیاط ہی تو ہمارے کام آئی ہے"
گرام نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے برنی سے ملی ہوئی
معلومات تھامس کو بتا دیں۔ اور تھامس چیکنگ آلے کے متعلق
سن کر حیران رہ گیا ——— اسے اس بات کا تو انہیں تصور بھی
نہ تھا۔

"میں اس کا میک اپ کرتا ہوں تم نگرانی کرو۔ ایسا نہ ہو یہ ہوش
میں آجائے" ——— گرام نے کہا۔ اور اپنا بریف کیس اٹھا کر
وہ غسل خانے میں گھس گیا۔ آدھے گھنٹے بعد جب وہ باہر آیا
بالکل برنی کے میک اپ میں تھا ——— اس نے ڈریسنگ
میں موجود برنی کا ایک جوڑا بھی پہن لیا تھا۔ جو اسے بالکل
تھا۔
"اب اس کا کیا کیا جائے" ——— تھامس نے پوچھا۔
"اسے بھی ہیڈکوارٹر بھجوا دو۔ برقی بھٹی اس کا مقدر ہے"
نے سخت لہجے میں کہا۔ اور تھامس نے سر ملا دیا۔
اور پھر اس نے برنی کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن
چونکہ گھر کے لباس میں تھا۔ اس لئے سوائے سگریٹ اور
کے اس کی جیب سے اور کوئی چیز برآمد نہ ہوئی ——— وہ
کاندھے پر لاد کر کوٹھی کی پچھلی طرف بڑھ گیا تاکہ اسے خفیہ طور پر
گروپ کے حوالے کیا جا سکے۔
گرام نے پہلے تو پوری کوٹھی کی تفصیلی تلاشی لی۔ اس نے
ی کا ہر کمرہ۔ الماریوں میں موجود تمام سامان ——— اور کاغذات
تب کو اچھی طرح چیک کیا۔ اور پھر ہر طرف سے مطمئن ہو کر
رام کرنے کے لئے خواب گاہ میں چلا گیا ——— اس کے
شخص نے صبح آنا تھا۔ اس لئے وہ صبح تک آرام کرنا چاہتا
تھامس بھی ملازم کے کمرے میں پہنچ گیا۔
دوسرے روز صبح سویرے ہی کال بیل کی آواز سنائی دی۔

اور تھامس اپنے کمرے سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھ گ
اس نے پھاٹک کھولا تو باہر ایک خاکی رنگ کی جیپ کھڑی
اور ایک آدمی جیپ سے نیچے کھڑا تھا ——— اس آدمی کو د
ہی تھامس سمجھ گیا کہ یہی شمس محمود ہے۔ کیوں کہ اس کا تفص
حلیہ ان کے پاس موجود تھا۔ تھامس کو ملازم کی کارکردگی ک
بارے میں رات کو ہی ہیڈ کوارٹر سے تفصیلی رپورٹ مل چ
تھی ——— ایکشن گروپ نے اس کی تمام کارکردگی زبردس
اس سے اگلوالی تھی۔ اس لئے پھاٹک کھولتے ہی تھامس ت
سے جیپ کی طرف بڑھا ——— جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ
ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ ایک ادھیڑ
آدمی تھا۔ ان دونوں کی نظریں تھامس پر جمی ہوئی تھیں۔ تھامس
نے جیپ کے قریب پہنچ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں ان دو
کو سلام کیا۔

"بختو ——— کوئی خاص بات تو نہیں ——— سب ٹھیک
ہے نا" ——— ادھیڑ عمر نے پوچھا۔ اس کا لہجہ اکتایا ہوا سا تھ
جیسے یہ رسمی کلمات اس پر بوجھ ہوں۔

"سب ٹھیک ہے صاحب ——— کوئی فکر کی بات نہیں"
تھامس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور دوسرے لمحے
جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

"برنی کیا کر رہا ہے" ——— جیپ کے جاتے ہی شمس محمو
نے مسکراتے ہوئے بختو سے پوچھا۔

"سو رہے ہیں ——— رات دیر تک جاگتے رہے ہیں"
کوٹھی کے پھاٹک میں داخل ہوتے ہوئے تھامس نے مؤدبانہ
لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا ——— کیوں کوئی خاص بات" ——— شمس نے
چونک کر پوچھا۔

"معلوم نہیں ——— کہہ رہے تھے کہ دفتر کی کوئی الجھن
ہے" ——— تھامس نے جواب دیا۔ اور خود پھاٹک بند کر کے
اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

چوں کہ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ شمس کے پاس ایسا آلہ
موجود ہے جس سے ان کی بات چیت بھی اور کارکردگی بھی
لیبارٹری میں چیک ہو رہی ہے ——— اس لئے وہ پوری
طرح محتاط تھے۔

شمس تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔
اور پھر وہ دروازہ کھول کر برنی کی خواب گاہ میں داخل ہو گیا۔

"ارے کیا بات ہے یار ——— کیا الجھن پیش آگئی"
شمس نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں گرام کے منہ پر پڑا
ہوا کمبل ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا ——— اور گرام
انگڑائی لے کر اٹھ بیٹھا۔

"بس یار ویسے ہی ——— کوئی خاص بات نہیں ——— تم
سناؤ" ——— گرام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اپنا تو وہی حال ہے۔ سدا جیسا ——— میں ذرا منہ دھو

لوں پھر ناشتہ بناتا ہوں" ــــــ شمس نے ہنستے ہوئے کہا۔
اور تیز تیز قدم اٹھاتا غسل خانے کی طرف بڑھ گیا۔
اُسی لمحے دروازے پر تھامس نظر آیا۔ اس کے ہاتھ میں
ایک ٹرانسسٹر جیسا آلہ تھا ــــ اس نے اندر آ کر وہ آلہ
جلدی سے ایک الماری کے پیچھے رکھ دیا اور پھر تیز تیز قدم
اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا ــــ یہ آلہ گرام نے خصوصی
ہدایت کے تحت ہیڈ کوارٹر سے منگوایا تھا۔ اس کی خاصیت تھی
کہ اس کے آن ہوتے ہی کمرے میں موجود ٹیلی مائیک آلے
کی نشریات میں ایسی گڑبڑ ہو جاتی تھی۔ جیسے اس میں کوئی
تکنیکی خرابی پیدا ہو گئی ہو ــــ گرام کا خیال تھا کہ جب ضرورت
پڑے گی اسے آن کر لیا جائے گا۔
اُسی لمحے باتھ روم کا دروازہ کھلا اور شمس تولیے سے ہاتھ
پونچھتا ہوا باہر آیا۔
"شمس یار ــــ میں رات سوچ رہا تھا کہ تمہیں وہ کارکردگی
چیک کرنے والا آلہ ہر وقت اپنے پاس رکھتے ہوئے الجھن نہیں
ہوتی۔ آخر آدمی کی کوئی پرائیوسی بھی تو ہوتی ہے" ــــ گرام
نے اس کے قریب جا کر پوچھا۔
"اب تو عادت پڑ گئی ہے۔ ویسے بھی پرائیوسی کا خیال رکھا
جاتا ہے ــــ تمہیں میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ غسل خانے
میں جاتے ہوئے اور اس طرح کی خاص پرائیوسی کے وقت
میں آلے کو آف کر دیتا ہوں ــــ اور جب تک میں اُسے

آن نہ کروں آن نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے لئے زیادہ سے زیادہ
آدھے گھنٹے کی اجازت ہے ــــ اس سے زیادہ نہیں۔
ویسے وہ میں تو اُسے آن کرنا بھول گیا" ــــ شمس نے
ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے اپنی آستین
اونچی کی۔ اور کلائی میں پہنی ہوئی گھڑی کے ونڈ بٹن کو اس نے
کھینچ کر دوبارہ دبا دیا۔
"اب میں ناشتہ بنا لوں ــــ آج مجھے کچھ ضرورت سے
زیادہ ہی بھوک محسوس ہو رہی ہے" ــــ شمس نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اور پھر وہ بڑے اطمینان سے چلتا ہوا کمرے کے
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
تھوڑی دیر بعد ہی تھامس کمرے میں داخل ہوا۔
"کیا پوزیشن ہے باس" ــــ تھامس نے سرگوشیانہ
انداز میں پوچھا۔
"اس آلے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ آدھے گھنٹے تک
وہ اپنے آپ کو آف کر سکتا ہے۔ اور ہمیں تمام کام آدھے
گھنٹے کے اندر کرنا ہے" ــــ گرام نے جواب دیا۔ اور
پھر تھامس کو بتا دیا کہ یہ آلہ کہاں بند کیا جا سکتا ہے۔
"لیکن اگر ہم اسے زبردستی غسل خانے میں لے گئے تب
ہی شک پیدا ہو سکتا ہے" ــــ تھامس نے الجھے
ہوئے لہجے میں کہا۔
"یہاں مکان میں میں نے کیڑے مار دوا کا ایک ڈبہ دیکھا

ہے ۔ تم ایسا کرو۔ اس ڈبے میں سے دوا نکال کر اس کی بالکل
معمولی سی مقدار اس کے ناشتے میں شامل کر دو ـــــ اس کا
اثر یہ ہو گا کہ اس کے پیٹ میں شدید گڑبڑ ہو گی اور وہ اس
کا خود بخود اظہار کر کے غسل خانے کی طرف دوڑے گا۔ اور
لیبارٹری میں اُسے چیک کرنے والے بھی مطمئن ہو جائیں
گے " ـــــ گرام نے اُسے منصوبہ سمجھاتے ہوئے کہا۔
اور تھامس نے سر ہلا دیا۔ اور مڑ کر واپس چلا گیا۔
گرام غسل خانے میں گیا اور اس نے گیلا تولیہ صرف منہ
پر تھپکایا۔ اور پھر واپس آ گیا ـــــ وہ منہ دھو کر اپنے
میک اپ کو خراب نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بعد اس نے
میز پر پڑا ہوا ایک پرانا سا رسالہ اٹھا لیا اور اُسے پڑھنے لگا۔
چند لمحوں بعد شمس اندر داخل ہوا۔
"آج میں نے انڈوں کا آملیٹ بنا لیا ہے۔ بس موڈ آ گیا
تھا۔ ورنہ تم جانتے ہو میں انڈے نہیں کھایا کرتا" ـــــ شمس
نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
"موڈ اسی کو تو کہتے ہیں" ـــــ گرام نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔
اور گرام نے جلدی سے کمرے میں ایک طرف پڑی ہوئی
ڈائننگ ٹیبل پر موجود سامان کو اٹھا کر الماری میں رکھنا شروع
کر دیا۔
"یہ بخشو کو کیا ہو گیا ہے۔ پہلے تو اس نے کبھی برتن

نہ چھوڑے تھے" ـــــ شمس نے کہا۔ اور گرام چونک
پڑا۔
"کہہ رہا تھا کہ طبیعت خراب ہے" ـــــ اس نے فوراً
ہی جواز پیش کرتے ہوئے کہا۔
اسی لمحے تھامس ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔
"کیوں بخشو ـــــ کیا ہوا تمہاری طبیعت کو ـــــ برنی
کہہ رہا ہے خراب ہے" ـــــ شمس نے ایک کرسی
گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"بس ویسے ہی صاحب ـــــ کچھ ڈھیلی سی ہے"
تھامس نے گول مول سا جواب دیا۔
"آؤ نہ یار ـــــ ناشتہ کرو۔ فکر نہ کرو دفتر کی الجھنیں
تو چلتی ہی رہتی ہیں" ـــــ شمس نے گرام سے مخاطب ہو
کر کہا۔
"اوہ ـــــ ایسی بات نہیں" ـــــ گرام نے رسالہ ایک
طرف رکھا اور پھر وہ آ کر ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ شمس کے
چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت کے آثار ابھرے۔ لیکن
پھر اس نے سر جھٹک دیا ـــــ تھامس نے ناشتہ
لگانا شروع کر دیا۔ اور پھر وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔
دونوں نے ناشتہ شروع کر دیا۔
"کمال ہے ـــــ یار آج میرے منہ کا ذائقہ خراب ہے۔
بلکہ کچھ کڑواہٹ سی محسوس ہو رہی ہے" ـــــ شمس نے

ناشتہ کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اکثر ایسا ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ گرام نے جواب دیا۔ اور پھر دونوں خاموشی سے ناشتے میں مصروف ہو گئے۔

"یار ۔۔۔ ایک بات بتاؤ۔ آخر ایسی کون سی الجھن ہے جس نے تمہارا یہ حال کر رکھا ہے۔ نہ قہقہے۔ نہ لطیفے۔ نہ گپ شپ"۔۔۔۔ شمس نے ناشتہ ختم کرتے ہوئے کہا۔

"بس یار ۔۔۔ آج کچھ موڈ ٹھیک نہیں ہے"
گرام نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ مجھے پیٹ میں گڑبڑ سی محسوس ہو رہی ہے۔ اوہ"۔۔۔۔ اچانک شمس نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھا اور غسل خانے کی طرف بڑھا۔

"ارے ۔۔۔ وہ بٹن تو آف کر لو"۔۔۔ گرام نے کہا اور شمس نے سر ہلاتے ہوئے جلدی سے رک کر کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی کے ونڈ بٹن کو کھینچ کر دبا دیا ۔۔۔ لیکن اس دوران تکلیف کی شدت سے وہ جھکتا چلا گیا۔ جیسے پیٹ میں ہونے والے شدید درد کو روک رہا ہو۔ اس کے چہرے پہ شدید درد کے آثار نمایاں تھے۔

"ارے ۔۔۔ اتنی کیا تکلیف ہو گئی تمہیں"۔۔۔ گرام نے اس کے بٹن بند کرتے ہی تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور

پھر جیسے ہی وہ غسل خانے میں داخل ہوا۔ گرام بھی وہاں پہنچ گیا۔ شمس نے گرام کو باہر جانے کا اشارہ کیا ۔۔۔ لیکن اسی لمحے اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں جب اس نے گرام کے ہاتھوں میں ریوالور دیکھا۔ اور دوسرے ہی لمحے ایک دھماکہ ہوا اور شمس چیخ مار کر وہیں چکنے فرش پہ گر پڑا ۔۔۔ اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ گولی ٹھیک اس کے دل پر پڑی تھی اور وہ چند لمحے ہی تڑپ سکا۔ اس کے بعد اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا ۔۔۔ گرام نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے ریوالور کو واپس جیب میں ڈال لیا۔ اُسی لمحے تھامس دروازے پہ پہنچا وہ شاید دھماکے کی آواز سن کر آیا تھا۔

"کام ہو گیا باس"۔۔۔ اس نے فرش پہ پڑی ہوئی شمس کی لاش کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ اب تم جلدی سے مارتھم کو بلاؤ ۔۔۔ جلدی ہمارے پاس صرف آدھا گھنٹہ ہے"۔۔۔ گرام نے تیز لہجے میں کہا۔ اور تھامس سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد وہ دوبارہ اندر داخل ہوا۔ تو اس کے ساتھ ایک اور نوجوان تھا ۔۔۔ جس کا جسم اور قد و قامت بالکل شمس سے ملتا جلتا تھا۔ اور پھر گرام نے اپنا بریف کیس منگوایا۔ اور اُسے کھول کر اس میں سے میک اپ کا جدید ترین سامان نکالا اور اس نے مارتھم پہ شمس کا میک اپ کرنا شروع کر دیا ۔۔۔ تقریباً

دس منٹ تک مسلسل اس کے ہاتھ چلتے رہے۔ پھر جب اس نے ہاتھ روکے تو مارتھم مکمل طور پر شمس کے روپ میں آچکا تھا ——— گرام نے اُسے شمس کے کپڑے اتار کر پہننے کے لئے کہا۔

"لیکن باس ——— اس کے سینے پر تو گولی اور خون کے داغ ہیں" ——— مارتھم نے کہا۔

"ارے ہاں ——— چلو اس کے بریف کیس میں دوسری قمیض ہوگی وہ نکال کر پہن لو ——— جلدی کرو ——— پھر میں تمہیں ہدایات دینی ہیں تاکہ اگلے ہفتے تک تم لیبارٹری میں رہ کر مطلوبہ معلومات حاصل کر سکو" ——— گرام نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مارتھم سر ہلاتا ہوا تھامس کے ساتھ دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

گرام اب سوچ رہا تھا کہ انہیں دوسرے ہفتے تک اسی طرح برنی اور بخشو کے میک اپ میں رہنا پڑے گا۔ اور اس کے ذہن کے میں برنی کے دفتر کا مسئلہ بھی اٹکا ہوا تھا۔ لیکن اس سوچ کے دوران مارتھم لباس بدل کر آگیا ——— شمس کی گھڑی پہلے ہی گرام اتار چکا تھا۔ اس نے گھڑی میں موجود آلے کی کارکردگی مارتھم کو سمجھائی۔ اور پھر گھڑی اُسے پہنا دی۔ اس کے بعد اس نے شمس کی آواز اور لہجے کے متعلق اُسے بتانا شروع کر دیا ——— اور مارتھم نے اس کی مشق شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ پوری طرح شمس کی آواز اور لہجہ پر قادر ہو گیا

"سنو ——— تم نے ایک ہفتہ شمس کی جگہ اس لیبارٹری میں گزارنا ہے۔ لیکن تم کوئی ایسی حرکت نہ کرو گے جس سے تم مشکوک ہو جاؤ ——— تم نے بس آنکھیں کھلی رکھنی ہیں۔ اور وہ تمام معلومات حاصل کر لینی ہیں جن کی مدد سے ہم مشن مکمل کرنے کی پلاننگ کر سکیں ——— اور اس کے بعد اس نے فارمولا اور سائنس دان کے متعلق مارتھم کو تفصیلات بتائیں جب مارتھم اچھی طرح سمجھ گیا تو اس نے اُسے بٹن آن کرنے کے لئے کہا ——— تھامس اس دوران غسل خانے میں موجود شمس کی لاش اٹھا کر لے جا چکا تھا۔ اور مارتھم نے گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچ کر دبا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی مارتھم اور گرام نے عام سی باتیں شروع کر دیں۔

مارتھم بڑی خوبی سے شمس کے لب و لہجے کی نقل اتار رہا تھا۔

آخر یہ آپ کو جولیا کے ساتھ تنویر کی منگنی اور شادی کی سوجھی کیسے" ——— بلیک زیرو نے مسکرا کر عمران سے پوچھا۔ عمران تھوڑی دیر پہلے ہی ہسپتال سے فارغ ہو کر دانش منزل پہنچا تھا۔

"یار ——— میں نے کوئی جرم تو نہیں کیا۔ سب مجھے ہی کوس رہے ہو۔ اگر تم کہو تو اس بار تمہارے لئے ٹرائی کروں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پہلی کوشش سے آپ نے سبق نہیں لیا۔ یہ تو آپ کی قسمت اچھی تھی کہ جس جگہ آپ کو گولی لگی۔ وہاں اندرونی جیکٹ میں سکے کا بیج پڑا تھا ——— اس لئے گولی کا پریشر کم ہو گیا۔ اور وہ صرف ایک پسلی توڑ کر اٹک گئی۔ ورنہ شاید دوسری کوشش کی نوبت ہی نہ آتی" ——— بلیک زیرو نے

ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— واقعی تمہاری بات درست ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ پہلی کوشش کے دوران تو جولیا نے ریوالور استعمال کیا تھا۔ اس بار وہ مشین گن سے کام لے گی ——— آخر ایکسٹو سے منگنی اور عام ممبر سے منگنی میں کچھ فرق تو ہونا ہی چاہیئے" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا۔ اچانک پاس پڑے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— بلیک زیرو نے مخصوص انداز میں کہا۔

"کیپٹن شکیل بول رہا ہوں جناب ——— ایک اطلاع دینی تھی آپ کو" ——— دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"تمہید ختم کرو ——— اطلاع دو" ——— بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا۔

"سر ——— آج میں نے دارالحکومت میں ایکریمیا کی سپیشل سروسز کے ٹاپ ایجنٹ گرام کو دیکھا ہے۔ اس کے اصل حلیے میں" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایکریمیا کے سپیشل سروسز کا ٹاپ ایجنٹ گرام" بلیک زیرو نے فقرہ دوہراتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا قریب بیٹھے عمران نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"کہاں دیکھا ہے تم نے اُسے ۔۔۔۔ پوری تفصیل بتاؤ۔" عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"سر ۔۔۔۔ میں ہوٹل برگنزا کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ میں نے گرام کو ایک کار میں بیٹھا دیکھا۔ اس کے ساتھ ایک اور غیر ملکی تھا۔ وہ اپنے اصل حلیے میں تھا ۔۔۔۔ میں اُسے دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کیوں کہ گرام ایکریمیا کا ایک ایسا ایجنٹ ہے۔ جس کی کسی بھی ملک میں موجودگی کسی بہت بڑے دھماکے کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے ۔۔۔۔ ملٹری سیکرٹ سروس میں رہتے ہوئے ایک بار اس سے میرا ٹکراؤ ہو چکا ہے اس لئے میں اُسے اچھی طرح پہچانتا ہوں" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے اس کا تعاقب کیا" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سر ۔۔۔۔ میں نے بڑی احتیاط سے اس کا تعاقب کیا۔ وہ دونوں ساؤتھ کالونی کی ایک کوٹھی میں گئے۔ اور سر ۔۔۔۔ میں نے ایک اور بات بھی نوٹ کی کہ کچھ اور لوگ بھی اس کا تعاقب کر رہے تھے۔ بس وہ اچانک ہی میری نظروں میں آ گئے" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل بتلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا تعاقب کرنے والے کون لوگ ہیں" ۔۔۔۔ عمران

نے پوچھا۔

"سر ۔۔۔۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے۔ وہ ایکریمی نہیں تھے۔ اور نہ ہی مقامی لوگ تھے۔ بہرحال تھے غیر ملکی۔ مجھے شک پڑتا ہے کہ یہ لوگ روسیاہی تھے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"روسیاہی ۔۔۔۔ کیا تمہیں یقین ہے" ۔۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یقین نہیں سر ۔۔۔۔ صرف شک ہے۔ کیوں کہ ان کی رنگت قدرے بدلی ہوئی تھی۔ یا تو وہ لوگ کافی عرصہ پاکیشیا میں گزار چکے ہیں اس لئے ان کی رنگت تبدیل ہو چکی ہے۔ یا پھر ہو سکتا ہے کہ ان کا تعلق ایشیا کے ہی کسی اور ملک سے ہو ۔۔۔۔ بہرحال خدوخال کے لحاظ سے وہ روسیاہی مشابہت رکھتے تھے۔ اس لئے میں نے اندازہ لگایا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"اب تم کہاں سے فون کر رہے ہو" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں آفیسرز کالونی سے آگے والے چوک کے پبلک فون بوتھ میں موجود ہوں" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"وہ تعاقب کرنے والے کہاں ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ وہیں ایک طرف رک گئے تھے۔ اور ان کے آڑ میں

رکنے کی وجہ سے ہی تو میں نے انہیں چیک کیا ہے۔“ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

”جس کوٹھی میں گرام گیا ہے اس کا پتہ“ ——— عمران نے پوچھا۔

”ننانوے آفیسرز کالونی جناب“ ——— کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

”اوکے ——— تم وہیں رکو۔ میں تنویر اور صدیقی کو بھیجتا ہوں۔ وہ اس کوٹھی کی نگرانی کریں گے۔ اور تم ان تعاقب کرنے والوں کا“ ——— عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے سر“ ——— کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اور پھر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”یس ——— جولیا سپیکنگ“ ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی خشک آواز ابھری۔

”ایکسٹو“ ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس سر“ ——— جولیا کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

”تنویر اور صدیقی کو آفیسرز کالونی کی کوٹھی نمبر ننانوے کی نگرانی کے لئے بھیج دو ——— وہاں ایکریمیا کے ایک ٹاپ ایجنٹ کی موجودگی کی اطلاع ملی ہے۔ انہیں انتہائی احتیاط سے نگرانی کرنی ہو گی ——— کیونکہ کچھ اور لوگ

نگرانی کر رہے ہیں اور ان نگرانی کرنے والوں کا خیال کیپٹن شکیل کرے گا“ ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”بہتر سر ——— میں ابھی ہدایات دے دیتی ہوں“ جولیا نے جواب دیا۔

”کیپٹن شکیل آفیسرز کالونی کے اگلے چوک پر موجود پبلک فون بوتھ کے قریب موجود ہو گا ——— وہ اس سے تفصیلات پوچھ لیں گے“ ——— عمران نے کہا، اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”بلیک زیرو ——— اس کوٹھی کے متعلق کیا رپورٹ ملی تھی جس میں فائرنگ ہوئی تھی، اور کے جی بی کے ایجنٹ ٹونی کی لاش ملی تھی“ ——— عمران نے رسیور رکھتے ہی بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”میں نے صفدر اور کیپٹن شکیل کی ڈیوٹی لگائی تھی۔ انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ کوٹھی میں دو گروہوں کے درمیان خوفناک لڑائی ہوئی ہے ——— اور کوٹھی کے اندر ایسی مشینری بھی دیکھی گئی ہے۔ جس سے کسی کے ذہن کو پڑھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں چند جدید قسم کے ٹرانسمیٹر بھی ملے ہیں ——— کوٹھی ہوٹل شوبرا کے مالک ڈگلس کی ملکیت بتائی جاتی ہے۔ اور ڈگلس کی لاش بھی وہیں سے ملی ہے“ ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

”پھر تم نے مزید کیا کارروائی کی ہے“ ——— عمران

نے پوچھا۔

"میں نے صفدر کی ڈیوٹی لگائی تھی۔ کہ وہ ہوٹل شوبرا سے ڈگلس کے متعلق مزید معلومات حاصل کرے ۔۔۔۔۔ ابھی تک اس نے کوئی رپورٹ نہیں دی "۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل خاصا ذہین آدمی ہے۔ اس سے گرام کے پہچاننے میں غلطی نہیں ہو سکتی ۔۔۔۔۔ اور ہو سکتا ہے تعاقب کرنے والوں کے سلسلے میں بھی اس کا شک درست ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ دو پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف یہاں کام کر رہی ہیں اور ہمیں معلوم ہی نہیں "۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"لیکن ایکریمیا کی سپیشل سروسز کا نام تو میں نے سنا ہوا ہے لیکن یہ گرام "۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"گرام اس کا ٹاپ ایجنٹ ہے اور انتہائی اہم مشن پر اسے تعینات کیا جاتا ہے ۔۔۔۔۔ یہ پہلے کبھی پاکیشیا نہیں آیا۔ اور اب پاکیشیا میں اس کی موجودگی ظاہر کر رہی ہے کہ معاملہ بہت اونچا ہی ہوگا۔ اور اگر روسیاہی ایجنٹوں کی موجودگی بھی ثابت ہو گئی تو مسئلہ اور بھی سیریس ہو جاتا ہے ۔۔۔۔۔ بہرحال ہمیں فوراً حرکت میں آجانا چاہیئے "۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن جب تک ان کے مشن کے متعلق معلوم نہ ہو۔ ہم

ہم صرف نگرانی ہی کر سکتے ہیں "۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے ۔۔۔۔۔ لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ ہمیں صرف ان کی نگرانی کی بجائے خود بھی کچھ کرنا چاہیئے۔ میرے خیال میں مجھے ڈگلس کے بارے میں خود معلومات حاصل کرنی چاہئیں ۔۔۔۔۔ یہ ڈگلس اس سارے کام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے "۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ۔۔۔۔۔ آپ نے اس کوٹھی کو گرام کے ساتھ کیسے منسلک کر لیا۔ ہو سکتا ہے وہ چکر اور ہو "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن ٹونی کی وہاں لاش ملنے کا مطلب ہے کہ ان پر حملہ آور یقیناً ان کی مخالف ٹیم ہو سکتی ہے اور اب گرام کی یہاں موجودگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ٹیم ایکریمیا کی ہی ہو سکتی ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اور اس بار عمران نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو "۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب "۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔۔۔ کیا رپورٹ ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"باس ۔۔۔۔۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے۔ لیکن ڈگلس کے بارے میں اس سے زیادہ اور کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ ایک

عیاش سرمایہ دار تھا۔ لیکن وہ کسی ایسے کام میں ملوث نہیں تھا۔ جسے جرائم کے دائرے میں لایا جا سکے"۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"تم نے یہ معلومات کیسے حاصل کیں"۔۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"وہاں کا ایک سپروائزر میرا دوست ہے۔ میں نے اُسے ٹٹولا تھا"۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔۔۔ اب تم ایک اور کام کرو۔ جولیا کو ساتھ لے کر کیفے شائی لاک جاؤ۔ وہاں ایسے لوگ اٹھتے بیٹھتے ہیں جن کا کسی نہ کسی طرح تعلق بیرون ملک سیکرٹ ایجنسیوں سے ہوتا ہے تم نے اس بات کی ٹوہ لینی ہے کہ آج کل کوئی غیر ملکی سیکرٹ ایجنسی خاص طور پر ایکریمیا اور روسیاہی یہاں کوئی اہم مشن کے لئے آئی ہوئی ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر"۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔ اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے۔ ہوٹل شوبرا میں مجھے خود جانا پڑے گا صفدر صحیح حالات تک نہیں پہنچ سکا۔۔۔۔۔ ڈگلس کے ساتھ ٹونی کی لاش ڈگلس کی کوٹھی میں ملنا۔ اور وہاں جدید ترین مشینوں کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ ڈگلس بھی روسیاہی ایجنٹ تھا۔۔۔۔۔ اور ظاہر ہے روسیاہی ایجنٹ خواہ مخواہ قتل نہیں ہوا کرتے۔ کوئی خاص ہی مسئلہ درمیان میں ہے!

...ن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر مڑ کر وہ تیز تیز ...م اٹھاتا آپریشن روم سے باہر نکل آیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک مختلف انداز کی کہانی

ہاٹ ناٹ

حصہ دوم

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- ایکریمیا کا نمبر ون ایجنٹ گرام اور روسیاہ کا نمبر ون ایج
فائٹر کی پاکیشیا میں موجودگی ___ نئے طوفانوں کا آغاز
- دونوں کو عمران اور سیکرٹ سروس سے ہٹ کر مشن مکمل کرنے
ہدایات۔ کیا واقعی عمران اور سیکرٹ سروس کو اس مشن
خبر نہ ہو سکی۔؟
- گرام اور فائٹر میں سے کون مشن میں کامیاب رہا۔؟
- کیا واقعی دونوں سپر پاورز کے نمبر ون ایجنٹ عمران
سیکرٹ سروس کو دھوکہ دے کر مشن مکمل کر سکے یا.....
- کیا عمران اور سیکرٹ سروس صرف خاموش تماشا
رہ گئی۔؟

ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک نئے انداز کی

ناشران: یوسف برادرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتا

گھنٹی کی آواز سنتے ہی فائٹر نے رسیور اٹھا لیا۔
یس ___ نمبر ون سپیکنگ" ___ فائٹر نے بدلے
ے لہجے میں کہا۔
اس ___ میں نمبر الیون بول رہا ہوں۔ میں نے
ہ کے متعلق مکمل رپورٹ حاصل کر لی ہے"
طرف سے ایک آواز سنائی دی۔
ہ کے ___ رپورٹ لے کر میرے پاس پہنچ جاؤ"
ہ کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔
ے پاکیشیا آئے ہوئے دو روز گزر چکے تھے۔ لیکن یہاں
ک کوئی امید افزا رپورٹ نہ ملی تھی ___ صرف اتنا
تھا کہ گرام تھامس کی رہائش گاہ میں داخل ہوا ہے۔
ے بعد وہ باہر نہیں آیا ___ گرام کی ساتھی لڑکی بدستور
ہ رہی ہے۔ اور اکیلی رہ رہی ہے۔ اسے گرام کا

کوئی فون نہیں ملا۔ چنانچہ اس نے تھامس کے متعلق تفصیلی ر[illegible]
حاصل کرنے کے احکامات دیئے تھے ـــــ کیوں کہ اُسے
تھامس بنیادی آدمی محسوس ہو رہا تھا۔ دراصل وہ صرف ا[illegible]
جاننا چاہتا تھا کہ گرام آخر یہاں کس مشن پہ آیا ہے ـــــ کی[illegible]
مشن کا پتہ چلنے کے بغیر وہ کوئی مثبت کارروائی نہ کر سکتا تھا۔
تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا۔ اور ایک لمبا تڑنگا نوجو[illegible]
اندر داخل ہوا ـــــ اس نے فائٹر کو بڑے مؤدبانہ [illegible]
میں سلام کیا۔
"بیٹھو نمبر الیون" ـــــ فائٹر نے سپاٹ لہجے میں ک[illegible]
اور آنے والا مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔
"اب تفصیل سے بتاؤ کیا رپورٹ ہے" ـــــ ف[illegible]
نے پوچھا۔
"باس ـــــ رپورٹ خاصی حیرت انگیز ہے۔ تھا[illegible]
ڈگلس کے ہوٹل شوبرا میں ملازم تھا۔ اور وہاں کے منیجر یہ خ[illegible]
تھا۔ اور مزید یہ کہ تھامس ایک پورے گروپ کا انچارج [illegible]
ایکشن گروپ کہا جاتا ہے ـــــ اور وہ اب ہوٹل چھوڑ چ[illegible]
اس نے استعفیٰ دے کر یہ تاثر دیا کہ وہ بیرون ملک جا ر[illegible]
لیکن وہ اپنی رہائش گاہ میں موجود ہے ـــــ اس [illegible]
رپورٹ سے میں نے یہی محسوس کیا ہے کہ دراصل تھام[illegible]
کے مقامی ایجنٹوں کا سربراہ ہے۔ اور ڈگلس کی کوٹھی [illegible]
تھامس اور اس کے گروپ نے کیا ـــــ اور وہاں [illegible]

ان سب کو قتل کر کے مادام اور اس کے گروپ کی لڑکیوں کو
لے اڑنے میں کامیاب ہو گئے" ـــــ نمبر الیون نے تفصیلی
رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ ـــــ یہ تو بڑی اہم رپورٹ ہے۔ کیا اس تھامس کو
[illegible]اکر کے یہاں لایا جا سکتا ہے" ـــــ فائٹر نے چند لمحے
[illegible]وچنے کے بعد کہا۔
"ہو تو سکتا ہے باس ـــــ لیکن اس کے لئے ہمیں کھل
[illegible]سامنے آنا پڑے گا۔ تھامس کی رہائش گاہ پر زوردار حملہ کرنا
[illegible]" ـــــ نمبر الیون نے جواب دیا۔
[illegible]نہیں ـــــ فی الحال کھل کر سامنے آنا مناسب نہیں ہے
[illegible]و صرف مشن کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں" ـــــ فائٹر
[illegible]انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"تو پھر اس کی ایک اور صورت بھی ہو سکتی ہے باس"
[illegible]لیون نے کہا۔
[illegible]وہ کیا" ـــــ فائٹر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
[illegible]ہم اس کوٹھی میں ایسا مائیک پہنچا دیں جو اندر ہونے والی
[illegible]گفتگو ٹرانسمٹ کر سکے ـــــ اور انہیں معلوم بھی نہ ہو
[illegible]ہمارے پاس پریشر آرک نامی ایسا آلہ موجود ہے۔ جسے
[illegible]بنچ رائفل کی مدد سے کوٹھی کے اندر پہنچایا جا سکتا ہے۔
[illegible]طاقت در ہے کہ پوری کوٹھی کو کور کر سکتا ہے ـــــ اور
[illegible]وہ اتنا چھوٹا ہے کہ اُسے چیک [illegible]

نمبر الیون نے کہا۔

"اوہ ___ ویری گڈ ___ پرلیشر آرک واقعی بے حد مناسب رہے گا ___ اوہ ___ ویری گڈ ___ تم نے بہت اچھی تجویز بتائی ہے۔ اس طرح ہم بڑی آسانی سے اصل راز حاصل کر سکتے ہیں۔" ___ فائٹر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اجازت ہے باس ___ یہ مائیک استعمال کر لیا جائے۔" ___ نمبر الیون نے کہا۔

"ہاں ___ بالکل ___ لیکن اس کام میں احتیاط کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ انہیں شک بالکل نہیں ہونا چاہیئے۔" فائٹر نے کہا۔ اور نمبر الیون سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد فائٹر چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھ وہ اٹھا اور لباس بدلنے کے لئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑ گیا ___ اس نے شہر کی سیر کا پروگرام بنایا تھا۔ اس اس کا مقصد ایک تو شہر کے علاقوں اور راستوں سے وا حاصل کرنا تھا ___ دوسرا وہ یہاں کے لوگوں کو قریب دیکھنا چاہتا تھا تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ یہاں کے لوگ عام سوچ کیا ہے ___ کیونکہ ترقی یافتہ ممالک میں ذرا ذرا سی بات پر پولیس سے رابطہ قائم کر لیتے ہیں۔ طرح مشن کے دوران خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا

ب کہ اسے یہ رپورٹ ملی تھی کہ پس ماندہ ملکوں کے لوگ پولیس کے پاس جاتے ہوئے گھبراتے ہیں ___ اور اہم ترین واقعات کو بھی بے تعلقی کے انداز میں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ اس رپورٹ کو خود چیک کرنا چاہتا تھا تاکہ مشن کے دوران اگر کوئی ایسا واقعہ پیش آئے تو وہ لوگوں کی نفسیات کو سامنے رکھ کر کام کر سکے۔

چنانچہ تھوڑی ہی دیر بعد وہ ایک مقامی ایجنٹ جسے عرف عام میں ڈاکٹر کہا جاتا تھا۔ اپنے ساتھ بٹھائے رہائش گاہ سے نکل آیا ___ اس نے ڈاکٹر کو اپنا مقصد بتا دیا تھا۔ اسی لئے ڈاکٹر اسے راستوں اور اہم بلڈنگوں کے بارے میں ساتھ ساتھ بتاتا جا رہا تھا۔ اسی طرح انہوں نے تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل ڈرائیونگ کی ___ اور فائٹر نے دارالحکومت کی اہم سڑکیں ذہن میں رکھ لیں۔

"یہاں کوئی بار ہو تو وہاں چلو۔" ___ فائٹر نے کہا۔

"یہاں قانونی طور پر بار وغیرہ منع ہیں۔ البتہ چند ایسی جگہیں ہیں جہاں بظاہر کافی اور چائے ملتی ہے ___ لیکن درپردہ ہر چیز مل جاتی ہے۔" ___ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"او۔ کے ___ وہیں چلو۔" ___ فائٹر نے کہا۔ اور ڈاکٹر نے کار اگلے چوک سے دائیں طرف والی سڑک پر موڑ دی۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس نے کار ایک جدید قسم کی عمارت کے کمپاؤنڈ میں موڑ دی ___ وہاں پہلے ہی بے شمار کاریں

اور موٹر سائیکل موجود تھے۔ باہر کیفے شائی لاک کا نیون سائن
جگمگا رہا تھا۔

"یہ ایسا کیفے ہے جہاں ہر قسم کی چیز وافر مقدار میں مل
جاتی ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا۔ اور پھر وہ دونوں کیفے
شائی لاک کے ہال میں داخل ہو گئے۔ اندر خاصا رش تھا۔
لیکن لوگوں کا انداز خاصا مہذبانہ تھا۔۔۔۔ غیر ملکیوں کی تعداد
خاصی تھی۔ وہ دونوں چلتے ہوئے ایک خالی میز پر جا بیٹھے۔
دوسرے لمحے ایک ویٹر ان کے پاس پہنچ گیا۔

"آرڈر سر"۔۔۔۔ ویٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں
کہا۔

"سپیشل آرڈر دینا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے ویٹر سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے سر"۔۔۔۔ ویٹر نے بھی مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

"سر۔۔۔۔ کیا پئیں گے"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے فائٹر سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"واڈکا مل جائے گی"۔۔۔۔ فائٹر نے پوچھا۔

"واڈکا۔۔۔۔ نو سر۔۔۔۔ واڈکا ہمارے پاس نہیں
ہے"۔۔۔۔ اس بار ویٹر نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے۔۔۔۔ بلیک ہارس لے آؤ"۔۔۔۔ فائٹر
نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور ویٹر تیزی سے

واپس مڑ گیا۔

"تم تو کہتے تھے کہ یہاں ہر چیز مل جاتی ہے"۔۔۔۔ فائٹر
نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"سر۔۔۔۔ واڈکا یہاں کوئی نہیں پیتا۔ کیونکہ یہ گرم
ملک ہے۔ اس لئے یہاں نہیں رکھی جاتی"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے
مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

اسی لمحے ویٹر نے بلیک ہارس کی بوتل اور دو جام لا کر میز
پر رکھ دیئے۔ اور ڈاکٹر نے بوتل کھول کر جام بھرنے شروع
کر دیئے۔

"تم تو کہتے تھے کہ اس ملک میں بار بند ہیں۔ چوری چھپے
سب کچھ ہوتا ہے۔ مگر یہاں تو کھلے عام سب کچھ ہو رہا ہے"۔
فائٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کیفے نے غیر ملکیوں کو شراب فروخت کرنے کا خصوصی
اجازت نامہ لے رکھا ہے۔۔۔۔ مقامی لوگوں کو البتہ چوری
چھپے مہیا کی جاتی ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔ اور
فائٹر نے سر ہلاتے ہوئے جام اٹھا کر منہ سے لگا دیا۔ ایک
گھونٹ پی کر اس نے جام میز پر رکھا اور پھر اس نے اردگرد
بیٹھے ہوئے لوگوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔۔۔۔ اس کی
تیز نظریں ہر آدمی کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔ خاص طور پر
مقامی افراد کا وہ زیادہ غور سے جائزہ لے رہا تھا۔۔۔۔ ساتھ
ساتھ شراب بھی پی رہا تھا۔ وہ مسلسل پیتے رہے۔ جب

بوتل ختم ہونے کے قریب آئی۔ تو فائٹر نے ڈاکٹر کو اپنا جام
بھرنے سے منع کر دیا۔
"بس کافی ہے" ــــــ فائٹر نے کہا۔ اور ڈاکٹر نے
بھی اپنا جام نہ بھرا۔ بلکہ ویٹر کو بلا کر اس نے بل ادا کیا۔ اور
پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے ــــــ اور پھر تیز تیز قدم
اٹھاتے کیفے سے باہر آ گئے۔
"اب کیا حکم ہے سر" ــــــ ڈاکٹر نے پوچھا۔
"واپس رہائش گاہ پر چلو۔ بلیک ہارس نے مزہ نہیں دیا
میں جب تک واڈکا نہیں پیوں گا چین نہیں آئے گا"
فائٹر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر نے سر
ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے اپنی رہائش گاہ کی
طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ــــــ اور فائٹر ادھر ادھر دیکھ رہا
تھا کہ اچانک وہ چونک پڑا۔ اس کی تیز نظریں بیک مرر پر
جم گئیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کی آواز سنائی دی۔ لہجے میں
سانپ کی سی پھنکار تھی۔
"ہمارا تعاقب ہو رہا ہے ڈاکٹر"
"جی ــــــ تعاقب ہمارا" ــــــ ڈاکٹر نے بری طرح
چونکتے ہوئے کہا۔
"ہاں ــــــ نیلے رنگ کی کار کو میں کافی دیر سے اپنے پیچھے
دیکھ رہا ہوں۔ گو یہ لوگ بے حد محتاط ہیں۔ لیکن میری نظروں

سے نہیں بچ سکتے" ــــــ فائٹر نے غراتے ہوئے کہا۔
"پھر سر ــــــ کیا حکم ہے۔ انہیں جھٹک دیا جائے"
ڈاکٹر نے کہا۔
"نہیں ــــــ کسی ویران سڑک پر چلو۔ میں دیکھنا چاہتا
ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں۔ اور کیوں ہمارا تعاقب کر رہے
ہیں۔ میں تو آج پہلی بار یہاں آیا ہوں ــــــ کیا تم ان کی
نظروں میں مشکوک ہو" ــــــ فائٹر نے کہا۔
"نہیں سر ــــــ میں تو ویسے بھی بالکل الگ تھلگ رہتا
ہوں۔ میرا کام صرف معلومات مہیا کرنا ہے اور بس۔ میرے
مشکوک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" ــــــ ڈاکٹر نے
ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔
اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک ایسی سڑک پر موڑ
دی جس طرف ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی ــــــ کیوں کہ
یہ سڑک آگے جا کر ایک پہاڑی کے دامن میں ختم ہو جاتی تھی۔
نیلے رنگ کی کار بھی ان کے پیچھے ہی اس سڑک پر مڑی تھی۔
اور فائٹر کے لبوں پر طنزیہ سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اس
نے بغل میں لٹکا ہوا اپنا ریوالور نکالا اور پھر اس کا سیفٹی کیچ
کھینچ کر اس نے ڈاکٹر کو کار ایک طرف روکنے کے لئے کہا۔
اور ریوالور کو جیب میں ڈال کر اس نے دروازہ کھول کر باہر
چھلانگ لگا دی ــــــ باہر چھلانگ لگاتے ہی وہ تیزی
سے سڑک کے درمیان پہنچ گیا۔ اور اس نے دونوں ہاتھ سر

سے اوپر اٹھا لیئے۔ جیسے وہ پیچھے آنے والی نیلی کار کو روکنا چا
ہو۔ اور نیلی کار اس کے قریب آ کر رک گئی ——— اس کا
ڈرائیونگ سیٹ پہ ایک مقامی آدمی تھا جب کہ ساتھ والی
سیٹ پہ ایک غیر ملکی لڑکی تھی۔ مقامی آدمی خاصا وجیہہ اور
سمارٹ سا تھا۔ اس لئے وہ ڈرائیور نہ لگتا تھا۔

کار رکتے ہی فائیٹر تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھا۔

"جی فرمایئے" ——— مقامی آدمی نے کھڑکی میں سے اُسے
قریب آتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

اور اب فائیٹر پہچان گیا تھا کہ یہ دونوں ہی کیفے شائی لاک
میں اس کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔

"تم میرا تعاقب کیوں کر رہے ہو۔ کیا میں قاتل ہوں۔ خونی
ہوں۔ ڈاکو ہوں" ——— فائیٹر نے قریب جا کر مقامی آدمی کو
گریبان سے پکڑ کر غصے بھرے لہجے میں کہا۔

مگر دوسرے لمحے وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا۔ کیوں کہ مقامی آدمی
نے بڑی مہارت سے اُسے اس طرح پیچھے کی طرف دھکیل دیا
تھا کہ وہ خود بھی نہ سمجھ سکا تھا۔ کہ اس نے ایسا کس طرح
کیا ہے۔

دوسرے لمحے وہ مقامی کار کا دروازہ کھول کر باہر کو نکلنے لگا
ہی تھا کہ فائیٹر نے بڑی پھرتی سے ریوالور نکال لیا۔ مگر اُسی لمحے
دھماکہ ہوا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔ مگر اس
کے ساتھ ہی اس کی پشت سے دھماکہ ہوا ——— اور اس با

اس نے کار کی دوسری طرف سے اس غیر ملکی لڑکی کو ہاتھ جھٹکتے
ہوئے دیکھا ——— اور وہ ایک لمحے میں ساری صورت حال
سمجھ گیا تھا۔ کہ لڑکی نے دوسری طرف سے اونچا ہو کر کار کی
چھت سے فائر کر کے اس کا ریوالور اڑا دیا تھا اور اس کے
ساتھی ڈاکٹر نے جوابی فائر کر کے اس لڑکی کا ریوالور اڑا
دیا تھا۔

مقامی آدمی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا تھا۔ اور فائیٹر کے
اعصاب تن گئے ——— مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا جب
اس نے مقامی آدمی کے ہاتھ میں ریوالور دیکھا۔

"اگر کوئی حرکت کی تو" ——— مقامی آدمی نے غراتے
ہوئے کہا۔ اور پھر اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا۔ اور
اس کے ساتھ ہی اس کے ریوالور سے دھماکہ ہوا۔ اور فائیٹر کو
اپنے پیچھے چیخ سنائی دی ——— مگر فائیٹر مقامی آدمی کا
ہاتھ اونچا ہوتے ہی کسی وحشی سانڈ کی طرح مقامی آدمی سے
ٹکرایا۔ اور مقامی آدمی اڑتا ہوا اپنی کار سے جا ٹکرایا۔ اور فائیٹر
تیزی سے اس پر جھپٹا ——— اور پھر اس نے مقامی آدمی کو
سنبھلنے سے پہلے گردن سے پکڑا اور وہ دوسرے لمحے وہ اس
کے سر کے اوپر سے اٹھتا ہوا اس کی اپنی کار کے قریب ایک
درخت سے جا ٹکرایا ——— اور فائیٹر اُسے گرا کر بجلی کی سی تیزی
سے پلٹا اور پھر اس کا جسم جیسے فضا میں اڑتا ہوا کار کے اوپر سے
ہو کر دوسری طرف کھڑی غیر ملکی لڑکی سے جا ٹکرایا۔ جس کے

ہاتھ میں ایک مشین گن تھی ۔ جو اس نے شاید فرنٹ سیٹ کے
نیچے سے نکال لی تھی ——— غیر ملکی لڑکی چیختی ہوئی پشت کے
بل زمین پر گری اور فائیٹر نے اس پر چھلانگ لگائی ۔ مگر لڑکی نے
بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدلی اور پھر جیسے ہی فائیٹر کے ہاتھ
زمین سے لگے ۔ لڑکی کا گھٹنا پوری قوت سے اس کے پہلو
میں لگا ——— اور فائیٹر چیختا ہوا پہلو کے بل گرا ۔ اور لڑکی
نے اٹھ کر اس پر چھلانگ لگائی ۔ لیکن اسی لمحے فائیٹر کی لات
نیم دائرے کی صورت میں گھومتی ہوئی پوری قوت سے لڑکی
کے سینے پر پڑی ——— اور لڑکی اچھل کر زمین پر گری ۔ اور
دوسرے لمحے اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے ۔ سینے
پر پڑنے والی خوفناک ضرب نے اس کا سانس روک دیا
تھا ۔ اور وہ بے حس و حرکت ہو گئی تھی ۔

فائیٹر اس کے بے حس و حرکت ہوتے ہی اچھل کر کھڑا ہوا ۔
لیکن دوسرے لمحے کوئی جسم بندوق سے نکلی ہوئی گولی کی
طرح اس سے آن ٹکرایا ——— اور فائیٹر اس زوردار دھکے
سے زمین پر گر پڑا ۔ اور اس سے ٹکرانے والا جسم لڑھکتا ہوا
اس کے ساتھ گرا ۔ فائیٹر نے نیچے گرتے ہی تیزی سے کروٹ
بدلی ——— اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم کمان کی طرح مڑا
اور وہ الٹی قلابازی کھا کر سیدھا ہوا اور اس کی اس قلابازی
نے اس مقامی آدمی کو چیخ مار کر پیچھے گرنے پر مجبور کر دیا ۔ اس
کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے اس مقامی کی کھوپڑی پر

پڑی تھیں ۔ فائیٹر اچھل کر کھڑا ہوا ۔ اور پھر وہ اس مقامی آدمی پر
جھپٹا جو اس کی ضرب کھا کر پشت کے بل گرا تھا ——— لیکن
مقامی آدمی بھی لڑائی کے فن میں خاصا ماہر تھا ۔ کیوں کہ نیچے
گرتے ہی اس کا جسم نیم دائرے کی صورت میں گھوم گیا ۔ اور
فائیٹر جیسے ہی اس جگہ پہنچا جہاں ایک لمحہ پہلے مقامی آدمی کا
جسم موجود تھا ——— مقامی کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی
تیزی سے گھومتی ہوئیں واپس آئیں اور فائیٹر کے پہلو پر اس
زوردار طریقے سے پڑیں کہ وہ لڑکھڑا کر بھاگتا ہوا نیلے رنگ
کی کار سے جا ٹکرایا ——— اس نے دونوں ہاتھ کار سے ٹیک
کر اپنے آپ کو بچایا ۔ اور پھر تیزی سے مڑا ۔ لیکن اسی لمحے
وہ چونک کر سیدھا ہو گیا ——— کیوں کہ ڈاکٹر نے اس اٹھتے
ہوئے مقامی کی ٹانگیں پکڑ کر اچانک گھسیٹ لی تھیں ۔ اور وہ
منہ کے بل زمین پر گرا تھا ۔ اس مقامی نے پہلے جس جسم کو
اس پر پھینکا تھا وہ ڈاکٹر کا ہی تھا ——— لیکن ڈاکٹر پوری
طرح بے ہوش نہ ہوا تھا یا پھر اسے اسی وقت ہوش آ گیا
تھا ۔ مقامی آدمی کی ٹانگیں چوں کہ اچانک کھینچی گئی تھیں ۔ اس
لئے وہ اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا ——— اور اس کا چہرہ پوری
قوت سے زمین سے جا ٹکرایا ۔ اسی لمحے فائیٹر نے دوڑ کر پوری
قوت سے اس کے سر پر بوٹ کی ٹھوکر ماری اور مقامی آدمی کا
جسم ایک لمحے کے لئے تڑپ کر بے حس و حرکت ہو گیا ۔
فائیٹر اسے بے حس و حرکت ہوتے دیکھ کر اس مشین گن

کی طرف دوڑا۔ جو اس غیر ملکی لڑکی کے ہاتھ سے نکل کر دور پڑی ہوئی تھی۔

"باس ــــ پلیز نکل چلیں۔ اتنا کافی ہے" ــــ ڈاک نے اُسے مشین گن کی طرف دوڑتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"میں ان دونوں کو قتل کر دوں گا" ــــ فائیٹر نے مشین پر جھپٹتے ہوئے کہا۔

"باس ــــ یہاں کی پولیس اور انٹیلی جنس حرکت میں جائے گی۔ غیر ملکی لڑکی کا قتل ہماری جان کے لئے عذاب بن جائے گا" ــــ ڈاکٹر نے چیخ کر کہا۔

اور فائیٹر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سر ہلاتے ہوئے ایک طرف پھینک دی ــــ ڈاکٹر کی بات اس کی عقل میں آگئی تھی کہ غیر ملکی لڑکی کا قتل واقعی ایک ہنگامہ برپا کر دے گا۔ خالی مقامی آدمی ہوتا تو کوئی بات نہ تھی۔

"لیکن یہ کون ہیں ــــ یہ تو پتہ چلے" ــــ فائیٹر نے لڑکی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے تیزی سے اس کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن وہاں سوائے کچھ رقم کے اور کوئی خاص چیز نہ تھی۔ ڈاکٹر نے اسی دوران مقامی آدمی کی تلاشی لے ڈالی ــــ لیکن اس کی جیب میں بھی سوائے پرس کے جس میں نوٹ موجود تھے اور کوئی چیز نہ نکلی۔

"باس ــــ میں نے کار کا نمبر نوٹ کر لیا ہے۔ اس

کے ذریعے ہم آسانی سے اس کے متعلق معلوم کر لیں گے" ــ ڈاکٹر نے کہا۔

"اوہ ــــ اچھا ٹھیک ہے۔ میں بھی فی الحال کسی چکر میں الجھنا نہیں چاہتا۔ آؤ تم تو زخمی بھی ہو" ــــ فائیٹر نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔ جس کا چہرہ بری طرح سوجا ہوا تھا اور سر سے بھی خون بہہ رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں سر ــــ زندگی بچ گئی یہی کافی ہے" ــ ڈاکٹر نے جواب دیا۔ اور پھر وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے اپنی کار میں بیٹھے ــــ اور دوسرے لمحے ان کی کار تیزی سے مڑ کر واپس شہر کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر اس بار فائیٹر تھا ــــ اس نے خود ہی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔ اور ڈاکٹر ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے رومال نکال کر اپنے چہرے کو اس طرح صاف کرنا شروع کر دیا تھا کہ دیکھنے والوں کی نظریں اس کے زخمی چہرے پر نہ پڑ سکیں۔

دروازہ کھلا اور ڈاکٹر سلطان نے چونک کر سر اٹھایا۔ دروازے سے چیف سیکورٹی آفیسر عالم گیر اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک وڈیو کیسٹ تھی۔

"کیا بات ہے عالم گیر" ——— ڈاکٹر سلطان نے چونک کر پوچھا۔ کیوں کہ چیف سیکورٹی آفیسر کا یوں بغیر اطلاع دیئے اچانک اندر آنا کسی خاص بات کی نشاندہی کرتا تھا ——— ڈاکٹر سلطان اس نیوکلر لیبارٹری کے انچارج تھے۔

"سر ——— ایک خاص بات ہے۔ جو میں سب سے پہلے آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ پلیز ذرا پروجیکٹر روم تک چلیئے" ——— عالم گیر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور ڈاکٹر سلطان سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور ساتھ والی دیوار میں موجود ایک دروازے کو کھول کر ملحقہ کمرے میں آ گئے ——— یہ ان کا ریٹائرنگ روم

ی تھا اور ساتھ ہی یہاں وہ مختلف ذاتی تجربات بھی کرتے رہتے
تھے۔ ویسے سرکاری طور پر اسے پروجیکٹر روم کہا جاتا تھا۔ کیوں
کہ یہاں ایک جدید ترین پروجیکٹر بھی موجود تھا ——— عالم گیر ان
کے پیچھے پیچھے اندر آیا اور پھر اس نے مڑ کر دروازہ بند کر کے
کنی چڑھا دی اور آگے بڑھ کر اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا وڈیو کیسٹ
پروجیکٹر میں ڈال کر اس کا بٹن آن کر دیا ——— دوسرے لمحے
سامنے کی دیوار پر سکرین سی روشن ہو گئی۔ عالم گیر نے سوئچ
بورڈ پر ہاتھ مارا اور کمرے میں جلنے والا اکلوتا بلب بجھ گیا۔ دوسرے
لمحے سکرین پر ایک منظر ابھرا ——— کہ جیپ ایک کوٹھی کے
دروازہ پر رکی۔ اور پھر ایک آدمی نے اتر کر پھاٹک کی کال بیل
بجائی۔ چند لمحوں بعد ایک ملازم باہر آیا۔ اس نے جیپ کے قریب
کر سلام کیا اور رسمی کلمات کی ادائیگی کے بعد جیپ آگے بڑھ
گئی ——— اور جیپ سے اترنے والا شخص اس ملازم کے ساتھ
اندر چلا گیا۔ فلم چلتی رہی اور ڈاکٹر سلطان خاموشی سے دیکھتا رہا۔
پھر اس وقت سکرین یک لخت صاف ہو گئی۔ جب اس آدمی کے
کیٹ میں اچانک درد اٹھا ——— چند لمحوں بعد سکرین پر ستائیس
منٹ کے حروف ابھرے اور اس کے بعد فلم دوبارہ چلنے لگی۔
اب وہ آدمی کوٹھی میں موجود دوسرے آدمی کے ساتھ بیٹھا ہنس
ہنس کر باتیں کر رہا تھا ——— اسی لمحے عالمگیر نے پروجیکٹر کا
بٹن آف کر دیا۔ اور ساتھ ہی بلب بھی روشن کر دیا۔ اور پروجیکٹر
میں سے وڈیو کیسٹ نکال لیا۔

"کیا ہوا ـــــ میری تو سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی ۔ کیا ہے
اس فلم میں ۔ ستائیس منٹ کا وقفہ ۔ ظاہر ہے اس کے پیٹ میں
درد اٹھا تھا وہ لیٹرین گیا اور ستائیس منٹ لگ ہی گئے ہوں گے
ڈاکٹر سلطان نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے عالم گیر سے مخاطب
ہو کر کہا ۔

"باس ـــــ چند باتیں خلاف معمول ہیں جو میرے ذہن
میں کھٹک رہی ہیں ۔ یہ شخص شمس محمود ہے ۔ اور جس کوٹھی میں
گیا ہے وہ ایک سرکاری آفیسر برنی کی ہے ۔ جس کا وہ دوست
ہے ـــــ آپ نے محسوس کیا کہ برنی کی حرکات معمول سے ہٹی
ہوئی تھیں ۔ جس پر شمس محمود بار بار چونک رہا تھا ۔ چلو اس کا
جواز یوں بن جاتا ہے کہ برنی کو کوئی دفتری الجھن تھی ـــــ لیکن
آپ نے محسوس کیا کہ شمس کے پیٹ میں شدید درد اٹھا ۔ اور
یہ مروڑ اس قدر شدید تھا کہ شمس کو ستائیس منٹ لیٹرین میں رہنا
پڑا ـــــ لیکن آپ نے بعد میں محسوس کیا کہ وہ یوں ہنس ہنس
کر باتیں کر رہے تھے جیسے شمس بیمار ہی نہ ہوا ہو ۔ حالاں کہ انہیں
فوراً ڈاکٹر کو بلانا چاہیئے تھا یا کم از کم اس قدر شدید مروڑ کے
بعد شمس کو کسی بیڈ پر پڑا ہونا چاہیئے تھا ـــــ لیکن شمس اسی
طرح ہشاش بشاش بیٹھا باتیں کر رہا ہے ۔ حالاں کہ اس قدر
شدید مروڑ کے بعد انسان کمزوری اور تکلیف سے بری
طرح نڈھال ہو جاتا ہے ـــــ اور یہ شمس ایسی جگہ تعینات
ہے کہ جہاں ہمارے تمام قیمتی آلات اور فارمولے سٹاک ہیں ۔

وہ جنرل سٹاک روم کا انچارج ہے ۔ اس لحاظ سے اس کی
پوسٹ انتہائی اہم ہے " ـــــ عالم گیر نے کہا ۔
"اوہ ـــــ گڈ ـــــ تم واقعی بے حد ذہین ہو ۔ جو باتیں
میں نے سوچی ہیں وہ سرسری طور پر تو ذہن میں آتی ہی نہیں ۔ لیکن
اس سے تم نے کیا نتیجہ نکالا ہے " ـــــ ڈاکٹر سلطان نے
چونکتے ہوئے کہا ۔ اب ان کے چہرے پر بھی تشویش کے
آثار نمایاں ہو گئے تھے ۔
"سر ـــــ اس کا مطلب ہے کوئی گڑبڑ ہوئی ہے ۔ اب
مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ گڑبڑ کیا ہو سکتی ہے ۔ اس لئے میں نے
سوچا کہ آپ کو رپورٹ کر دوں ـــــ اس کے بعد آپ جیسے
آپ مناسب سمجھیں " ـــــ عالم گیر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔
"یہ شمس ابھی تک وہیں ہے " ـــــ ڈاکٹر سلطان نے
چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا ۔
"جی ہاں ـــــ کل صبح جیپ جائے گی ۔ تو یہ اُسے لے آئے
گی " ـــــ عالم گیر نے جواب دیا ۔
"میرے خیال میں ہم اسے باہر ہی چیک کر لیں تو زیادہ
بہتر ہے " ـــــ ڈاکٹر سلطان نے کہا ۔
"جی درست ہے ـــــ لیکن اس کا کیا طریقہ کار ہو گا ۔ کیا
شمس کو فون کیا جائے " ـــــ عالم گیر نے کہا ۔
"فون پر کیا کہیں گے " ـــــ ڈاکٹر سلطان نے
کہا ۔

کوئی ایسی بات جس سے پتہ چل سکے کہ گڑبڑ کیا ہے “۔
عالمگیر نے گول مول سا جواب دیا۔ شاید بات اس کے ذہن میں بھی واضح نہ تھی۔

”نہیں ـــــ اگر کوئی گڑبڑ ہوئی بھی سہی تو وہ محتاط ہو جائیں گے۔ اور اگر کوئی گڑبڑ نہ ہوئی تو خواہ مخواہ ہمارا ایک آدمی پریشان ہوگا۔ اس کے لئے کوئی اور طریقہ سوچنا پڑے گا۔ پہلے یہ تو سوچا جائے کہ آخر گڑبڑ ہے کیا ـــــ تاکہ اس کے مطابق چیکنگ کی جائے “ ـــــ ڈاکٹر سلطان نے کہا۔

”جہاں تک میرا ذہن کام کرتا ہے سر ـــــ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جو شمس لیٹرین گیا تھا۔ بعد میں وہ شمس سامنے نہیں آیا تھا ـــــ عالمگیر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر سلطان اس کی بات سن کر یوں چونکے جیسے کرسی میں کرنٹ آگیا ہو۔

”کک ـــــ کک ـــــ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسا تو ناممکن ہے۔ وقفے کے بعد بھی تو شمس ہی سامنے آیا ہے “ ـــــ ڈاکٹر سلطان نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سر ـــــ میں نے سیکورٹی کی خصوصی تربیت حاصل کی ہوئی ہے۔ اس لئے ایسا ہونا میری نظر میں ناممکن نہیں۔ اور اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو یہ ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے “ ـــــ عالمگیر نے مؤدبانہ انداز میں جواب

دیتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر سلطان آنکھیں پھاڑے عالمگیر کو گھورتے رہ گئے۔

”اوہ ـــــ اگر ایسا ہے تو پھر یہ تو انتہائی خوفناک مسئلہ ہے۔ انتہائی اہم ـــــ ہمارے تمام حفاظتی انتظامات دھرے کے دھرے رہ سکتے ہیں۔ اس کی چیکنگ کیسے ہو سکتی ہے “۔ ڈاکٹر سلطان نے کہا۔

”جیسے آپ حکم کریں۔ اور سر ـــــ اگر ایسا ہے تو پھر یہ خوفناک بین الاقوامی سازش ہو سکتی ہے۔ انتہائی خوفناک۔ عام مجرم اس قسم کے اقدامات نہیں کر سکتے “ ـــــ عالمگیر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”بین الاقوامی سازش ـــــ اوہ ـــــ پھر تو ہمیں بے حد محتاط رہنا ہوگا۔ انتہائی محتاط۔ آج تو تم نے شمس کو چیک کر لیا۔ لیکن کل کسی اور شمس کو چیک بھی نہیں کیا جا سکتا ـــــ میرے خیال میں یہ کیس سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا جائے۔ اس طرح کل ہم پر کوئی الزام نہ آسکے گا “ ـــــ ڈاکٹر سلطان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”مگر سر ـــــ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمارا شبہ غلط ثابت ہو۔ ایسی صورت میں تو سیکرٹ سروس کے سامنے ہماری سیکورٹی کا بھرم ختم ہو جائے گا ـــــ اور بحیثیت چیف سیکورٹی آفیسر سارا عتاب مجھ پر پڑے گا “ ـــــ عالمگیر نے پریشان لہجے میں کہا۔ اسے شاید خواب میں بھی یہ تو

نہ تھی کہ ڈاکٹر سلطان سیکرٹ سروس کو ریفر کرنے کا بھی سوچ سکتے ہیں۔

"ہاں ـــــ یہ بات تو ہے۔ پھر کیا کیا جائے۔ اوہ ٹھہرو۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ ڈاکٹر داور نے ایک میٹنگ میں کسی عمران کے متعلق بتایا تھا کہ اس نے ان کی لیبارٹری کو ایک انتہائی خوفناک سازش سے بچایا تھا ـــــ اور اس کا کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے نہیں ہے" ـــــ ڈاکٹر سلطان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ پرائیویٹ جاسوس ہے۔ مگر سر ـــــ اس قدر اہم لیبارٹری کے سلسلے میں ہم پرائیویٹ آدمی سے تو بات ہی نہیں کر سکتے یہ بھی تو جرم ہے" ـــــ عالم گیر نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں پریشانی تھی۔

"اوہ ـــــ تو پھر کیا کیا جائے۔ آخر اس کا کیا حل ہے"۔ ڈاکٹر سلطان نے بری طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے طور پر اس کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔ کل جیسے ہی یہ شمس واپس آئے ہم اس کی کڑی نگرانی کریں۔ اور شبہ ہونے کی صورت میں اُسے گرفتار کر کے اس سے پوچھ گچھ کی جائے ـــــ اور پھر اس کے بیان کی روشنی میں آئندہ اقدامات کئے جائیں" ـــــ عالم گیر نے اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ میں کسی مشکوک آدمی کو لیبارٹری میں داخل

ہونے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اب جب کہ شمس کے بارے میں ہم مشکوک ہو چکے ہیں ـــــ اب اس کا لیبارٹری میں داخل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آؤ میرے ساتھ ـــــ میں ڈاکٹر داور سے بات کرتا ہوں۔ وہ ان معاملات میں بے حد تجربہ کار واقع ہوئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس کا کوئی اچھا حل نکال لیں گے" ـــــ ڈاکٹر سلطان نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

اور پھر وہ عالم گیر کو لئے ہوئے اپنے دفتر میں آ گئے۔ انہوں نے عالم گیر کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر میز پر پڑے ہوئے ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھایا اور فون ڈائری میں سے نمبر دیکھ کر انہوں نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ پی۔ اے۔ ٹو ڈاکٹر داور پلیز" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر داور سے بات کراؤ ـــــ میں ڈاکٹر سلطان بول رہا ہوں" ـــــ ڈاکٹر سلطان نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ ہولڈ آن کیجئے" ـــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

اور چند لمحوں کے بعد کلک کی آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر داور کی آواز رسیور پر ابھری۔

"یس ـــــ ڈاکٹر داور سپیکنگ" ـــــ ڈاکٹر داور کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"ڈاکٹر داور ـــــ میں ڈاکٹر سلطان بول رہا ہوں ۔ ایک اہم اور نازک مسئلہ پیش آگیا ہے ۔ میں چاہتا ہوں تم اس سلسلے میں ہماری رہنمائی کرو" ـــــ ڈاکٹر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"اوہ ـــــ مگر میری لائن تو نیوکلر نہیں ہے ۔ پھر میں کیسے مدد کر سکتا ہوں" ـــــ ڈاکٹر داور نے جواب دیا ۔

"اوہ ـــــ یہ سائنسی مسئلہ نہیں ہے ڈاکٹر داور ـــــ بلکہ ایک انتظامی مسئلہ ہے ۔ تمہیں معلوم ہے کہ نیوکلر لیبارٹری کی حفاظت اور اسے خفیہ رکھنے کے لئے کس قدر جامع انتظامات کئے گئے ہیں" ـــــ ڈاکٹر سلطان نے کہا

"ہاں ـــــ جانتا ہوں ـــــ کیوں" ـــــ ڈاکٹر داور نے چونک کر پوچھا ۔

"ہمارے ہاں طریقہ کار یہ ہے کہ ہم لیبارٹری کے سٹاف کو ہفتے میں صرف ایک روز چھٹی دیتے ہیں ـــــ لیکن وہ منظور شدہ جگہ رہ سکتے ہیں اور منظور شدہ آدمی سے مل سکتے ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے پاس ایسا آلہ ہوتا ہے جو مسلسل انہیں چیک کرتا رہتا ہے ـــــ اور ان کی حرکات اور آواز ہماری لیبارٹری میں باقاعدہ ریکارڈ ہوتی رہتی ہیں جسے سیکورٹی کا عملہ چیک کرتا رہتا ہے ۔ اس دوران اگر ممبر کو پرائیویسی کی ضرورت لاحق ہو تو وہ بٹن آف کر دیتا ہے ۔ اور رابطہ ختم ہو جاتا ہے ـــــ لیکن یہ رابطہ قانون کے مطابق زیادہ سے زیادہ

[...]ے گھنٹے تک ہو سکتا ہے ۔ اس طرح ہم اپنے ہر آدمی کو مسلسل [...]یک کرتے رہتے ہیں" ـــــ ڈاکٹر سلطان نے اُسے حفاظتی [...]امات کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"ویری گڈ ـــــ بہت اچھا انتظام ہے ۔ لیکن اب کیا مسئلہ [...]دا ہو گیا ہے" ـــــ ڈاکٹر داور نے انتظامات کی تعریف [...]تے ہوئے کہا ۔

"ہمارے جنرل سٹور کے انچارج ہیں شمس محمود ـــــ وہ [...]ی آف پر گئے تو ہمارے چیف سیکورٹی آفیسر نے اُسے [...]یک کیا ۔ اور اس کی حرکات کچھ مشکوک معلوم ہوتی ہیں ۔ ابھی [...]رف شبہ ہے کہ ستائیس منٹ کے دوران وہ بدل گیا ہے" [...]ٹر سلطان نے کہا ۔

"بدل گیا ہے ـــــ کیا مطلب" ـــــ ڈاکٹر داور نے [...]ک کر پوچھا ۔

"مطلب یہ کہ ستائیس منٹ کے وقفے سے پہلے جو شمس محمود تھا ۔ [...]اس وقفے کے بعد نہیں ہے ـــــ بلکہ ہو سکتا ہے اس کے [...]پ میں کوئی اور آدمی ہے ۔ لیکن بات صرف شبہ کی حد [...]ک ہے" ـــــ ڈاکٹر سلطان نے جواب دیا ۔

"اوہ ـــــ یہ تو انتہائی سنگین شبہ ہے ۔ وہ آدمی اب [...]ہاں ہے" ـــــ ڈاکٹر داور نے تشویش سے پُر لہجے [...]ں پوچھا ۔

"وہ ابھی وہیں ہے ۔ لیکن میں مشکوک آدمی کو کسی طور لیبارٹری

میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اس لئے میں
اس کی چیکنگ چاہتا ہوں۔ آپ نے ایک دفعہ کسی عمران کا
ذکر کیا تھا۔ —— ڈاکٹر سلطان نے کہا۔
"اوہ۔ علی عمران —— ویری گڈ —— تم نے تو مسئلہ
ہی حل کر دیا۔ اوہ —— وہ خود ہی سنبھال لے گا۔ تم بے فکر رہو
ویری گڈ۔ تم نے بہت موقع پہ یاد دلایا" —— ڈاکٹر
داور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"مگر وہ پرائیویٹ آدمی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ کسی پرائیویٹ
آدمی کو لیبارٹری سے متعلق بتانا بھی جرم ہے" —— ڈاکٹر
سلطان نے کہا۔
"اوہ۔ تم براہ راست اُسے کیس مت دو۔ تم سیکرٹ
سروس کو کیس ریفر کر دو وہ خود اس کی ڈیوٹی لگا دیں گے۔
اپنے طور پہ چیک کر لیں گے" —— ڈاکٹر داور نے جواب
دیا۔
"کیا اس عمران کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"
ڈاکٹر سلطان نے پوچھا۔
"ہے بھی سہی اور نہیں بھی۔ بہرحال تم اس مسئلے کو ذہن سے
نکال دو۔ تم پہ کوئی حرف نہیں آئے گا —— میں تمہیں سیکرٹ
سروس کے سربراہ کا فون نمبر بتا دیتا ہوں۔ تم اس سے براہ
راست بات کر لو" —— ڈاکٹر داور نے جواب دیا۔
"لیکن ہو سکتا ہے ہمارا شبہ غلط ثابت ہو"

ڈاکٹر سلطان نے کہا۔
"تو کیا ہوا —— چیکنگ ہو جائے گی۔ بے فکر رہو۔ تمہارے
انتظامات پہ کوئی حرف نہ آئے گا۔ ایکسٹو ان انتظامی جھمیلوں
میں نہیں پڑتا۔ اور دوسری بات یہ کہ ایکسٹو اس ملک کا سب
سے طاقتور انسان ہے —— یوں سمجھ لو کہ وہ چاہے تو
صدر مملکت کو بھی چیک کر سکتا ہے۔ اس لئے کام اس کے ذمے
لگا کر تم بے فکر رہو۔ اس کے بعد تم پہ کوئی حرف آ ہی نہیں
سکتا" —— ڈاکٹر داور نے جواب دیا۔
"بہتر —— فون نمبر بتا دیجئے" —— ڈاکٹر سلطان نے
رضامند ہوتے ہوئے کہا۔
"تمہارے پاس کوئی اور آدمی تو نہیں ہے"
ڈاکٹر داور نے پوچھا۔
"چیف سیکورٹی آفیسر بیٹھے ہیں۔ جنہوں نے یہ معاملہ
چیک کیا ہے کیوں" —— ڈاکٹر سلطان نے چونکتے
ہوئے پوچھا۔
"ایکسٹو کا نمبر انتہائی ٹاپ سیکرٹ ہے۔ آپ چونکہ ایک
اہم سرکاری ادارے کے سربراہ ہیں اس لئے آپ کو تو بتایا
جا سکتا ہے۔ لیکن آپ اسے کہیں نوٹ نہیں کریں گے
اور کسی کو بتائیں گے نہیں۔ اس لئے آپ سیکورٹی آفیسر کو باہر
بھیج دیں۔ پھر میں نمبر بتاتا ہوں —— اور آپ اس کے سامنے
سے ڈائل بھی نہ کریں گے" —— ڈاکٹر داور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ ایک منٹ" ۔۔۔۔ ڈاکٹر سلطان نے
کہا۔ اور پھر اس نے عالم گیر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"تم ذرا باہر جاؤ۔ اور جب تک میں طلب نہ کروں مت
آنا"۔۔۔۔ ڈاکٹر سلطان نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھتے ہوئے
عالم گیر سے کہا اور عالم گیر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا
کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔ دروازہ بند ہونے پر ڈاکٹر سلطان
نے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر داور۔۔۔۔ اب بتا دیجئے"۔
ڈاکٹر سلطان نے کہا۔ اور ڈاکٹر داور نے اُسے ایکسٹو کا
مخصوص نمبر بتا دیا۔ ڈاکٹر سلطان نے اسے یاد کرنے کے لئے
دو تین بار دوہرایا۔۔۔۔ اور پھر ڈاکٹر داور کا شکریہ ادا کر کے
اس نے کریڈل دبا کر نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک باوقار اور سخت
سی آواز سنائی دی۔

"میں نیوکلر لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر سلطان بول رہا
ہوں جناب۔۔۔۔ آپ کا نمبر مجھے ڈاکٹر داور نے دیا ہے"۔
ڈاکٹر سلطان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ فرمائیے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سپاٹ
لہجے میں کہا گیا۔

اور ڈاکٹر سلطان نے ساری بات تفصیل سے بتا
دی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ آپ نے اچھا کیا مجھے فون کر دیا۔ ہم
پہلے ہی اس بین الاقوامی سازش کے خلاف کام کر رہے
ہیں۔ اس شمس محمود کا حلیہ۔۔۔۔ اور جس کے پاس وہ موجود ہے
اس کا نام اور رہائش گاہ کا تفصیلی پتہ بتا دیں"۔۔۔۔ ایکسٹو
نے نرم لہجے میں کہا۔

اور ڈاکٹر سلطان نے عالم گیر کو بلا کر اس سے تفصیلات
حاصل کر کے منتقل کر دیں۔

"او۔ کے۔۔۔۔ اب آپ بے فکر رہیں۔ ہم چیک کر
لیں گے"۔۔۔۔ ایکسٹو نے کہا۔

"پھر سر۔۔۔۔ میں صورت حال معلوم کرنے کے لئے
کب فون کروں"۔۔۔۔ ڈاکٹر سلطان نے کہا۔

"دوبارہ فون کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب ہمیں ضرورت
ہوئی ہم آپ کو کنکٹ کر لیں گے"۔۔۔۔ ایکسٹو نے
انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
ہو گیا۔ ڈاکٹر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
رسیور رکھ دیا۔

"چلو یہ اچھا ہوا۔۔۔۔ اب سیکرٹ سروس خود ہی چیک
کرتی رہے گی۔ لیکن اگر ان کی طرف سے کوئی فون نہ آئے
تب بھی صبح شمس محمود کو لیبارٹری کے اندر مت آنے
دینا۔۔۔۔ بلکہ اسے باہر ہی رکھنا جب تک اس کے
متعلق مکمل تحقیقات نہ ہو جائے یہ شخص اندر نہیں آسکتا"۔

ڈاکٹر سلطان نے عالم گیر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
عالم گیر نے سر ہلا دیا ۔۔۔ پھر وہ ڈاکٹر سلطان سے اجا
لے کر چلا گیا۔ اور ڈاکٹر سلطان اپنے کام کی طرف متوجہ ہو

" یس سر ۔۔۔ فرمائیے ۔۔۔ کیا حکم ہے "
منیجر نے کارڈ پر نظر پڑتے ہی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا
کارڈ پر ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس کا عہدہ درج تھا۔ ظاہ
ہے۔ سی۔ آئی۔ ڈی کا ڈپٹی ڈائریکٹر جب خود چل کر آ جا
تو بوکھلاہٹ تو پیدا ہونی تھی۔
" مسٹر ڈگلس اس ہوٹل کا مالک ہے " ۔۔۔ سامنے بیٹ
ہوئے نوجوان نے جو عمران تھا۔ کارڈ اٹھا کر واپس اپنی جیب
میں ڈالتے ہوئے کہا۔
" یس سر ۔۔۔ تھے ۔۔۔ اب وہ فوت ہو چکے ہیں "

منیجر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔
" سنو مسٹر منیجر ۔۔۔ ہمیں اطلاعات ملی ہیں کہ مسٹر ڈگلس
ملک دشمن کارروائیوں میں ملوث تھے۔ اور تم اس ہوٹل کے
منیجر ہو جس کے وہ مالک تھے ۔۔۔ ظاہر ہے، تمہارا تعلق
اس کی سرگرمیوں سے قریبی ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم نہیں چاہتے
کہ خواہ مخواہ کسی شریف آدمی کو پریشان کیا جائے ۔۔۔ ورنہ
تم جانتے ہو۔ تمہیں کہیں اور بھی بلایا جا سکتا تھا اور وہاں وہ
سب کچھ تمہارے ساتھ ہو سکتا تھا جو ایسے کیسز میں ہوتا رہتا
ہے " ۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اس کی
تیز نظریں منیجر پر جمی ہوئی تھیں۔
عمران کا فقرہ سنتے ہی منیجر کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ خوف سے
اس کے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگے۔
" سر ۔۔۔ آپ یقین کریں میرا کسی قسم کی کارروائی سے
کوئی تعلق نہ تھا۔ اور اس بات کا علم بھی مجھے آپ سے ہو رہا
ہے کہ مسٹر ڈگلس ملک دشمن کارروائیوں میں ملوث تھے۔ میں
تو صرف چار ماہ پہلے یہاں منیجر تعینات ہوا ہوں ۔۔۔ اس
سے پہلے میں ہوٹل گرینزا میں اسسٹنٹ منیجر تھا۔ یہاں جو
پہلے منیجر تھے وہ فوت ہو گئے تو پھر میں نے منیجر کی آسامی کے
لئے باقاعدہ درخواست دی ۔۔۔ اور سر ۔۔۔ پھر ایک
طویل انٹرویو کے بعد مجھے منیجر رکھ لیا گیا " ۔۔۔ منیجر نے
انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور عمران اس کے

چہرے کے تاثرات سے ہی سمجھ گیا کہ واقعی منیجر سچ بول رہا ہے۔ اس کا کوئی تعلق ڈگلس کی کارروائیوں کے ساتھ نہ تھا۔

"دیکھو مسٹر منیجر ——— تمہارا یہ بیان کوئی بھی درست تسلیم نہ کرے گا۔ لیکن مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔ اگر تم واقعی بے گناہ ہو تو پھر مجھے یقین دلانے کے لئے کوئی ایسا اہم واقعہ جس کا تعلق ڈگلس سے ہو اور جو اس کے قتل سے پہلے وقوع پذیر ہوا ہو مجھے بتاؤ" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر ——— آپ یقین کریں مجھے قطعاً علم نہیں ہے۔ مسٹر ڈگلس عیاش آدمی ضرور تھے اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہوٹل بزنس میں ایسا ہوتا رہتا ہے ——— اس کے علاوہ اور مجھے کچھ علم نہیں۔ جہاں تک ان کے قتل سے پہلے کے کسی واقعے کا تعلق ہے تو جناب ایک واقعہ ایسا ہے۔ جو شاید اہم ہو۔ یا نہ ہو میں اس سلسلے میں کچھ کہہ نہیں سکتا" ——— منیجر نے کہا۔

"تم بتاؤ ——— اس کا فیصلہ میں کروں گا کہ وہ اہم ہے یا نہیں" عمران نے کہا۔

"یس سر ——— آپ کو شاید علم ہو گا کہ ہوٹل نے ایک ایکریمی طائفے کے ساتھ لوک رقص پیش کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔ یہ معاہدہ چار ہفتوں کا تھا۔ یہ شو انتہائی کامیاب رہے۔ اور ہوٹل نے بہت کمایا ——— پھر معاہدے کی مدت ختم ہو گئی تو میں نے طائفے کی منیجر مادام یورشیا سے اسے مزید بڑھانے کے لئے کہا۔ لیکن وہ نہ مانی۔ آخری شو پر مسٹر ڈگلس خود یہاں موجود تھے ——— انہوں

نے جب پبلک کا ہجوم دیکھا تو انہوں نے بھی یہی بات کی۔ لیکن میں نے انہیں بتایا کہ مادام یورشیا معاہدے کی تجدید کرنے سے انکاری ہیں ——— جس پر وہ خود مادام یورشیا کے کمرے میں گئے۔ لیکن بعد میں وہ انتہائی غصے کے عالم میں واپس آئے۔ غصے کی شدت سے ان کا چہرہ بگڑا ہوا تھا ——— انہوں نے مجھے کہا کہ اگر مادام یورشیا کہیں جانے کے لئے کہے تو اسے اس گاڑی میں بھیجنا جس میں وہ خود ہوٹل آئے تھے۔ وہ اپنے ڈرائیور کو یہیں چھوڑ گئے ——— اور خود ہوٹل کی کار میں واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد مادام یورشیا نے مجھے فون کیا کہ وہ بکنگ کے سلسلہ میں ائیر پورٹ جانا چاہتی ہیں۔ اس لئے کار کا انتظام کیا جائے ——— میں نے مالک کی ہدایت کے مطابق ان کے ڈرائیور کو کہہ دیا کہ وہ مادام کو لے جائے ——— پھر جناب ——— مجھے مسٹر ڈگلس نے فون کیا کہ مادام یورشیا سے ان کا مزید ایک سال کا معاہدہ ہو گیا ہے۔ اور میں اخبارات میں کل کے شو کا اعلان شائع کرا دوں۔ میں خوش ہو گیا ——— اور میں نے اعلان شائع کرانے کے لئے اسسٹنٹ منیجر تھامس کو ہدایت کر دی۔ لیکن پھر دوبارہ مجھے مسٹر ڈگلس کا فون آیا کہ اعلان کینسل کرا دوں ——— معاہدہ ختم ہو گیا اور یہ بھی کہ اس کے چند آدمی آ رہے ہیں جو اس طائفے کی دوسری لڑکیوں کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ ان کے حکم کی پوری تعمیل کی جائے ——— چنانچہ میں نے وہ اعلان کینسل کرا دیا۔ اور پھر وہ لوگ آ گئے۔ وہ شکل و صورت سے ہی انتہائی

خطرناک لوگ تنگ رہے تھے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ سارا کام
انتہائی رازداری سے ہونا چاہیئے ـــــ چنانچہ میں نے اسسٹنٹ
منیجر تھامس کو بلا کر ان کے ساتھ کر دیا۔ اور پھر مجھے تھامس نے ہی
اطلاع دی کہ لڑکیوں کو بے ہوش کر کے فائر ڈور کے ذریعے
لے جایا گیا ہے ـــــ میں اس لئے خاموش رہا کہ شاید ڈگلس
اور اس کے ساتھیوں نے عیاشی کا پروگرام بنایا ہوگا۔ لیکن صبح
ان کے قتل کی اطلاع ملی۔ اور سر ـــــ ایک اور بات ـــــ کہ
تھامس جو اس رات ڈیوٹی کر کے گیا پھر واپس نہیں آیا۔ میں
نے اس کے دیئے ہوئے پتے پر آدمی بھیجا مگر وہ پتہ فراڈ ثابت
ہوا ـــــ وہ لڑکیوں کا ایک پرائیویٹ ہوسٹل تھا۔ اس کے بعد
نہ ہی مادام یورشیا اور نہ ہی ان لڑکیوں کے بارے میں کوئی
اطلاع ملی ہے۔ یہی ایک واقعہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی خاص
بات نہیں ہوئی " ـــــ منیجر نے بلا کم و کاست سارا واقعہ
بیان کرتے ہوئے کہا۔

" اس طائفے کی شو کے علاوہ کیا سرگرمیاں تھیں " ـــــ عمران
نے پوچھا۔

" سر ـــــ مجھے معلوم نہیں۔ کیوں کہ میں نے کبھی کسی کے
پرائیویٹ معاملات میں مداخلت نہیں کی۔ اوہ سر ـــــ مجھے
یاد آیا۔ آپ کے محکمے کے ایک صاحب شاید انسپکٹر شاہد نام تھا
ان کا ایک بار مجھ سے ان کے متعلق پوچھنے آیا تھا۔ وہ کسی لیبارٹری
کا ذکر کر رہا تھا ـــــ کہ اس لیبارٹری کا کوئی افسر ان لڑکیوں

ملنے آثار رہتا تھا۔ اور بعد میں وہ ایکسیڈنٹ میں مر گیا۔ لیکن چوں
مجھے علم ہی نہ تھا ـــــ اس لئے میں اُسے کچھ بتا نہ سکا "
نے جواب دیا۔

اور پھر عمران نے ان لڑکیوں کو اغوا کر کے لے جانے والوں
حلیے پوچھے۔ تو ایک آدمی کا حلیہ سن کر وہ چونک پڑا ـــــ یہ
ٹونی کا حلیہ تھا۔ جو کے۔ جی۔ بی کا ایجنٹ تھا۔ اور جو ڈگلس کے
قتل ہوا تھا۔ اس کے بعد اس نے تھامس کا حلیہ پوچھا اور
کے بعد منیجر کو خدا حافظ کہہ کر نکل آیا ـــــ حالات کچھ واضح
گئے تھے۔ ایکریمیا کا طائفہ اس سے کسی لیبارٹری کے آدمی کی
قاتیں۔ انٹیلی جنس کی تحقیقات اور پھر کے۔ جی۔ بی کی دلچسپی
کے بعد ڈگلس اور اس کے ساتھیوں کا قتل ـــــ پھر ایکریمیا
لانگ رینج ایجنٹ گرام کی موجودگی۔ اور اس اسسٹنٹ
تھامس کی گمشدگی۔ کڑیاں کچھ مل رہی تھیں۔ وہ ہوٹل سے
کر سیدھا دانش منزل پہنچا ـــــ تاکہ مزید رپورٹیں حاصل
سکے۔ اب اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ گرام پر چھاپہ مارے
کے بعد ہی اصل حالات سامنے آئیں گے۔

" عمران صاحب ـــــ ایک نیا انکشاف ہوا ہے "
بلیک زیرو نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں عمران کے آپریشن
روم میں داخل ہوتے ہی کہا۔

" اچھا ـــــ کیا جولیا دراصل مرد تھا " ـــــ عمران نے کرسی
بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو تو اب خواب بھی جولیا کے آنے شروع ہو گئے ہیں" بلیک زیرو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے تمہارے ہوتے ہوئے خواب ہی آ سکتے ہیں۔ رقیب روسیاہ جو ہوئے تم" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن بلیک زیرو نے اس کی بات سنے بغیر ڈاکٹر سلطان کے فون کے متعلق بتایا —— اور عمران بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"اوہ —— تو یہ مسئلہ ہے۔ اوہ —— اب مشن کا مسئلہ حل ہو گیا" —— عمران نے کہا۔

"کیا مطلب —— کیسا مشن" —— بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن عمران نے جلدی سے فون اپنی طرف کھینچا اور اس کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس —— پی اے ٹو ڈاکٹر داور" —— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر داور سے بات کراؤ —— میں عمران بول رہا ہوں" عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"اوہ —— عمران صاحب آپ —— بڑے دنوں کے بعد آپ کی آواز سنی ہے" —— پی اے نے دوسری طرف سے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا —— وہ عمران سے اچھی طرح واقف تھا۔

"آوازیں سننا تو تمہاری ڈیوٹی میں شامل ہے۔ لیکن ساتھ ہی سنوانا بھی —— جلدی سے ڈاکٹر داور کی آواز سنواؤ۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان کی آواز بڑی سریلی ہو گئی ہے۔ میں نے سوچا کہ آج کل ملک میں سریلی آوازوں کی بڑی کمی ہو گئی ہے —— چلو ان سے دو تین غزلیں سن لوں" —— عمران کی زبان نہ چلتے ہوئے بھی چل نکلی۔

"غزلیں —— اور ڈاکٹر داور سے —— بہت خوب" پی اے نے زور سے قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

"یار —— جلدی سے ملوا دو۔ ورنہ تمہیں پھر میری غزلیں سننی پڑ جائیں گی" —— عمران نے کہا۔

"ابھی لیجئے" —— پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور پھر چند لمحوں بعد ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔ اور ڈاکٹر داور کی آواز رسیور پر ابھری۔

"ڈاکٹر داور سپیکنگ" —— ڈاکٹر داور کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"داور محشر تو سنا تھا۔ شاید اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے۔ اللہ میاں کو ڈاکٹریٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے وہ ڈاکٹر داور تو بن نہیں سکتے —— پھر یہ ڈاکٹر داور کیا ہوا" عمران کی زبان چل پڑی۔

"سوچ سمجھ کر مذاق کیا کرو عمران" —— ڈاکٹر داور نے قدرے ناراض لہجے میں کہا۔

"سوچنا اور سمجھنا دو علیحدہ علیحدہ افعال ہیں ڈاکٹر صاحب۔ اور سوچتا وہی ہے جسے سمجھ نہیں آتی ——— اور جسے سمجھ آجاتی ہے وہ سوچتا نہیں"——— عمران نے جواب میں فلسفہ بگھارنا شروع کر دیا۔

"دیکھو عمران ——— میں انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں۔ اگر کوئی بات کرنی ہے تو بتاؤ۔ ورنہ میں رسیور رکھ رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر داور نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا ——— یہ تو بتائیے۔ کہ آج کل سب ہی ڈاکٹر بنتے جا رہے ہیں۔ کیا ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں مفت بٹ رہی ہیں"——— عمران نے کہا۔

"کیا مطلب ——— میں سمجھا نہیں"——— ڈاکٹر داور نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے تو کہتا ہوں کہ آپ سوچنا چھوڑ کر سمجھنا شروع کر دیں۔ لیکن آپ دونوں کام اکٹھے کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دونوں ہی نہیں ہوتے"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تمہاری بکواس شروع ہو گئی۔ او۔کے"۔ ڈاکٹر داور کا لہجہ مسکرانے والا تھا۔

"او۔کے ——— سگریٹ ملنا بند ہو گیا ہے جناب۔ اب اس کی بجائے کے۔ ٹو چل پڑا ہے۔ لیکن آپ تو سگریٹ پیتے نہیں۔ اور سیانے کہتے ہیں کہ سگریٹ پینے سے سمجھ آتی ہے۔

بہرحال یہ بتائیے کہ پہلے تو سر سلطان ہوا کرتے تھے۔ پھر وہ ڈاکٹر سلطان کب سے ہو گئے"——— عمران نے کہا۔

"سر سلطان ——— ڈاکٹر سلطان ——— ارے اوہ۔ نہیں تو تم نیوکلر لیبارٹری کے ڈاکٹر سلطان کی بات تو نہیں کر رہے"——— ڈاکٹر داور نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نیوکلر لیبارٹری ——— نیوکلر ——— یعنی نیا رنگ ——— واہ واہ۔ اب رنگ ساز لیبارٹری میں بھی ڈاکٹروں کی کھپت ہونا شروع ہو گئی ہے ——— چلو بے چارے ڈاکٹروں کی بے روزگاری کا مسئلہ تو حل ہو گا"——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ڈاکٹر داور کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"اچھا ترجمہ کیا ہے نیوکلر کا ——— بے چارے خلائی سائنسدان سنیں تو سر پیٹ کر رہ جائیں"——— ڈاکٹر داور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— اچھا ——— نیوکلر یعنی خلائی ——— اوہ ——— میری انگریزی واقعی بہت کمزور ہے۔ مجھے ٹیوشن پڑھنی پڑے گی۔ ورنہ میٹرک کی سند بھی نہیں مل سکے گی ——— اچھا چلو نیوکلر ہی سہی۔ یہ لیبارٹری کہاں ہے"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی خفیہ لیبارٹری ہے۔ اس کے محل وقوع کا تو مجھے بھی علم نہیں ہے ——— البتہ میں ڈاکٹر سلطان کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے انہوں نے کسی مشکوک آدمی

کے بارے میں بات کی تھی۔ اس پر میں نے اسے ایکسٹو کا فون نمبر دیا تھا۔ کہ وہ ایکسٹو سے بات کر لے " ۔۔۔ ڈاکٹر داور نے جواب دیا۔

" اور ایکسٹو نے اپنی بلا میرے گلے ڈال دی۔ اب پہلے میں انگریزی پڑھوں پھر اس لیبارٹری کو ڈھونڈھوں۔ ویسے اس کا فون نمبر تو بتا دیں۔ چلو فون پر ہی گزارا کر لیں گے " عمران نے کہا۔ اور ڈاکٹر داور نے ہنستے ہوئے اسے ڈاکٹر سلطان کا فون نمبر بتا دیا۔

" او۔ کے ۔۔۔ اب آپ بڑے اطمینان سے سوچنے اور سمجھنے کا کام کریں۔ میں ذرا انگریزی پڑھ لوں۔ خدا حافظ " عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

" آپ نے صرف لیبارٹری کا نام پوچھنے کے لئے اتنی دیر لگا دی " ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اب کیا کر دوں ۔۔۔ اگر اللہ تعالے نے تمہیں عقل دی ہے تو تم اس وقت ڈاکٹر سلطان سے پوچھ لیتے۔ خواہ مخواہ مجھے انگریزی تو نہ پڑھنی پڑتی " ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" میں پوچھنا تو چاہتا تھا۔ لیکن پھر اس لئے خاموش ہو گیا۔ کہ ایکسٹو تو سب کچھ جانتا ہے ۔۔۔ اب ایکسٹو ہی لیبارٹری کا نام پوچھنے بیٹھ جائے تو کچھ اچھا نہیں لگتا " ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" اچھا ۔۔۔ کیپٹن شکیل اور تنویر وغیرہ کی طرف سے کوئی رپورٹ ملی۔ وہ گرام کے گھر کا محاصرہ جو کئے ہوئے تھے " عمران نے کہا۔

" ابھی تک تو کوئی رپورٹ نہیں آئی " ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو " ۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

" صفدر بول رہا ہوں جناب ۔۔۔ مس جولیا اور میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ مس جولیا کو میں ہسپتال پہنچا آیا ہوں وہ بیہوش ہیں۔ ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ ضرب لگنے سے ان کی سانس کی نالی متاثر ہو گئی ہے ۔۔۔ اور ان کی حالت خطرناک ہے۔ میں بھی زخمی ہوں لیکن اتنا نہیں " ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" اوہ ۔۔۔ ہوا کیا " ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ اس نے بڑی مشکل سے حیرت پر قابو پایا تھا۔ کیوں کہ بطور ایکسٹو وہ حیرت کا اظہار کم ہی کیا کرتا تھا۔

اور صفدر نے کیفے شائی لاک سے لے کر اپنے بے ہوش ہونے اور پھر ہوش میں آنے کی تمام تفصیل بتا دی۔ اس نے ان دونوں کے حلیے بھی بتا دیئے تھے۔

" تمہیں اس پر شک کیسے پڑا۔ اور کیا شک پڑا تھا " عمران نے پوچھا۔ کیوں کہ صفدر نے کیفے شائی لاک سے تعاقب

شروع ہونے سے کارروائی بتائی تھی۔

"اس نے سر ــــ میز پر بیٹھ کر واڈکا طلب کی تھی۔
جس پر میں چونکا تھا۔ کیوں کہ اس گرم ملک میں کوئی واڈکا شراب
نہیں پیتا۔ اور واڈکا کی طلبی کا مطلب تھا کہ مانگنے والا پہلی بار
روسیاہ سے آیا ہے ــــ جہاں انتہائی سرد موسم ہونے
کی وجہ سے واڈکا عام پی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اُسے
یہاں آئے ہوئے زیادہ دن نہیں گزرے ــــ پھر اس
کے ساتھی نے اُسے یہی بات بتائی تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ
اس کا ساتھی یہاں پہلے سے رہتا ہے۔ شکل وصورت سے بھی
دونوں روسیاہی ہی لگتے تھے ــــ اور پھر وہ آدمی جس
نے واڈکا مانگی تھی اپنے چہرے مہرے اور چال ڈھال سے
بھی ہماری ہی لائن کا لگتا تھا۔ بہر حال میں نے مشکوک ہونے پر
جولیا کے ساتھ مل کر اس کے تعاقب کا پروگرام بنایا ــــ تاکہ
اس سلسلے میں مزید تسلی کی جا سکے۔ اپنی طرف سے ہم نے
تعاقب میں بے حد احتیاط کی۔ لیکن اس نے چیک کر لیا۔ او
پھر وہ بڑی دیدہ دلیری سے ہم پر چڑھ دوڑا ــــ اس کے
لڑنے کا انداز بتا رہا تھا۔ کہ وہ اس معاملے میں انتہائی ماہر
البتہ اس کا ساتھی کمزور تھا۔ لیکن بعد میں نجانے وہ ہمیں کیوں
زندہ چھوڑ کر چلا گیا ہے ــــ ہو سکتا ہے کہ کوئی ادھر آ
ہو اور انہیں بھاگنا پڑا ہو" ــــ صفدر نے کہا۔ اور عمران
صفدر کی ذہانت کی دل ہی دل میں داد دینے لگا۔ کیوں کہ

اس کا تجزیہ سو فی صد درست تھا۔

"اس کی کار کا نمبر ماڈل" ــــ عمران نے پوچھا۔ اور صفدر
نے کار کا نمبر۔ رنگ اور ماڈل بتا دیا۔

"او۔ کے ــــ میں چیک کر لوں گا۔ تم آرام کرو۔"
عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ کون ہو سکتا ہے" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے گرام کے مقابلے میں روسیاہ نے اپنا
کوئی سپر ایجنٹ بھیجا ہے ــــ بہرحال تم ہسپتال فون کر کے
جولیا کا بھی پتہ کراؤ اور اس کار کا بھی ــــ میں ذرا فائلوں
سے یہ حلیے چیک کر لوں۔ شاید کوئی کلیو مل جائے"
عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اور ڈاکٹر سلطان والے کام کا کیا ہوگا" ــــ بلیک زیرو
نے رسیور پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ایسا کرو کہ کیپٹن شکیل کو واپس بلا لو۔ اور اُسے اس
کوٹھی پر بھیج دو۔ میں تھوڑی دیر میں اس کے پاس پہنچ جاؤں
گا۔ پھر دیکھ لیں گے" ــــ عمران نے کہا اور لائبریری
کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں مخصوص فائلیں موجود تھیں۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ واپس آیا۔ اس کے ہاتھ میں
دو فائلیں تھیں۔

"مقابلہ ٹکر کا ہے بلیک زیرو ــــ گرام کی فائل بھی مل
گئی ہے اور فایئٹر کی بھی" ــــ عمران نے فائلیں میز پر رکھ کر

کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"فایٹر ——— یہ کون ہے" ——— بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"روسیاہ کا ٹاپ ایجنٹ ——— اس کی فائل مغربی جرمنی سیکرٹ سروس سے حاصل ہوئی ہے۔ اور گرام ایکریمیا کا ٹاپ ایجنٹ ہے۔ اس کی فائل کیوبا سے ملی تھی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ فایٹر صفدر اور جولیا سے ٹکرایا تھا" ——— بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— ان سے ٹکرانے والا فایٹر ہی تھا۔ دوسرا کوئی غیر اہم آدمی ہے۔ اور یہ ان دونوں کی خوش قسمتی ہے کہ اس سے ٹکرانے کے باوجود وہ زندہ رہے ہیں ——— جہاں تک میرا آئیڈیا ہے۔ فایٹر بغیر کسی مقصد کے خواہ مخواہ اپنی عادت سے مجبور ہو کر ان سے لڑ پڑا۔ اور چونکہ اسے ان دونوں کی اہمیت کا علم نہ تھا ——— اس لئے اس نے بس انہیں بیہوش کر دینا ہی ان کے لئے کافی سزا سمجھی ——— تم بتاؤ جولیا کی کیا پوزیشن ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"جولیا ٹھیک ہے۔ اچانک ضرب لگنے سے سانس کی نالی میں ہلکا سا دباؤ آ گیا تھا جو اب ٹھیک ہو چکا ہے ——— جولیا کل فارغ ہو جائے گی۔ اور کار کا نمبر جعلی ہے۔ اس نمبر کی کوئی کار رجسٹرڈ نہیں ہے" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ہونی بھی نہیں چاہیئے۔ ہماری ٹیم کی کاریں کون سی رجسٹرڈ ہوتی ں۔ بہرحال میں دیکھ لوں گا ——— پہلے ڈاکٹر سلطان سے بات لوں" ——— عمران نے کہا۔

اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر یئے۔

"یس ——— ڈاکٹر سلطان سپیکنگ" ——— چند لمحوں ہ دوسری طرف سے ایک پُروقار آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو سپیکنگ" ——— عمران نے مخصوص لہجے م کہا۔

"یس سر" ——— ڈاکٹر سلطان کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"ڈاکٹر سلطان ——— آپ کی لیبارٹری میں کوئی ایسا فارمولا تیار نہیں ہو رہا جس سے روسیاہ اور ایکریمیا کو دلچسپی ہو تی ہو" ——— عمران نے پوچھا۔

"یس سر ——— ہو رہا ہے۔ انتہائی اہم فارمولا ہے سر۔ خلائی تسخیر میں انقلاب برپا کر دے گا" ——— ڈاکٹر سلطان ے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے" ——— آپ کی لیبارٹری سے اس فارمولے کو نے کے لئے روسیاہی اور ایکریمین ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ دران میں آ گئے ہیں۔ آپ اس سلسلے میں انتہائی محتاط رہیں۔ فرد سے حتیٰ کہ اپنے آپ سے بھی" ——— عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں سر ——— ایسا ہی ہو گا۔ اس شمس محمود

کے معاملے کا کیا رہا "۔۔۔۔ ڈاکٹر سلطان نے پوچھا۔

" اس کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ جلد ہی نتائج سامنے آجا
گے "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

" ان فائلوں کو پڑھ کر واپس رکھ دینا۔ میں ذرا اس شمس مح
کے کیس کو چیک کر لوں "۔۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو سے
مخاطب ہو کر کہا۔

" میں نے کیپٹن شکیل کو وہاں بھجوا دیا ہے۔ اس نے بتا
ہے کہ اس کوٹھی سے کوئی شخص نہ باہر آیا ہے نہ اندر گیا
اور تعاقب کرنے والے بھی بدستور موجود ہیں "
بلیک زیرو نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔ بعد میں آکر چیک کر لوں گا "
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر آپریشن روم کے
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" جناب ۔۔۔ آپ کا فون آیا ہے "۔۔۔ تھامس
نے جو برنی کے ملازم بخشو کے روپ میں تھا۔ کمرے میں داخل
ہوتے ہوئے کہا۔

" اچھا "۔۔۔ گرام نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کر
تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل آیا۔ جب کہ شمس محمود
کے روپ میں مارتھم آرام کرسی پہ بیٹھا رہا ۔۔۔ اس نے
پاس ہی میز پر پڑا ہوا رسالہ اٹھا لیا اور اُسے پڑھنے میں
مصروف ہو گیا۔

" جناب ۔۔۔ ایک اہم اطلاع آئی ہے "۔۔۔ تھامس
نے باہر برآمدے میں پہنچ کر سرگوشیانہ لہجے میں گرام
سے مخاطب ہو کر کہا ۔۔۔ اس بار وہ اپنے اصل لہجے میں
بولا تھا۔

"کیسی اطلاع؟" ـــــ گرام نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جناب ـــــ ہیڈ کوارٹر سے اطلاع ملی ہے کہ دو مختلف پارٹیاں جن میں ایک مقامی پارٹی ہے جب کہ دوسری غیر ملکی ہے۔ ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کر رہی ہیں ـــــ انہیں تھوڑی دیر پہلے چیک کیا گیا ہے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ وہ کب سے نگرانی کر رہے ہیں" ـــــ تھامس نے کہا۔

"اوہ ـــــ دو پارٹیاں ـــــ اس کا مطلب ہے ہم نظروں میں آ چکے ہیں۔ یہ تو انتہائی خطرناک معاملہ ہے۔ یہ دونوں پارٹیاں کون ہو سکتی ہیں۔ ابھی میری احتیاط کام آگئی ـــــ کہ ہم سامنے کے گیٹ کی بجائے خفیہ راستے سے نکل کر یہاں آئے ہیں ورنہ وہ یہاں تک بھی پہنچ جاتے" ـــــ گرام کی آنکھوں میں شدید پریشانیوں کی جھلکیاں ابھر آئیں۔

"سر ـــــ اس سے بھی زیادہ پریشان کن اطلاع بھی موجود ہے" ـــــ تھامس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ـــــ جلدی بتاؤ ـــــ یہ کیا سسپنس بنا رکھا ہے" ـــــ گرام نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"اس مکان کی بھی ایک مقامی آدمی نگرانی کر رہا ہے جناب وہ ابھی پہنچا ہے ـــــ ہمارے آدمی چونکہ مکان کی نگرانی پر مامور تھے اس لئے وہ نظروں میں آگیا" تھامس نے جواب دیا اور گرام یہ اطلاع سنتے ہی بُری طرح

اچھل پڑا۔

"اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے سب کچھ ہی ختم ہو گیا۔ پلاننگ فیل ہو گئی" ـــــ گرام نے انتہائی غصیلے انداز میں کہا۔

"سر ـــــ آپ کہیں تو اس آدمی کو اغوا کر کے یہاں پہنچا دیا جائے۔ اس سے معلومات ہو سکتی ہیں۔ یا پھر اسے ہیڈ کوارٹر بھیج دیا جائے ـــــ جیسے آپ حکم فرمائیں" تھامس نے کہا۔

"یہاں ـــــ یہاں کیسے وہ آسکتا ہے۔ مارتھم کا وہ منحوس آلہ فوراً لیبارٹری تک اس سارے ہنگامے کو پہنچا دے گا۔ اور ہیڈ کوارٹر والا مسئلہ بھی غلط ہے ـــــ وہاں کی بھی تو نگرانی ہو رہی ہے" ـــــ گرام نے سوچتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے دور کے کمرے میں رکھ کر پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے۔ اور جہاں تک ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے ـــــ میرے خیال میں ہمیں فوری طور پر اسے خالی کر دینا چاہئے۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ خفیہ راستے کی نگرانی پر کوئی آدمی نہیں ہے۔ اس راستے سے ہیڈ کوارٹر خالی کیا جا سکتا ہے ـــــ میرے پاس ایک اڈہ اور ہے" ـــــ تھامس نے کہا۔

"اوہ ـــــ ویری گڈ ـــــ ٹھیک ہے ـــــ تم ایسا ہی کرو۔ کہ ہیڈ کوارٹر شفٹ کر لو۔ تاکہ نگرانی کرنے والوں کو کچھ حاصل نہ ہو ـــــ اور اس آدمی کو بھی اغوا کر کے وہاں

کو بھیج دیا جائے۔ میں اس سے معلومات حاصل کر لوں ____ گرام نے کہا۔

"لیکن سر ____ آپ تو یہاں برنی کے میک اپ میں ہیں۔ اور سر ____ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ مقامی آدمی لیبارٹری کی طرف سے نگرانی کر رہا ہو۔ اسے چھیڑنے سے لیبارٹری والے چونک پڑیں" ____ تھامس نے کہا۔

"اوہ ____ ہاں ____ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ چلو ٹھیک ہے۔ ہیڈ کوارٹر تو شفٹ کر دو۔ اس آدمی کو فی الحال نہ چھیڑا جائے۔ لیکن اس سے چوکنا رہا جائے۔ جب تک مارتھم شمس محمود کے روپ میں لیبارٹری میں نہ پہنچ جائے ____ اس کے بعد بھی اگر یہ یہاں رہا تو پھر اسے دیکھ لیا جائے گا" ____ گرام نے سر ہلاتے ہوئے ہدایات دیں۔

"ٹھیک ہے باس ____ یہ ٹھیک رہے گا۔ ابھی واقعی اسے چھیڑنا مناسب نہ رہے گا" ____ تھامس نے کہا۔

اور گرام سر ہلاتا ہوا واپس شمس محمود کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"کس کا فون تھا" ____ مارتھم نے سرسری سے لہجے میں گرام کے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ایک دفتر کا دوست تھا" ____ گرام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر وہ ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور جلدی سے اس پر کچھ

لکھنے لگا۔ کاغذ پر لکھ کر اس نے وہ چٹ میز پر رکھ دی۔ مارتھم نے وہیں بیٹھے بیٹھے چٹ پر نظر ڈالی اور پھر رسالہ پڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے رسالہ ایک طرف رکھا۔ اور دوسرا لمحے وہ کراہنے لگ گیا ____ اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار ابھر آئے۔

"کیا بات ہے ____ کیا پھر پیٹ میں درد ہونے لگا ہے"۔ گرام نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ____ پھر مروڑ سا اٹھا ہے۔ میں لیٹرین ہو آؤں"۔ مارتھم نے کہا۔ اور پھر اٹھ کر وہ لیٹرین کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار بڑھتے جا رہے تھے۔ لیٹرین میں داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کیا ____ اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور مارتھم مسکراتا ہوا باہر آ گیا۔

"خوب ____ تمہاری اداکاری بے داغ تھی"۔ گرام نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے چٹ پڑھ لی تھی کہ آپ نے کوئی ضروری بات کرنی ہے" ____ مارتھم نے واپس کرسی پر آ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ____ سنو ____ ابھی ابھی تھامس نے اطلاع دی ہے کہ اس مکان کی نگرانی ہو رہی ہے۔ کوئی مقامی آدمی ہے۔ فی الحال تو میں نے اسے نہ چھیڑنے کا پروگرام بنایا ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو میں تمہیں مخصوص اشارہ کروں گا۔

یعنی اپنا ہاتھ سر پہ پھیروں گا تو تم نے فوراً بٹن آف کر دینا
ہے۔ تاکہ اس جھگڑے کی لیبارٹری تک اطلاع نہ چلی
جائے"۔۔۔ گرام نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔۔۔ ویسے سر۔۔۔ اگر آپ کہیں تو میں
تکلیف کے بہانے سونے کے لئے اپنے کمرے میں چلا جاؤں
تاکہ اگر کوئی بات ہو تو اس آلے سے چیک نہ ہو سکے"۔
مارتھم نے کہا۔
"ہاں۔۔۔ یہ ٹھیک رہے گا"۔۔۔ گرام نے کہا۔ اور
مارتھم اٹھ کر دوبارہ لیبارٹری میں داخل ہو گیا۔ اس نے دروازہ
بند کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور مارتھم باہر آ
گیا۔۔۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی تکلیف کے آثار موجود
تھے۔
"شمس۔۔۔ اگر کہو تو کسی ڈاکٹر کو بلاؤں۔ تمہیں خاصی
تکلیف محسوس ہو رہی ہے"۔۔۔ گرام نے ہمدردانہ
لہجے میں کہا۔
"ارے نہیں۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے
دوائی کھالی ہے۔ میرا خیال ہے مجھے آرام کرنا چاہئے۔
میں خاصی کمزوری سی محسوس کر رہا ہوں"۔۔۔ مارتھم نے
کمزور سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔۔۔ تم میرے کمرے میں جا کر آرام کرو
وہاں تمہیں کوئی ڈسٹرب نہ کرے گا"۔۔۔ گرام نے کہا

اور مارتھم سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ جب اس کے
قدموں کی آوازیں بھی معدوم ہو گئیں۔ تو گرام تیزی سے اٹھا
اور وہ بھی کمرے سے نکل کر باہر برآمدے کی طرف بڑھنے
لگا۔۔۔ جہاں تھامس کا کمرہ تھا۔ ابھی وہ برآمدے میں پہنچا
ہی تھا کہ اچانک کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔ اور یہ
آواز سنتے ہی وہ بری طرح چونک پڑا۔۔۔ اسی لمحے
تھامس اپنے کمرے سے نکل آیا۔ اس نے بھی کال بیل کی آواز
سن لی تھی۔ گرام نے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا۔ اور خود
وہ برآمدے میں ہی ٹھہر گیا۔
تھامس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ اور دوسرے
لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔۔۔ لیکن اس نے جلد ہی
اپنے آپ کو سنبھال لیا۔
"فرمائیے"۔۔۔ تھامس نے اپنے آپ پر قابو پاتے
ہوئے کہا۔
"مجھے شمس محمود صاحب سے ملنا ہے"۔۔۔ پھاٹک پر
کھڑے ہوئے مقامی نوجوان نے کہا۔
"کون ہے بخشو"۔۔۔ برآمدے میں کھڑے ہوئے
گرام نے تھامس کو چونکتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔
"کوئی صاحب شمس محمود سے ملنے آئے ہیں"۔
تھامس نے مڑ کر برآمدے کی طرف منہ کرتے ہوئے کہا اور
ساتھ ہی اس نے آنکھ سے مخصوص اشارہ بھی کیا۔ جس کا

مطلب تھا کہ یہ آدمی خطرہ ثابت ہو سکتا ہے۔

گرام برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا پھاٹک پر آگیا۔

"شمس محمود صاحب بیمار ہیں ۔۔۔۔ آرام کر رہے ہیں"۔ گرام نے بغور اس مقامی نوجوان کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جو شکل و صورت سے احمق سا آدمی دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ برنی صاحب ہیں" ۔۔۔۔ اس نوجوان نے کہا۔

"جی ہاں ۔۔۔۔ میرا نام برنی ہے"۔ ۔۔۔۔ گرام نے جواب دیا۔

"تو کیا آپ اتنے بدن ہو چکے ہیں۔ میرا مطلب ہے جل چکے ہیں کہ آپ آنے والے کو ڈرائنگ روم میں بھی نہیں بٹھا سکتے"۔ اس نوجوان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"سوری ۔۔۔۔ میں اجنبی افراد کو اندر آنے کی اجازت نہیں دیا کرتا" ۔۔۔۔ گرام نے سخت لہجے میں کہا۔

"اجنبیت تو ملنے جلنے سے ہی دور ہوتی ہے۔ اور اس کی آپ فکر نہ کریں ۔۔۔۔ میں اجنبیت ایک لمحے میں دور کر دوں گا ویسے شمس محمود صاحب میرے لئے اجنبی نہیں ہیں"۔ نوجوان نے کہا۔

"آپ کا نام کیا ہے ۔۔۔۔ اور آپ کہاں سے آئے ہیں۔ اس سے پہلے تو شمس نے آپ کا ذکر کبھی نہیں کیا"۔ گرام نے کہا۔

"مجھے پرنس آف ڈھمپ کہتے ہیں۔ اور شاید آپ کی

یادداشت خاصی کمزور لگتی ہے۔ پہلے بھی آپ سے ملاقات ہو چکی ہے"۔ ۔۔۔۔ نوجوان نے جو عمران تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوگا ۔۔۔۔ بہرحال سوری ۔۔۔۔ شمس آرام کر رہا ہے۔ میں آپ کی آمد کی اسے اطلاع دے دوں گا" ۔۔۔۔ گرام نے سخت لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھامس نے بھی پھاٹک بند کر دیا ۔۔۔۔ لیکن اس کے چہرے پر شدید الجھنوں کے آثار نمایاں تھے۔ اور پھر وہ گرام کے پیچھے چلتا ہوا برآمدے میں آگیا۔

"کون تھا یہ ۔۔۔۔ کیا تم اسے پہچانتے ہو۔ تمہارے اشارے کا مطلب تھا" ۔۔۔۔ گرام نے وہاں ٹھہرتے ہوئے مڑ کر تھامس سے پوچھا۔

"سر ۔۔۔۔ یہ وہی علی عمران ہے۔ جس کا ذکر میں نے کیا تھا" ۔۔۔۔ تھامس نے پریشان لہجے میں کہا۔

"علی عمران ۔۔۔۔ وہی احمق ۔۔۔۔ جس کے متعلق چیف باس نے کہا تھا" ۔۔۔۔ گرام عمران کا نام سنتے ہی بری طرح اچھل پڑا۔ اس بار اس کے چہرے پر بھی تشویش کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"یس سر ۔۔۔۔ اور اس کی یہاں آمد کا مطلب ہے کہ اس کیس کے سلسلے میں ہماری ساری کارروائی ان کی نظروں میں [illegible] ہے۔ اور وہ صرف چیکنگ کے لئے آیا تھا ۔۔۔۔ اب اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ مقامی آدمی جو اس کوٹھی کی

نگرانی کر رہا تھا۔ وہ سیکرٹ سروس کا آدمی ہے۔ اور جو مقامی
آدمی ہمارے ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کر رہے ہیں وہ بھی سیکرٹ سروس
کے آدمی ہیں" ___ تھامس نے کہا۔

"ہاں ___ بالکل ایسا ہی ہو گا۔ اس کا مطلب ہے سب
کئے کرائے پر پانی پھر گیا۔ اب ہمیں کوئی اور تجویز سوچنی ہو گی"
گرام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"جناب ___ پہلی بات تو یہ کہ ہمیں فوری یہاں سے نکل
جانا چاہیئے۔ اب ہمارا یہاں ٹھہرنا انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے
ہم چوہوں کی طرح گھیر لئے جائیں گے ___ اس کے بعد کسی
خفیہ جگہ پر بیٹھ کر ہم کوئی نیا پروگرام بنا سکتے ہیں۔ ویسے اب
اس مشن کی کامیابی مشکوک ہو گئی ہے ___ سیکرٹ سروس
حرکت میں آ گئی ہے" ___ تھامس نے کہا۔

"بزدلی کی باتیں مت کرو۔ میں دیکھ لوں گا۔ اس سیکرٹ سروس
اور عمران کو ___ میرا نام گرام ہے گرام ___ بلاؤ مارتھم کو
اب یہاں ہمارا کوئی کام نہیں۔ اور اسے کہو کہ وہ اس منحوس
گھڑی کو اس کمرے میں چھوڑ آئے" ___ گرام نے تھامس
سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور تھامس دوڑتا ہوا اندرونی کمروں کی
طرف بھاگتا چلا گیا۔

گرام وہیں برآمدے میں کھڑا ہونٹ کاٹتا رہا۔ اس کی آنکھوں
میں شدید غصے کے آثار ابھر آئے تھے ___ اس کی ساری محنت
پر ایک لمحے میں پانی پھر گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد تھامس اور مارتھم وہاں پہنچ گئے۔

"کیا ہوا باس" ___ مارتھم نے پریشان لہجے میں
پوچھا۔

"یہ کھیل ختم ہو گیا ___ تم وہ منحوس گھڑی وہاں چھوڑ آئے
ہو یا نہیں" ___ گرام نے تلخ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ___ وہیں کمرے کی میز پر رکھ آیا ہوں"
مارتھم نے جواب دیا۔

"تھامس ___ اب ہمیں یہاں سے خفیہ طور پر نکلنا ہے۔
کیا بندوبست کرو گے" ___ گرام نے تھامس سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب ___ میں نے اس کا طریقہ سوچ لیا ہے۔ گٹر لائن
کے ذریعے یہاں سے آسانی سے نکلا جا سکتا ہے"
تھامس نے جواب دیا۔

"اوہ ___ ٹھیک ہے۔ جاؤ میرا بریف کیس اٹھا لاؤ۔ ہم
اپنا میک اپ وہیں گٹر لائن میں ہی صاف کر دیں گے۔ اب
ہمیں فوری یہاں سے نکلنا چاہیئے۔ اور ان کے آدمیوں کو بھی
ہٹا لو" ___ گرام نے کہا۔ اور چند لمحوں بعد وہ تینوں پچھلے صحن
میں موجود گٹر کا ڈھکن اتار کر سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ آخر میں
تھامس اترا۔ اس نے ڈھکن اوپر سے برابر کیا اور پھر پنسل ٹارچ
کی مدد سے وہ تینوں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ گٹر لائن
میں پانی کی مقدار معمولی تھی ___ اس لئے وہاں اتنی گیس بھی

نہ تھی جس سے ان کا دم گھٹتا۔ وہ آسانی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"باس ـــــ اس کار کی رجسٹریشن جعلی ہے۔ یہ نمبر رجسٹریشن آفس میں موجود نہ ہے" ـــــ ڈاکٹر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ یا تو ہم ان دونوں کو ختم کر آتے۔ یا پھر کم از کم ان میں سے ایک کو اپنے ساتھ لے آتے تاکہ معلوم ہو جاتا کہ وہ کون ہیں اور کس لئے ہمارا تعاقب کر رہے تھے" ـــــ فائیٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"سر ـــــ جہاں تک میرا خیال ہے۔ ان دونوں کا تعلق مقامی سیکرٹ سروس سے ہے" ـــــ ڈاکٹر نے میز کے

سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ـــــ مقامی سیکرٹ سروس ـــــ یہ خیال تمہیں کیسے آیا۔ تم نے وہاں تو ذکر نہیں کیا تھا۔ اور پھر سیکرٹ سروس ہمارا تعاقب کیسے کر سکتی ہے" ـــــ فائیٹر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"جناب ـــــ میں سیکرٹ سروس کے ارکان کو پہچانتا نہیں ہوں۔ البتہ سنا ہوا ہے کہ اس میں ایک سوئس نژاد لڑکی بھی شامل ہے۔ اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ وہ لڑکی سوئس نژاد لگتی تھی اور مقامی آدمی کے ساتھ تھی ـــــ اور پھر وہ دونوں لڑنے میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔ ان سب باتوں سے میں نے نتیجہ نکالا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ان کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہو" ـــــ ڈاکٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ ـــــ اگر تم نے اس کا اشارہ بھی کر دیا ہوتا تو میں انہیں کسی حالت میں بھی زندہ نہ چھوڑتا۔ اب تو ان دونوں نے ہماری شکلیں دیکھ لی ہیں۔ اب ہمیں مستقل میک اپ میں رہنا ہو گا" فائیٹر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر کوئی جواب دیتا۔ میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی ـــــ اور فائیٹر نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ فائیٹر نے تلخ لہجے میں کہا۔

"نمبر الیون بول رہا ہوں جناب ـــــ ایک اہم اطلاع

ہے جناب" ـــــ دوسری طرف سے نمبر الیون کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ـــــ ٹھیک ہے آجاؤ" ـــــ فائیٹر نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر ـــــ تم جاؤ۔ اور سنو ـــــ تم نے باہر نہیں جانا۔ اگر مجبوراً جانا بھی پڑے تو تم نے میک اپ میں جانا ہے" ـــــ فائیٹر نے سامنے بیٹھے ہوئے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" ـــــ ڈاکٹر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد نمبر الیون اندر داخل ہوا۔

"ہاں ـــــ کیا رپورٹ ہے" ـــــ فائیٹر نے پوچھا۔

"سر ـــــ ہم نے مائیک ایکریمین ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دیا تھا۔ اور سر ـــــ اس مائیک کے ذریعے ایک اہم بات کا پتہ چلا ہے" ـــــ نمبر الیون نے کہا۔

"تمہید مت باندھو۔ اصل بات کرو" ـــــ فائیٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر ـــــ پتہ چلا ہے کہ تھامس اور گرام کسی خاص مشن پر اس ہیڈ کوارٹر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ وہ خفیہ طور پر ایک راستے سے نکلے ہیں۔ اس لئے ہمارے آدمی انہیں چیک نہیں کر سکے ـــــ تھامس نے ٹرانسمیٹر پر اپنے گروپ کو

آرڈر دیا ہے کہ وہ اس خفیہ راستے سے نکل کر فوری طور پر گلشن اقبال کالونی کی کوٹھی نمبر پانچ سو بارہ میں شفٹ ہو جائیں۔ اس نے کہا ہے کہ مادام یوریشیا اور اس کے گروپ کی لڑکیوں کو بھی ساتھ لے جائیں ـــــ اور ہیڈ کوارٹر سے ہر چیز شفٹ کر لی جائے۔ اس ٹرانسمیٹر کال سے یہ بھی پتہ چلا ہے۔ کہ ہماری نگرانی کا انہیں علم ہو گیا ہے۔ اور یہ کہ کوئی مقامی آدمیوں کا گروپ بھی ہمارے علاوہ اس کوٹھی کی نگرانی کر رہا ہے جن کے متعلق تھامس نے خیال ظاہر کیا ہے ـــــ کہ وہ گروپ سیکرٹ سروس کا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس وجہ سے وہ ہیڈ کوارٹر شفٹ کر رہے ہیں" ـــــ نمبر الیون نے کہا۔

"تم نے وہ خفیہ راستہ ڈھونڈھا" ـــــ فائیٹر نے پوچھا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے جناب ـــــ ہمیں ان کے نئے ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گیا ہے" ـــــ نمبر الیون نے جواب دیا۔

اور فائیٹر چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے یوں کندھے جھٹکے جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچ گیا ہو ـــــ اس کی آنکھوں میں غیر معمولی چمک ابھر آئی۔

"تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں" ـــــ فائیٹر نے نمبر الیون سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"پچیس ۲۵ آدمی ہیں جناب" ـــــ نمبر الیون نے جواب دیا۔

"اور کسے ـــــ کافی ہیں۔ تم ایسا کرو کہ سب کو کال کر دو۔ اور پھر انہیں پوری طرح مسلح کر کے مجھے اطلاع دو" ـــــ فائیٹر نے کہا۔

"بہتر سر ـــــ ویسے اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اپنا پلان بتا دیں تاکہ میں اُسی لحاظ سے تیاری کر لوں" نمبر الیون نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو نمبر الیون ـــــ تم یہاں کے انچارج ہو۔ لیکن تم نے کبھی میرے ساتھ کام نہیں کیا۔ میں اس قسم کے کام کا قائل نہیں ہوں کہ بے کار بیٹھا صرف رپورٹیں سنتا رہوں۔ یہ میرے بس سے باہر ہے ـــــ گرام کسی خاص مشن پر گیا ہوا ہے۔ اور ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اور اس کا مشن کیا ہے۔ ایسی صورت میں ہمارا ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہنا حماقت ہے ـــــ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم فوری طور پر گرام کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کریں گے۔ اور پھر وہاں سے مادام یورشیا کو اغوا کر کے یہاں لے آئیں گے ـــــ مادام یورشیا سے میں اصل مشن کا پتہ کر لوں گا۔ اس کے بعد میں خود حرکت میں آجاؤں گا" ـــــ فائیٹر نے اپنا پلان بتاتے ہوئے کہا۔

"تو سر ـــــ آپ کا مطلب ہے مادام یورشیا کو اغوا کر لیا جائے" ـــــ نمبر الیون نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــــ میں خود اصل مشن سے آگاہ ہونا چاہتا ہوں" فائیٹر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو اس کے لئے سر ـــــ آپ کو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں اپنے آدمیوں کو حکم دے دیتا ہوں وہ اسے اٹھا کر لے آئیں گے" ـــــ نمبر الیون نے کہا۔

"نہیں ـــــ میں خود جاؤں گا۔ میں یہاں بیٹھ کر انتظار نہیں کر سکتا" ـــــ فائیٹر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ـــــ جیسے آپ کا حکم ـــــ میں گروپ تیار کر کے آپ کو اطلاع کر دیتا ہوں" ـــــ نمبر الیون نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ اور سنو ـــــ تمہیں یہاں کی سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہے" ـــــ فائیٹر نے پوچھا۔

"نہیں جناب ـــــ باوجود کوشش کے آج تک اس کا علم نہیں ہو سکا" ـــــ نمبر الیون نے جواب دیا۔

"اس احمق علی عمران کی رہائش گاہ جانتے ہو" ـــــ فائیٹر نے کہا۔

"یس سر ـــــ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دوسو (۲۰۰) میں رہتا ہے وہ" ـــــ نمبر الیون نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اپنا ایک آدمی وہاں لگا دو۔ وہ اس فلیٹ کی نگرانی کرے۔ میں مادام سے فارغ ہو کر اس کا بھی خاتمہ کرنا چاہتا ہوں" ـــــ فائیٹر نے کہا۔

"یس سر" ——— نمبر الیون نے سر ہلاتے ہوئے کہا
اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا

عمران ⊂⊃ پھاٹک بند ہوتے ہی تیزی سے واپس مڑا اور
پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل کی
طرف بڑھتا چلا گیا ——— کیپٹن شکیل ایک طرف پڑی ہوئی بنچ
پر بیٹھا اخبار پڑھنے میں مصروف تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے
وہ چلتے چلتے تھک گیا ہو اور آرام کرنے کے لئے بنچ پر بیٹھ
گیا ہو ——— عمران اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ البتہ اس کی نظریں
کوٹھی کے پھاٹک پر جمی ہوئی تھیں۔
"کیا ہوا عمران صاحب" ——— کیپٹن شکیل نے اخبار
منہ سے ہٹائے بغیر پوچھا۔
"معاملہ مشکوک ہے ——— ملازم اور وہ آدمی جو برنی بنا ہوا

ہے میک اپ میں ہیں۔ وہ دونوں غیر ملکی لگتے ہیں"
ران نے آہستہ سے جواب دیا۔
"پھر کیا ارادہ ہے" ——— کیپٹن شکیل نے پوچھا۔
اور اسی لمحے عمران چونک پڑا۔ اس کے حساس کانوں میں
ندر ایک درخت کے پیچھے سے ہلکی سی ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی
ی تھیں ——— یہ ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز تھی۔ عمران نے اس
رخت کی طرف دیکھا اور پھر اُسے اس درخت کے عقب میں
ب آدمی کی جھلک دکھائی دے گئی۔
"یہاں اور لوگ بھی موجود ہیں کیپٹن شکیل" ——— عمران
ے تیز لہجے میں پوچھا۔
"ہو سکتے ہیں ——— میں نے چیک نہیں کیا"
پٹن شکیل نے جواب دیا۔
اُسی لمحے عمران نے درخت کی آڑ سے ایک غیر ملکی کو
ل کر تیزی سے ایک چوڑی سی گلی میں گھستے دیکھا ——— اسی
ے اس نے ارد گرد کی عمارتوں سے تین اور غیر ملکیوں کو بھی
ل کر اس گلی میں جاتے ہوئے دیکھا۔
"اٹھو ——— یہ لوگ فرار ہو رہے ہیں" ——— عمران
ے کہا اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے ایک حسیفے کی پارکنگ میں
ڑی ہوئی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— کیپٹن شکیل بھی
ں کے ساتھ تھا۔ اس کی کار بھی وہیں موجود تھی۔
"تم یہاں رک کر اس کوٹھی پہ نظر رکھو۔ اگر اس میں سے

کوئی نکل کر جائے تو تم نے اس کی نگرانی کرنی ہے۔ میں ان غیر ملکی
کے پیچھے جاؤں گا جو شاید کوٹھی کی نگرانی پر مامور تھے۔ اور ا
جا رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاط
ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

اور عمران جلدی سے اپنی کار میں بیٹھا اور چند لمحوں
اس کی کار وہاں سے نکل کر اس چوڑی گلی کی طرف بڑھی
جدھر وہ غیر ملکی داخل ہوئے تھے۔۔۔۔ گلی خالی پڑی ہوئی
عمران کار اندر لیتا چلا گیا اور پھر وہ ایک دوسری سڑک
آ گیا۔ اس نے گلی کی نکڑ پر کار روکی۔ اور ادھر ادھر دیکھنے
سڑک پر کاریں آ جا رہی تھیں۔۔۔۔ لیکن ظاہر ہے اس
تو کسی کار کی جھلک تک نہ دیکھی تھی۔ لیکن اسی لمحے اس کی
نظریں بائیں طرف کو مڑتی ہوئی کار کے ٹائروں کے تازہ
نشانات پر پڑیں اور وہ چونک پڑا۔۔۔۔ اس نے کار کو بائیں
طرف موڑا اور پھر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ یہ سڑک
جا کر ایک چوک پر سے جا کر پہلے والی سڑک پر مل جاتی تھی
عمران نے کار ایک طرف روکی۔۔۔۔ اور پھر وہ سوچنے لگا
کہ اس طرح اسے ان غیر ملکیوں کا کلیو نہیں مل سکتا۔ اسے
اس گلی کا پچھلی سڑک سے جا ملنے کے بارے میں علم نہ تھا
اس کا خیال یہی تھا کہ ان غیر ملکیوں کی کار اس گلی میں کھڑی
ہو گی۔۔۔۔ اور وہ اس میں بیٹھ کر واپس سڑک پر آئیں

ں لئے وہ کار لے کر اس گلی کی طرف آیا تھا۔ لیکن اب ظاہر ہے
ن کی تلاش فضول تھی۔۔۔۔ اس نے کار واپس اس کوٹھی کی
رف موڑی جہاں کیپٹن شکیل موجود تھا۔ اور پھر کار پارکنگ میں
وک دی۔۔۔۔ کیپٹن شکیل وہیں موجود تھا۔ عمران کار
ا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"ابھی تک کوئی نہیں نکلا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے عمران
ے مخاطب ہو کر کہا۔

"آؤ پھر دیکھ لیتے ہیں۔ کہ یہ لوگ اندر کیا کر رہے ہیں"۔
ران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور وہ دونوں تیز تیز قدم
ٹھاتے کوٹھی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔۔۔۔ پھاٹک بند تھا
مران نے کال بیل بجائی۔ اور پھر وہ اسے بجاتا چلا گیا۔ لیکن
ر خاموشی تھی۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا۔ اور دوسرے
ے وہ بندر کی سی پھرتی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔
ں نے پھاٹک کھول دیا۔۔۔۔ اور کیپٹن شکیل بھی اندر
خل ہو گیا۔

"پرندے اڑ گئے کیپٹن"۔۔۔۔ عمران نے اندر
خل ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔۔۔۔ پچھلی طرف تو گلی بھی نہیں"۔۔۔۔ کیپٹن
شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

عمران اور کیپٹن شکیل پوری کوٹھی گھوم گئے۔ لیکن وہاں
ئی موجود نہ تھا۔۔۔۔ البتہ برنی کے کاغذات۔ کپڑے۔

سامان ہر چیز موجود تھی۔ ایک کمرے میں اُسے میز پر پڑی ہوئی
ایک گھڑی نظر آ گئی ۔۔۔۔ اس نے گھڑی کو اٹھا کر دیکھنا
شروع کر دیا۔ گھڑی مخصوص نوعیت کی تھی۔ عمران نے گھڑی
جیب میں ڈال لی۔ اور اُسی لمحے وہ ٹیلی فون کی گھنٹی کی آواز
سن کر چونک پڑے ۔۔۔۔ یہ آواز بڑے کمرے سے آ رہی
تھی۔ عمران اس کمرے سے نکل کر اس کمرے کی طرف بڑھا
اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔۔ عمران نے آواز بدلتے ہوئے کہا۔

"کون صاحب بول رہے ہیں" ۔۔۔۔ دوسری طرف
سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"آپ کو کن سے ملنا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دینے
کی بجائے سوال کر دیا۔

"کیا آپ برنی صاحب بول رہے ہیں ۔۔۔۔ شمس محمود
سے بات کرائیں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے جھنجلائے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"یہاں کوئی شمس محمود یا برنی نہیں ہے۔ کوٹھی خالی پڑی
ہوئی ہے۔ ہم تو کوٹھی خریدنے کے لئے اسے دیکھنے آئے
ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

رسیور رکھ کر عمران چند لمحے کھڑا سوچتا رہا پھر اس نے ا
کمرے میں ادھر ادھر نظریں گھمائیں ۔۔۔۔ اس کی تیز نظریں ا
ایک چیز کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"اب چلیں یہاں سے ۔۔۔۔ خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے
کا کیا فائدہ" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کندھے اچکاتے
ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔۔ ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ وہ
تو گئے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر دروازے کی طرف
مڑنے ہی لگا تھا کہ اچانک چونک پڑا۔ اور پھر وہ تیزی سے
کمرے کے درمیان میں پڑی ہوئی کرسی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
اُسے کرسی کے پائے کے ساتھ اندرونی طرف ایک کارڈ نما
کاغذ نظر آ گیا تھا ۔۔۔۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کاغذ کو فالتو سمجھ
کر پھینک دیا گیا ہو۔ یا پھر وہ خود ہی جیب سے نکل گیا ہو۔ یہ
چھوٹا سا کارڈ تھا ۔۔۔۔ عمران کے چونکنے کی وجہ دراصل اس
کارڈ پر لکھے ہوئے الفاظ پراپرٹی ڈیلر تھے۔ عمران نے کارڈ
اٹھایا تو واقعی یہ نیشنل پراپرٹی ڈیلرز کا نیلے رنگ کا کارڈ تھا۔
نیشنل پراپرٹی ڈیلرز کے متعلق وہ اچھی جانتا تھا کہ ان کا وسیع و
عریض اور اونچے پیمانے کا کاروبار ہے ۔۔۔۔ جو بڑی بڑی
کوٹھیوں کی خرید و فروخت اور انہیں کرائے پر چڑھانے کا
کاروبار کرتے تھے۔ اور ظاہر ہے۔ برنی یا شمس محمود کو کوٹھی
کرایہ پر لینے یا خریدنے کی بظاہر کوئی ضرورت نہ تھی ۔۔۔۔ اس
کا مطلب تھا کہ یہ کارڈ ان لوگوں کی جیب سے نکلا ہے۔ جو
یہاں موجود تھے۔ عمران نے کارڈ جیب میں ڈالا۔ اور
پھر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھا ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل اس

کے ساتھ تھا کہ اچانک پھاٹک پر ایک جیپ رکی اور دوسرے لمحے عمران کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی ۔۔۔ جیپ میں سے سپرنٹنڈنٹ فیاض اور چار پانچ سپاہی اترے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چھاپہ مارنے آئے ہوں۔

"ارے سوپر فیاض ۔۔۔ تم اور یہاں ۔۔۔ واہ واہ میں بھی سوچ رہا تھا کہ آج سواری نہیں ہے۔ کوئی ایسا آدمی مل جائے جس سے لفٹ حاصل ہو سکے" ۔۔۔ عمران نے سوپر فیاض کو دیکھتے ہی ہانک لگائی۔ اور سوپر فیاض یوں ٹھٹھک کر رک گیا جیسے اُس کے قدم زمین نے پکڑ لئے ہوں۔

"تم ۔۔۔ تم اور یہاں" ۔۔۔ سوپر فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔۔۔ کیوں ۔۔۔ کیا میں یہاں نہیں آسکتا۔ کوئی پرائیویٹ جگہ ہے" ۔۔۔ عمران نے قریب آکر بڑے انداز سے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ۔۔۔ میں اس وقت ڈیوٹی پر ہوں۔ اور مجھے اعلیٰ احکام سے ہدایات ملی ہیں کہ اس کوٹھی میں موجود اشخاص کو فوری طور پر گرفتار کر لیا جائے" ۔۔۔ سوپر فیاض نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

"تو کر لو گرفتار ۔۔۔ کوٹھی میں کوئی موجود ہو گا تو گرفتار کرو گے۔ اب تم دیواروں کو تو ہتھکڑیاں پہنانے سے رہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم تو موجود ہو" ۔۔۔ سوپر فیاض نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"میں تو خود کوٹھی والوں سے ملنے آیا تھا۔ جب یہاں کسی کو نہ پایا تو واپس جا رہا تھا" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"یہ وضاحتیں اعلیٰ حکام کے سامنے کرنا۔ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ جو کوٹھی میں ہو اُسے گرفتار کر لیا جائے" اور کوٹھی میں تم اور یہ آدمی موجود ہے" ۔۔۔ سوپر فیاض شاید موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔

"اس طرح تو کوٹھی میں تم بھی موجود ہو اور تمہارے سپاہی بھی" ۔۔۔ عمران نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔ اور اس کی دلیل سن کر کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا

"شٹ اپ ۔۔۔ ہنستے ہو ۔۔۔ گرفتار کرو انہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ......" ۔۔۔ سوپر فیاض کیپٹن شکیل کے ہنسنے پر ہتھے سے ہی اکھڑ گیا۔

"ارے ارے ۔۔۔ دھیرج سوپر فیاض ۔۔۔ کیوں اپنی نوکری کے پیچھے پڑے ہوتے ہو۔ سنو ۔۔۔ تمہیں کس نے یہ ہدایات دی ہیں کہ تم یہاں چھاپہ مارو" ۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے" ۔۔۔ سوپر فیاض نے چڑ کر جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران جواب میں کچھ کہتا۔ ایک اور جیپ گیٹ کے سامنے آکر رکی ـــــ اور اس میں سے دو نوجوان نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے اندر آ گئے۔ سوپر فیاض مڑ کر انہیں دیکھنے لگا۔

"ہمارا تعلق ایک حکومتی خفیہ لیبارٹری سے ہے۔ میں وہاں کا چیف سیکورٹی آفیسر عالم گیر ہوں ـــــ آپ سپرنٹنڈنٹ فیاض ہیں" ـــــ آگے چلنے والے نوجوان نے سوپر فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ـــ ہوں ـــ کیوں" ـــــ سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے باس کو میں نے ہی فون کیا تھا کہ اس کوٹھی کو چیک کیا جائے ـــــ کیوں کہ یہاں لیبارٹری کا ایک اہم آدمی آیا اور پھر وہ غائب ہو گیا۔ البتہ اس کی گھڑی یہیں رہ گئی ہے۔ جو ان صاحب کی جیب میں ہے۔ میں وہ گھڑی لینے آیا ہوں" ـــــ عالمگیر نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ اچھا ـــ یہ کوئی خاص گھڑی ہے"
عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ گھڑی نکالتے ہوئے کہا۔ جو اس نے کمرے کی میز سے اٹھا کر جیب میں ڈال لی تھی۔

"آپ کون صاحب ہیں ـــ کیا آپ بھی انٹیلی جنس سے متعلق ہیں" ـــــ عالم گیر نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"تمہارا باس کون ہے" ـــــ عمران نے یک لخت پوچھا۔

"ڈاکٹر سلطان صاحب ـــ کیوں" ـــ عالم گیر نے بے خیالی میں ہی جواب دیا۔

"انہوں نے کسی کو فون کیا تھا۔ نام نہیں لیا۔ تاکہ شمس محمود کے سلسلے میں تحقیقات کی جائے ـــ کیوں کہ اس کے متعلق مشکوک رپورٹ ملی تھی۔ ستائیس منٹ کا وقفہ اور بعد میں اس کی حرکات۔ مجھے انہوں نے بھیجا ہے۔ جس کو ڈاکٹر سلطان نے فون کیا تھا ـــ میرا نام علی عمران ہے۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں" ـــ عمران نے تعارف کراتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض حیرت سے ان دونوں کی شکلیں دیکھتا رہ گیا۔

"اوہ ـــ ٹھیک ہے سر ـــ میں سمجھ گیا"
عالم گیر نے فوراً مؤدب ہوتے ہوئے جواب دیا۔ کیوں کہ ڈاکٹر سلطان کے حوالے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے ـــ اور وہ انٹیلی جنس کے سامنے ظاہر نہ ہونا چاہتے ہیں۔

"یہ گھڑی رکھ لو۔ میرا خیال ہے۔ اس سے تم چیک کرتے رہتے ہو" ـــ عمران نے گھڑی عالم گیر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ـــ عالم گیر نے گھڑی ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"میں جب پہلے آیا تو وہ برنی اور اس کا ملازم ملا۔ اس نے بتایا کہ شمس محمود بیمار ہے اور آرام کر رہا ہے ۔۔۔ اس نے مجھے اندر نہ آنے دیا۔ چنانچہ میں واپس گیا۔ اور پھر اپنے ساتھی کے ساتھ جب دوبارہ یہاں پہنچا تو یہ کوٹھی خالی تھی ۔۔۔ اس دوران سوپر صاحب تشریف لائے اور اب یہ ہمیں ہی گرفتار کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ تاکہ خانہ پری تو کی جاسکے۔ بہرحال آپ ڈاکٹر سلطان صاحب سے کہہ دینا کہ ہم جلد ہی اصل صورتحال کا سراغ لگالیں گے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر ۔۔۔ میں پیغام دے دوں گا"۔۔۔ عالم گیر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل بھی اس کے پیچھے تھا ۔۔۔ اور سوپر فیاض حیرت سے آنکھیں پھاڑے دیکھتا رہ گیا۔ عمران نے گفتگو ہی ایسی کی تھی کہ اس کے بعد شاید سوپر فیاض کو اس کی گرفتاری کا حوصلہ ہی نہ پڑا تھا ۔۔۔ اور ویسے بھی اب غیر آدمی درمیان میں آ گئے تھے۔ اور سوپر فیاض عمران کو اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ اب اگر اس نے اس کی گرفتاری پر اصرار کیا تو عمران نے اس کی ایسی بے عزتی کرنی ہے۔ کہ وہ ان لوگوں سے ہمیشہ کے لئے منہ چھپاتا پھرے گا ۔۔۔ چنانچہ وہ خاموش کھڑا رہا۔ عمران اور کیپٹن شکیل تیز تیز قدم اٹھاتے کوٹھی سے باہر نکلے۔ اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ پارکنگ میں اپنی اپنی کاروں تک

پہنچ گئے۔

"کیپٹن شکیل ۔۔۔ اب تم واپس جاؤ۔ میں خود ایکسٹو کو رپورٹ دے دوں گا"۔۔۔ عمران نے اپنی کار میں بیٹھتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے سر ہلا دیا۔

عمران نے کار پارکنگ سے نکالی اور پھر تیزی سے کالونی سے نکل کر اس طرف بڑھنے لگا جہاں نیشنل پراپرٹی ڈیلرز کا دفتر تھا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ اس بلڈنگ کے سامنے پہنچ گیا جس میں یہ دفتر واقع تھا ۔۔۔ عمران نے کار ایک طرف پارک کی۔ اور خود سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر والی منزل کی طرف بڑھنے لگا۔ اوپر والی پوری منزل پراپرٹی ڈیلرز کے مختلف شعبوں کے دفاتر پر مشتمل تھی ۔۔۔ عمران ایک بار پہلے بھی یہاں آچکا تھا۔

ایک دروازے پر مینجر کی تختی لگی ہوئی تھی۔ اور اس دروازے کے باہر ایک بڑی بڑی مونچھوں اور کرخت چہرے والا چپڑاسی کھڑا ہوا تھا ۔۔۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا جیسے ہی بند دروازے کی طرف بڑھا چپڑاسی نے ہاتھ اٹھا کر اُسے روک دیا۔

"کس سے ملنا ہے آپ کو"۔۔۔ چپڑاسی کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"تمہیں کس نے نوکری پر رکھا ہے۔ بولو اس کا نام بتاؤ اس احمق کا جس نے تمہیں یہاں نوکری دی ہے"۔۔۔ عمران

نے رک کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور چپڑاسی بے اختیار سہم
کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"مجھے بڑے صاحب نے رکھا ہے ـــــ کیوں"
چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چپڑاسی نے اپنے آپ کو سنبھالتے
ہوئے کہا۔

"تمہارا بڑا صاحب دنیا کا سب سے بڑا احمق ہے۔ سمجھے۔
تمہاری شکل دیکھ کر تو گاہک دور سے ہی بھاگ جائیں گے۔
تمہیں تو یہاں کی بجائے کسی تھانے میں ہونا چاہیئے تھا"
عمران نے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر اندر داخل
ہو گیا۔

یہ ایک خاصا بڑا دفتر تھا۔ جسے بہترین انداز میں سجایا گیا تھا
بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے جو ایک
فائل کے مطالعے میں مصروف تھا ـــــ عمران کو اندر آتے دیکھ
کر چونک کر سر اٹھایا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات تھ

"صاحب ـــــ یہ زبردستی" ـــــ اسی لمحے پیچھے سے
چپڑاسی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"جاؤ ـــــ باہر کھڑے ہو جاؤ" ـــــ عمران نے مڑ کر
پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔ اور چپڑاسی تیزی سے باہر
نکل گیا۔

"آپ ہی اس ادارے کے بڑے صاحب ہیں"
عمران نے آگے بڑھ کر ایک کرسی کو گھسیٹتے ہوئے پوچھا۔ وہ

بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"میں منیجر ہوں ـــــ مگر آپ نے اپنا تعارف نہیں کرایا"
منیجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ غور سے عمران کو دیکھ
رہا تھا۔

"چلو شکر ہے۔ آپ احمق نہیں نکلے۔ ویسے بھی شکل سے
آپ احمق نہیں لگ رہے ـــــ باقی رہا میرا تعارف ـــــ تو
آپ کے اس چپڑاسی کو دیکھتے ہوئے آدمی اپنا شجرہ نسب ہی
بھول جاتا ہے۔ تعارف تو رہا ایک طرف" ـــــ عمران نے
برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ـــــ میں سمجھا نہیں ـــــ آپ کیا کہہ رہے
ہیں" ـــــ منیجر کا چہرہ اور بھی زیادہ ہونق بن گیا۔

"جناب ـــــ میں نے آپ کے چپڑاسی سے پوچھا تھا کہ کس احمق
نے تمہیں یہاں نوکری دی ہے۔ بھلا اس کی یہ بڑی بڑی مونچھیں
اور اس کا سفاک چہرہ دیکھ کر کونسا گاہک ہو گا جو اندر آنے کی جرأت
کرے گا ـــــ اور ظاہر ہے ایک کمرشل ادارے میں جب گاہک
نہیں آئیں گے تو ادارہ خاک چلے گا۔ اس لئے میں نے پوچھا تھا
کہ وہ کون سا احمق ہے جس نے یہ ادارہ بند کرانے کے لئے تم
جیسا چپڑاسی رکھا ہے ـــــ اس نے بتایا کہ بڑا صاحب اور
آپ فرما رہے ہیں کہ آپ بڑے صاحب نہیں بلکہ منیجر ہیں"
عمران نے پوری طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور منیجر
بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی بات واقعی درست ہے۔ میں اسے آج ہی ٹرانسفر کر دیتا ہوں ـــــ ویسے اب تو آپ جرأت کر کے آ گئے میں اب تو آپ اپنا تعارف کرا دیجیئے" ـــــ منیجر نے بڑے خوشدلانہ لہجے میں کہا۔

"ایسا نہ ہو کہ میرا تعارف سنتے ہی چپڑاسی کے ساتھ ساتھ آپ بھی اپنا ٹرانسفر کرا جائیں ـــــ بہرحال اب آپ اصرار کر ہی رہے ہیں تو پھر یہ کارڈ دیکھ لیجئے" ـــــ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک تعارفی کارڈ نکالا اور اُسے منیجر کے سامنے پھینک دیا۔

منیجر نے کارڈ اٹھا کر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر بوکھلاہٹ کے آثار ابھر آئے ـــــ ظاہر ہے کارڈ پر لکھا ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جنس کا عہدہ اُسے بوکھلانے کے لئے کافی تھا۔

"اوہ ـــــ آپ ـــــ فف ـــــ فف ـــــ فرمایئے" منیجر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا نہیں تھا کہ آپ تعارف نہ پوچھیئے۔ اب آپ اٹھ کر بھاگنے ہی والے ہیں ـــــ بہرحال اطمینان سے تشریف رکھیئے۔ میں ایک معمولی سے مسئلے کے لئے آیا ہوں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ـــــ جی ـــــ فرمایئے ـــــ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں؟ پہلے یہ بتایئے کہ آپ ٹھنڈا پیئیں گے یا گرم" ـــــ منیجر ابھی

تک اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا تھا۔

"جی ـــــ یہ آپ اپنے چپڑاسی سے ہی منگوائیں گے" عمران نے کہا۔

"جی ہاں ـــــ فی الحال تو وہی لے آئے گا۔ ویسے وہ بہت ہوشیار آدمی ہے" ـــــ منیجر نے جواب دیا۔

"لیکن اگر آپ ٹھنڈا منگوائیں گے تو اس کے خوف سے وہ گرم ہو جائے گا ـــــ اور گرم منگوائیں گے تو وہ دہشت سے ٹھنڈا ہو جائے گا۔ اس لئے فی الحال رہنے دیں" ـــــ عمران نے کہا اور منیجر بے اختیار مسکرا دیا۔

"بہتر ـــــ فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" منیجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اور عمران نے جیب سے وہی نیلے رنگ والا کارڈ نکالا اور اسے منیجر کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

"ایک اہم سرکاری مسئلے میں یہ کارڈ شامل ہے اس کے متعلق تفصیلات چاہئیں۔ کہ یہ کارڈ کسے ایشو کیا گیا ہے۔ اور سنیئے ـــــ آپ جانتے ہیں کہ سنٹرل انٹیلی جنس کیا ادارہ ہے۔ اس لئے براہ کرم ایک تو مکمل اور درست تفصیلات بتایئے۔ اور دوسری بات یہ کہ اس کے متعلق آپ کے علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہونا چاہیئے ـــــ ورنہ آپ کا چپڑاسی تو کجا آپ کا پورا ادارہ ہی ملک عدم کو ٹرانسفر ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جی ــــ میں سمجھتا ہوں جناب ــــ ویسے بھی ہمارا کمرشل ادارہ ہے ۔ ہم حکومت سے ہر ممکن تعاون کے خواہش مند ہیں ۔ میں ابھی معلوم کر دیتا ہوں " ــــ منیجر نے جواب دیا ۔ اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر کو پریس کیا ۔

" مسٹر فگنز ا رینٹ فائل نمبر ایک سو چودہ لے کر میرے پاس آئیے ۔ جلدی " ــــ منیجر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا ۔

" ابھی سر تمام تفصیلات معلوم ہو جاتی ہیں " ــــ منیجر نے دانت نکالتے ہوئے کہا ۔ اور عمران نے سر ہلا دیا ۔

چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک فائل اٹھائے اندر آیا ــــ اس نے مؤدبانہ انداز میں منیجر کو سلام کیا اور پھر بڑے ادب سے فائل منیجر کے سامنے رکھ کر وہ ایک طرف کھڑا ہو گیا ۔

" آپ جائیے ــــ فائل پہنچ جائے گی " ــــ منیجر نے اس نوجوان سے کہا ۔ اور نوجوان سلام کر کے واپس چلا گیا ۔ منیجر نے فائل کھولی اور پھر اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے ــــ ایک صفحے پر وہ رکا اس نے ایک نظر کارڈ پر ڈالی اور پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہنے لگا ۔

" یہ کارڈ کوٹھی نمبر پانچ سو بارہ گلشن اقبال کالونی کا ہے جناب ــــ اور یہ کوٹھی ایک سال قبل مسٹر تھامس کو کرایہ

پر دی گئی ہے ۔ اور اس کا پانچ سال کا کرایہ ایڈوانس جمع ہے جناب " ــــ منیجر نے تفصیلات پڑھتے ہوئے کہا ۔

" کیا اس کارڈ پر کچھ لکھا ہوا ہے ــــ جس سے آپ نے یہ تفصیلات معلوم کر لی ہیں " ــــ عمران نے پوچھا ۔

" جی ہاں ــــ اس پر نمبر ایک سو چودہ کراس بارہ لکھا ہوا ہے ۔ ایسے کارڈ دراصل جائیداد کی چابی کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں ۔ آر ایک سو چودہ کا مطلب ہے رینٹ فائل نمبر ایک سو چودہ اور بارہ خانہ نمبر ہے ۔ یہ دیکھئے " ــــ منیجر نے کارڈ اٹھا کر اس کے ایک کونے میں لکھے ہوئے مدھم سے نمبر عمران کو دکھاتے ہوئے کہا ــــ یہ نمبر اتنے مدھم تھے کہ پہلے عمران کی نظروں میں نہ آئے تھے ۔ لیکن اب غور سے دیکھنے پر صاف پڑھے جا رہے تھے ۔

" ہوں ــــ ٹھیک ہے ــــ یہ فائل دکھائیے " ۔

عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور منیجر نے فائل اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دی ــــ عمران نے دیکھا کہ واقعی خانہ نمبر بارہ میں وہی تفصیلات درج تھیں جو منیجر نے بتائی تھیں ۔ تھامس کا پتہ وہاں ساؤتھ کالونی لکھا ہوا تھا ــــ اور یہ وہی پتہ تھا جس کے متعلق کیپٹن شکیل نے گرام کی نسبت اطلاع دی ۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ ان کا ایک اہم اڈہ نظروں میں آ گیا تھا ۔

"تھینک یو مسٹر منیجر ——— میری ہدایات یاد ہیں ناں۔" عمران نے کارڈ کو اٹھا کر واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"یس سر ——— آپ بے فکر رہیں۔" ——— منیجر نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا مڑا۔ اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل آیا ——— اس نے چپڑاسی کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ بلکہ تیز تیز قدم اٹھاتا سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

گرام۔ تھامس اور مارتھم گٹر لائن میں کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک اور دہانے سے باہر نکلے ——— سب سے پہلے تھامس نے اوپر چڑھ کر ڈھکن کو ہٹایا۔ اور پھر اس نے سر باہر نکالا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مسرت کے آثار ابھر آئے ——— اس دہانے کے ساتھ ہی نیلے رنگ کی ایک بڑی کار موجود تھی۔ جو اس کے ایکشن گروپ کی تھی۔ اور ایکشن گروپ کے چار آدمی دہانے کے اردگرد موجود تھے۔

"آجائیے باس ——— جلدی کیجئے ——— یہ شاہراہ عام ہے۔" ——— ایکشن گروپ کے ایک آدمی نے کہا۔ اور تھامس تیزی سے باہر آگیا۔ اس کے بعد گرام باہر نکلا اور آخر میں مارتھم۔ وہ تینوں ہی اصل شکلوں میں تھے ——— انہوں نے راستے میں ہی اپنے میک اپ صاف کر لئے تھے۔

باہر آتے ہی وہ تینوں اس نیلے رنگ کی کار میں سوار ہو گئے
جب کہ ایکشن گروپ کا ایک آدمی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔
باقی تین افراد ذرا فاصلے پر کھڑی ہوئی ایک سیاہ رنگ کی
کار میں بھاگ کر سوار ہوئے ـــــ اور پھر دونوں کاریں آگے
پیچھے چلتی ہوئیں تیزی سے اس چوڑی گلی سے نکل کر بڑی سڑک
پر پہنچ گئیں۔

" ہیڈ کوارٹر شفٹ ہو گیا ہے "ـــــ گرام نے پاس
بیٹھے ہوئے تھامس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" یس سر ـــــ لازماً ہو گیا ہو گا۔ میں نے آرڈرز دے دیئے
تھے "ـــــ تھامس نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔ اور گرام نے سر ہلا دیا۔

" اب ہمیں ڈائریکٹ ایکشن لینا ہو گا۔ ہماری تمام پلاننگ فیل
ہو گئی ہے "ـــــ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد گرام نے
کہا۔

" لیکن سر ـــــ اس لیبارٹری کے اندر داخل ہونا تو
ناممکن ہے۔ ہماری پلاننگ تو بالکل بے داغ تھی۔ لیکن نجانے
کس طرح لیبارٹری والوں کو شک پڑ گیا "ـــــ تھامس نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" وہ لوگ ہماری توقع سے کہیں زیادہ ہوشیار واقع ہوئے
ہیں ـــــ ہم اب تک انہیں احمق سمجھ رہے تھے۔ لیکن اب
مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ لوگ احمق نہیں ہیں۔ اب میں

ایک اور بات سوچ رہا ہوں "ـــــ گرام نے کہا۔

" وہ کیا "ـــــ تھامس نے چونک کر پوچھا۔

" حکومت میں کوئی تو ایسا آفیسر ہو گا جو اس لیبارٹری میں جا
سکتا ہو گا ـــــ ایسے آفیسر کو ڈھونڈھ کر اگر اس کا میک اپ
کر لیا جائے تو لیبارٹری میں نہ صرف داخل ہوا جا سکتا ہے۔
بلکہ وہاں سے وہ فارمولا اور اس سائنس دان کو بھی باہر نکالا
جا سکتا ہے "ـــــ گرام نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ـــــ ویری گڈ باس ـــــ آپ واقعی بے حد ذہین
ہیں۔ یہ انتہائی شاندار تجویز ہے۔ مجھے معلوم ہے وزارت
سائنسی ریسرچ کے چیف سیکرٹری ایم۔ ایچ جانباز ہیں۔
وہ بالکل آپ کی قد و قامت کے ہیں ـــــ البتہ وہ ادھیڑ عمر
ہیں۔ آپ ان کی جگہ آسانی سے لے سکتے ہیں۔ ویسے بھی وہ
غیر شادی شدہ ہیں اور اپنی کوٹھی میں ملازموں کے ساتھ اکیلے
رہتے ہیں ـــــ ملک کی تمام سائنسی لیبارٹریاں ان کے
انڈر ہیں "ـــــ تھامس نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔
اور گرام کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

اسی لمحے کار ایک عظیم الشان کوٹھی کے گیٹ پر رک گئی۔
گیٹ کھلا ہوا تھا۔

" یہ گیٹ کیوں کھلا ہوا ہے "ـــــ تھامس نے گیٹ کو
کھلا دیکھ کر بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور پھر جب کار پورچ
میں جا کر رکی اور وہ تیزی سے باہر نکلے تو ان کے چہرے دیکھنے

والے تھے۔ برآمدے میں چار افراد لاشوں کی صورت میں پڑے ہوئے تھے ___ ان کے جسم گولیوں سے چھلنی تھے۔ اور پھر وہ سب دوڑتے ہوئے اندر کمروں میں گئے تو ان پر جیسے حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ___ ہر طرف لاشیں ہی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ مادام یوریشیا کے گروپ کی تمام لڑکیاں بھی لاشوں کی صورت میں تبدیل ہو چکی تھیں ___ البتہ مادام یوریشیا غائب تھی۔ اور پھر وہ سب دو لاشوں کو دیکھ کر ٹھٹھک گئے۔ یہ دونوں اجنبی افراد تھے۔

"اوہ ___ یہ تو ڈاکٹر کی لاش ہے۔ کے۔ جی۔ بی کے انفارمر کی ___ میں اسے جانتا ہوں" ___ تھامس نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور کے۔ جی۔ بی کا سن کر گرام کا چہرہ بھڑکنے لگا۔ لاشوں کے جسم ابھی گرم تھے ___ اس کا مطلب تھا کہ انہیں مرے ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری۔

اسی لمحے انہیں دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دیئے جو تیزی سے نزدیک آتے جا رہے تھے۔

"پولیس آ رہی ہے ___ نکلو یہاں سے جلدی"

تھامس نے چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ سب تیزی سے واپس اپنی کاروں کی طرف دوڑے ___ لیکن پولیس گاڑیوں کے سائرن اب سر پر پہنچ چکے تھے اور پھر دوسرے لمحے پولیس گاڑیاں سائرن بجاتی چیختی ہوئیں پھاٹک کے سامنے سے گزرتی چلی گئیں۔

"اوہ ___ یہ کہیں اور جا رہے ہیں" ___ تھامس نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے انہیں کوٹھی کے صحیح محل وقوع کا علم نہ ہو۔ جلدی نکل چلو" ___ گرام نے چیخ کر کہا اور وہ سب اس کے کہنے پر جلدی سے دوبارہ کاروں میں سوار ہوئے۔ اور چند لمحوں بعد دونوں کاریں مڑ کر تیزی سے پھاٹک سے باہر نکلیں اور ایک طرف بڑھتی چلی گئیں ___ وہ اس سمت کی مخالف طرف گئی تھیں جدھر پولیس کی کاریں گئی تھیں۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد جب وہ ایک سینما ہاؤس پر پہنچے۔ تو گرام نے کاریں روکنے کے لئے کہا ___ اور انہوں نے سینما کی وسیع و عریض پارکنگ میں کاریں موڑ کر روک دیں۔

"کیا تم کے۔ جی۔ بی کے ہیڈ کوارٹر کو جانتے ہو" ___ گرام نے تھامس سے پوچھا۔

"جی ہاں ___ جانتا ہوں ___ وہ ریبٹ روڈ کی ایک رہائشی بلڈنگ میں ہے۔ لیکن ہم چار پانچ افراد وہاں کیسے داخل ہو سکتے ہیں ___ ہمارے باقی ساتھی تو مارے جا چکے ہیں" ___ تھامس نے بجھے بجھے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے پولیس کاریں سائرن بجاتی واپس آتی دکھائی دیں۔ اور پھر وہ اس کوٹھی کے گیٹ پر رک گئیں ___ جس میں سے ابھی ابھی وہ باہر آئے تھے۔

" دیکھا ـــــ اگر ہم مطمئن ہو جاتے تو پھنس گئے تھے۔ اب یہاں سے نکل چلو۔ ہمیں فوراً کے۔جی۔بی کے اڈے پر چھاپہ مارنا ہے۔ وہ لوگ مادام کو اپنے ساتھ لے گئے ہیں ـــــ اس کا مطلب ہے کہ انہیں ہمارے مشن کی سن گن مل گئی ہے۔ اور اب وہ مادام سے اصل مشن حاصل کرنا چاہیں گے " ـــــ گرام نے تیز لہجے میں کہا۔

" مگر سر ـــــ ہم کس طرح ..... " ـــــ تھامس نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

" شٹ اپ ـــــ میرے سامنے بزدلی کی باتیں مت کرو۔ میں قیامت بن کر ان پر ٹوٹ پڑوں گا ـــــ تم کسی طرح اسلحے کا بندوبست کر سکتے ہو " ـــــ گرام نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" اسلحہ تو مل جائے گا۔ ہماری کاروں کی سیٹوں کے نیچے خفیہ باکسز میں ـــــ ہر قسم کا اسلحہ موجود ہے " ـــــ تھامس نے جواب دیا۔

" تو آؤ۔ اس سے پہلے کہ وہ لوگ مادام سے مشن کا راز حاصل کریں ہم ان پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑیں۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے " ـــــ گرام نے واپس کار میں سوار ہوتے ہوئے کہا۔ اور تھامس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا۔ اور وہ بھی کار میں سوار ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دونوں کاریں آندھی اور طوفان کی طرح ریبٹ روڈ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھیں۔

فائیڈ کا چہرہ مسرت اور کامیابی سے کھلا پڑ رہا تھا۔ اس کا ڈائریکٹ ایکشن کافی کامیاب رہا تھا ـــــ اور صرف اپنے دو آدمی ضائع کر کے وہ نہ صرف ایکریمیا کے پورے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ بلکہ وہ مادام کو بھی زندہ لے آنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

" مادام کو بلیک روم میں پہنچا دیا گیا ہے سر " ـــــ نوجوان نمبر الیون نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" تم باہر کا خیال رکھنا ـــــ وہ گرام اور تھامس وغیرہ ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں تھے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ واپس آئیں تو ہم پر چڑھ دوڑیں " ـــــ فائیڈ نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں باس ـــــ وہ لوگ ہمارا پتہ نہیں پا سکتے۔ ہمارا ہیڈ کوارٹر بالکل خفیہ ہے۔ اس ملک میں ہمارے

علاوہ اور کوئی نہیں جانتا ــــــ نمبر الیون نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــ گڈ ــــ ویسے ہم جلدی میں واپس آ گئے۔ ہمیں اپنے دونوں آدمیوں کی لاشیں ساتھ لے آنا چاہئیں تھیں"۔ فائیٹر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ــــ ڈاکٹر اور کانوف دونوں صرف انفارمر ہیں۔ ان کا کوئی براہِ راست تعلق ہمارے ہیڈکوارٹر سے نہیں ہے۔ اور لاشیں کاروں میں لاد کر لے آنا خطرناک بھی ہو سکتا تھا ــــ کیوں کہ یہاں اکثر پولیس اچانک کاروں کی تلاشی لینی شروع کر دیتی ہیں منشیات کی چیکنگ کے سلسلے میں"۔ نمبر الیون نے کہا۔

"اوہ ــــ ٹھیک ہے ــــ بہر حال پھر بھی خیال رکھنا گرام بہت ہوشیار اور تیز ایجنٹ ہے۔ میں ذرا اس مادام سے دو باتیں کر لوں" ــــ فائٹر نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلا اور ایک راہداری میں مڑتا ہوا بلیک روم کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــ راہداری میں موجود مسلح افراد اُسے مسلسل سیلوٹ کر رہے تھے۔ نمبر الیون اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔

پھر ایک موڑ مڑ کر وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ دروازہ کا رنگ بالکل سیاہ تھا اور اس کے باہر مشین گنوں سے مسلح دو افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ یہ

بلیک روم تھا۔ جہاں تشدد کے جدید ترین آلات رکھے گئے تھے۔ فائٹر اور نمبر الیون کے وہاں پہنچتے ہی ایک مسلح آدمی نے جلدی سے دروازہ کھول دیا ــــ اور فائیٹر اور نمبر الیون کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے کی چاروں دیواروں کے ساتھ مختلف انداز کی مشینیں فٹ تھیں۔ درمیان میں ایک لوہے کی کرسی پر مادام پورشیا بیٹھی ہوئی تھی ــــ اس کے جسم کو لوہے کے کڑوں سے جکڑا ہوا تھا۔ جو اس کرسی کا ہی حصہ تھے۔ مادام کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔ اس کے گالوں پر کئی زخم تھے۔ اور ایک آنکھ کے نیچے گہرا سیاہ داغ بھی تھا ــــ یہ شاید کسی زوردار مکے کا نشان تھا۔ ظاہر ہے مادام نے باقاعدہ مقابلہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ جس کے نتیجے میں اُسے یہ زخم سہنے پڑے تھے۔ اس کی آنکھوں میں زہریلی چمک تھی۔

فائیٹر تیز تیز قدم اٹھاتا مادام کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ چند لمحے مادام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اُسے دیکھتا رہا۔ دوسرے لمحے اس کا دایاں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چٹاخ کی زوردار آواز سے مادام کی گردن گھوم گئی ــــ فائیٹر کا زوردار تھپڑ اس کے منہ پر پڑا تھا۔ تھپڑ اتنا زوردار تھا۔ کہ مادام کے منہ سے خون کی لکیر بہہ نکلی ــــ اس کے گال پر انگلیوں کے نشانات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں شاید عورتوں پر ہاتھ اٹھانے کا شوق ہے۔ تم جیسے مرد ہی دراصل مردوں کے لئے توہین کا باعث بنتے ہیں"۔

مادام نے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے نفرت
کی چنگاریاں سی نکل رہی تھیں۔

"تم جیسی عورتیں ہوتی ہی اس قابل ہیں کہ انہیں روند دیا
جائے مادام پورشیلا ـــــ اور یہ بات بھی کان کھول کر سن لو
کہ میں تمہارے ساتھ کوئی رعایت نہیں کروں گا۔ ہاں اگر
تم رعایت چاہتی ہو۔ تو مجھے بتاؤ۔ کہ تمہارا یہاں کیا مشن تھا۔
اور تم نے گرام کو کیا معلومات مہیا کی ہیں" ـــــ فائیرڈ نے
انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں کسی گرام کو نہیں جانتی۔ اور نہ ہی مجھے کسی مشن کا علم
ہے۔ ویسے تم سے جو ہوتا ہے کر لو" ـــــ مادام نے انتہائی
با اعتماد لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ تو یہ ارادے ہیں ـــــ نمبر الیون ـــــ تیزاب
کی بوتل لے آؤ" ـــــ فائیرڈ نے زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔
اور اس کے پیچھے کھڑا ہوا نمبر الیون تیزی سے ایک الماری کی
طرف بڑھا۔ اور اس نے الماری کھول کر ایک بڑی سی بوتل
نکالی اور واپس مڑ آیا۔

"اس کا ایک قطرہ اس کے پیر پہ ڈالو۔ اور پھر میں صرف پانچ
تک گنوں گا۔ اگر یہ نہ بولے تو پوری بوتل اس کے چہرے
پر انڈیل دینا" ـــــ فائیرڈ نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

اور نمبر الیون نے احتیاط سے بوتل کا ڈھکن اٹھایا۔ اور
پھر اس نے بندھی ہوئی مادام کے پیر پہ بوتل کو ذرا سا ٹیڑھا کیا

پھر بوتل میں سے چند قطرے نکل کر مادام کے پیر پہ پڑے اور
اس کے پیر سے دھواں سا نکلنے لگا ـــــ مادام کے حلق
سے زوردار چیخ نکلی اور اس کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔

"ایک......" ـــــ فائیرڈ نے بڑے مطمئن انداز
میں گنتی شروع کر دی۔ مادام مسلسل چیختے چلی جا رہی تھی۔

"دو......" ـــــ فائیرڈ نے ایک لمحہ رک کر کہا۔ اور پھر
اس نے تین کہا۔ وہ غور سے مادام کو دیکھ رہا تھا جس کی آنکھیں
خوف اور تکلیف کی شدت سے باہر کو ابل آئی تھیں۔ نمبر الیون
نے بوتل کو اس کے چہرے کے اوپر اس زاویے پر لٹکا دیا۔ کہ
ذرا سا ہاتھ ہلاتے ہی بوتل میں موجود تمام تیزاب اس کے چہرے
پر پڑ سکتا تھا۔

"چار......" ـــــ فائیرڈ نے کہا۔ اور اس کے چہرے
پر سفاکی کے تاثرات ابھر آئے۔ مادام نے چیختے ہوئے اب
فائیرڈ کو گالیاں بھی دینا شروع کر دی تھیں۔

"پانچ......" ـــــ فائیرڈ نے ہندسے کو چباتے ہوئے
کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ آگے کر کے نمبر الیون
سے بوتل خود پکڑ لی۔

"تمہارے خوب صورت چہرے کے تحفظ کا بس ایک آخری
لمحہ رہ گیا ہے بولو" ـــــ فائیرڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو ٹھہرو ـــــ میں بتاتی ہوں" ـــــ مادام کی قوت
برداشت آخری لمحے میں جواب دے گئی۔ ہر عورت کی طرح

وہ اپنی جان تو دے سکتی تھی لیکن اپنے چہرے کو بدصورت ہوتا
برداشت نہ کرسکتی تھی۔

"بتاؤ جلدی ـــ اور سنو ـــ مجھے چکر دینے کی کوشش
نہ کرنا۔ میرا نام فائیڑ ہے فائیڑ ـــ میں وہ ہر کام کرسکتا ہوں
جس کا دوسرے لوگ تصور بھی نہیں کرسکتے" ـــ فائیڑ نے
انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مجھے ایک خفیہ لیبارٹری کے متعلق معلومات حاصل کرنے
کے لئے کہا گیا تھا ـــ یہ لیبارٹری نیوکلر ریسرچ لیبارٹری
ہے۔ اور میں اسے تلاش کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ یہ شہر سے
باہر ایک زرعی فارم کے نیچے زمین دوز بنائی گئی ہے۔ اس
فارم کا نام گورنمنٹ سیڈ سپلائی فارم ہے"
مادام یورشیا نے کہا۔

"مقصد بتاؤ ـــ کیوں اس لیبارٹری کو ٹریس کیا جا رہا ہے
اور مزید اس لیبارٹری میں تم نے کیا معلومات حاصل کیں
تفصیل بتاؤ" ـــ فائیڑ نے کہا۔

"مجھے مزید معلوم نہیں۔ مجھے صرف اتنا حکم دیا گیا تھا اور
میں نے یہی معلومات مہیا کردیں" ـــ مادام نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ صرف لیبارٹری ٹریس کرنے کا کام تو وہ
یہاں موجود اپنے کسی ایجنٹ سے بھی لے سکتے تھے۔ خصوصی
طور پر تمہیں یہاں بھیجنے کا مقصد کیا تھا ـــ بولو ـــ ورنہ

تمہاری زندگی موت سے بھی زیادہ بدتر ہوجائے گی"
فائیڑ نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے صرف اتنا کہا گیا تھا"
مادام نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ہیڈ کوارٹر میں موجود تھیں جب گرام اور تھامس باہر
گئے ہیں۔ وہ کہاں گئے ہیں اور کیوں گئے ہیں" ـــ فائیڑ
نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ـــ وہ مجھے بھلا کیسے بتا سکتے تھے"
مادام نے جواب دیا۔

"بکواس کرتی ہو۔ جھوٹ بولتی ہو" ـــ فائیڑ نے اور
زیادہ غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ایک
جھٹکے سے تیزاب کی پوری بوتل مادام کے چہرے پر انڈیل دی۔
اور مادام کی چیخوں سے پورا کمرہ بری طرح لرزنے لگا۔ مادام
چند ہی چیخیں مار سکی ـــ اس کا بری طرح کانپتا ہوا جسم
یک لخت ساکت ہوگیا۔ تیزاب ابھی تک اس کے چہرے سے
ہوتا ہوا پورے جسم پر پھیلتا چلا جا رہا تھا۔ فائیڑ نے بوتل ایک
طرف پھینکی اور پھر مادام کی نبض پر ہاتھ رکھ دیا۔

"اوہ ـــ یہ تو بڑی کمزور سی عورت نکلی۔ ایک بوتل تیزاب
سے ہی مر گئی" ـــ فائیڑ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ اس سے زیادہ وہ تھامس اس مشن سے
باخبر ہے" ـــ نمبر الیون نے فائیڑ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یقیناً۔ وہ زیادہ باخبر ہوگا۔ لیکن اب اُسے ٹریس کہاں سے کیا جائے"۔۔۔۔ فائیٹر نے کہا۔

"باس۔۔۔ وہ یقیناً اپنے ہیڈ کوارٹر آئے گا۔ میں اس کی نگرانی کے احکامات دے دیتا ہوں۔ جیسے ہی وہ وہاں آیا اُسے اغوا کر لیا جائے گا"۔۔۔ نمبر الیون نے کہا۔

"ہاں۔۔۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ ایسا ہی کرو"۔۔۔ فائیٹر نے جواب دیا۔ اور پھر وہ دونوں مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچے ہی تھے۔ کہ اچانک باہر سے خوف ناک دھماکوں اور تیز ترین فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔۔۔ اور وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ نمبر الیون بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔ جب کہ فائیٹر وہیں دروازے میں ہی کھڑا رہا۔۔۔ دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز ترین ہوتی جا رہی تھیں۔ آوازیں تیزی سے نزدیک آتی جا رہی تھیں۔ فائیٹر نے کندھے جھٹکے۔۔۔ اور پھر وہ تیزی سے دروازے سے نکل کر نمبر الیون کی الٹی سمت دوڑتا چلا گیا۔ راہداری آگے جا کر بند ہو گئی تھی۔ لیکن فائیٹر نے پھرتی سے اس کی بنیاد سے ذرا اوپر زور سے پیر مارا۔ تو دیوار درمیان سے پھٹ گئی۔۔۔ اور فائیٹر اچھل کر اُسے کراس کر گیا۔ اور دوسرے لمحے دیوار دوبارہ برابر ہو گئی۔

عمران نے پراپرٹی ڈیلر کے دفتر سے نکلتے ہی اپنی کار گلشن اقبال کی طرف موڑ دی اور پھر جب وہ گلشن اقبال میں اپنی مطلوبہ کوٹھی کے قریب پہنچا تو اس نے کار کو آہستہ کر لیا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے اُس کوٹھی کے پھاٹک سے تین کاروں کو آندھی اور طوفان کی طرح باہر نکلتے دیکھا۔۔۔ وہ تینوں کاریں تیزی سے دوڑتی ہوئیں اس کے قریب سے گزرتی چلی گئیں۔ عمران نے دیکھا کہ ان سب کاروں میں غیر ملکی بھرے ہوئے تھے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔۔۔ اور عمران نے بھی بڑی پھرتی سے اپنی کار موڑ دی اور پھر اس نے ان کاروں کا تعاقب کرنا شروع کر دیا۔ کاروں کی تیز رفتاری سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کوئی بڑی واردات کر کے بھاگے چلے جا رہے ہیں۔۔۔ عمران ان کا بڑے محتاط انداز سے تعاقب کرتا

ہوا ریسٹ روڈ پر پہنچ گیا۔ اور پھر یہ تینوں کاریں ریبٹ روڈ کی ایک رہائشی کوٹھی کے گیٹ میں غائب ہو گئیں ——— عمران اپنی کار آگے بڑھائے لئے گیا۔ اور پھر اس نے کچھ فاصلے پر جا کر کار روکی اور باہر اتر آیا۔ جس جگہ اس نے کار روکی تھی۔ وہاں قریب ہی ایک پبلک فون بوتھ موجود تھا ——— عمران کار سے اتر کر فون بوتھ میں داخل ہوا اور اس نے جیب سے چند سکے نکال کر باکس میں ڈالے اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ——— صدیقی سپیکنگ" ——— دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— صدیقی نے چونکتے ہوئے مگر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری رہائش گاہ گلشن اقبال میں ہے۔ فوراً اپنی کار لے کر کوٹھی نمبر پانچ سو بارہ پر پہنچ جاؤ ——— اور اس کی نگرانی کرو۔ اگر کوئی اس میں سے نکلے تو اس کا تعاقب کرو۔ اور سنو۔ بی ون ٹرانسمیٹر ساتھ لے لینا۔ تم نے اپنی رپورٹ براہ راست عمران کو دینی ہے ——— اور اب مزید ہدایات بھی اسی سے لینی ہیں" ——— عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے صدیقی نے مؤدبانہ

لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر فون بوتھ سے باہر نکل آیا ——— اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے نظریں اس کوٹھی کے پھاٹک پر لگا دیں۔ تقریباً پانچ منٹ بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ صدیقی گلشن اقبال والی کوٹھی تک پہنچ گیا ہو گا ——— اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو ڈیش بورڈ کا ایک خفیہ خانہ کھل گیا۔ اور عمران نے اس کے اندر موجود بی ون ٹرانسمیٹر پر صدیقی کی مخصوص فریکوئنسی سیٹ کی اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ——— عمران کالنگ اوور" ——— عمران نے مسلسل یہ فقرہ دہراتے ہوئے کہا۔

"یس ——— صدیقی سپیکنگ فرام دس اینڈ اوور" چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے صدیقی کی آواز نکلی۔

"صدیقی ——— تم گلشن اقبال کی کوٹھی تک پہنچ گئے ہو۔ یا نہیں اوور" ——— عمران نے پوچھا۔

"ہاں ——— میں اس کوٹھی کے سامنے موجود ہوں۔ ابھی دو کاریں اس کوٹھی میں داخل ہوئی ہیں۔ ان میں غیر ملکی ہیں اوور" صدیقی نے جواب دیا۔

"اوہ ——— اچھا ٹھیک ہے۔ نگرانی کرو۔ کوئی خاص بات ہو مجھے رپورٹ کر دینا اوور" ——— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب ——— پولیس کی جیپیں آ رہی ہیں سائرن

بجاتی ہوئیں اوور" ۔۔۔ صدیقی نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور عمران
پولیس کاروں کی بات سن کر چونک پڑا۔
"کیا ہوا ۔۔۔ کیا کاریں اس کوٹھی میں گئی ہیں اوور"
عمران نے چند لمحوں کے توقف کے بعد پوچھا۔
"اوہ نہیں عمران صاحب ۔۔۔ یہ کاریں آگے نکل گئی
ہیں اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے صدیقی نے کہا اور عمران
نے ایک طویل سانس لیا۔
"او۔کے ۔۔۔ مجھے رپورٹ کر دینا۔ اور اگر اس کوٹھی سے
کوئی باہر نکلے تو تم نے اس کی نگرانی کرنی ہے۔ اوور اینڈ آل"
عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اس نے ڈیش بورڈ
بند کیا ۔۔۔ اور پھر وہ کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلنے ہی لگا
تھا کہ ڈیش بورڈ سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں ابھریں۔ اور
عمران چونک کر مڑا اور پھر اس نے دوبارہ ٹرانسمیٹر آن
کر دیا۔
"ہیلو ہیلو ۔۔۔ صدیقی کالنگ اوور" ۔۔۔ بٹن دبتے
ہی دوسری طرف سے صدیقی کی تیز آواز سنائی دی۔
"یس ۔۔۔ عمران بول رہا ہوں۔ کیا بات ہو گئی صدیقی
اوور" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"عمران صاحب ۔۔۔ پولیس کاروں کے آگے بڑھتے ہی
اندر جانے والی دونوں کاریں باہر آ گئی ہیں۔ اور یہاں مجھ سے
کچھ فاصلے پر رک گئیں ۔۔۔ اسی لمحے پولیس کاریں بھی واپس

آئیں اور پھر وہ اس کوٹھی کے سامنے رک گئیں۔ اور سپاہی اس
میں سے اتر کر اندر جانے لگے۔ تو یہ دونوں کاریں آگے بڑھ
گئیں ۔۔۔ اب میں ان کا تعاقب شروع کر رہا ہوں اوور"
صدیقی نے تیز لہجے میں جواب دیا۔
"گڈ ۔۔۔ احتیاط سے تعاقب کرنا۔ انہیں مشکوک نہیں
ہونا چاہیئے اوور" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"بے فکر رہیں اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے صدیقی
نے جواب دیا۔
"او۔کے ۔۔۔ جہاں یہ جائیں مجھے رپورٹ دینا میں انتظار
کروں گا اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے
ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
صورت حال کافی الجھ گئی تھی۔ یہ ہیڈ کوارٹر تو ایکریمین ایجنٹوں
کا تھا۔ پھر ان میں سے ان کاروں کا نکلنا جو شکل و صورت سے
روسیاہی معلوم ہو رہے تھے ۔۔۔ اور پھر دو کاروں کا جانا۔
باہر آنا اور پولیس کارروائی یہ سب الجھے ہوئے سرے تھے۔
اس نے دراصل اس ریبٹ روڈ والی کوٹھی میں داخل ہونے کا
فیصلہ کیا تھا ۔۔۔ لیکن وہ چاہتا تھا کہ پہلے گلشن اقبال والی
کوٹھی کے متعلق تفصیلات مل جائیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ اصل
چکر کیا ہے ۔۔۔ اور اب اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ جب
صدیقی کی حتمی رپورٹ ملے گی تب ہی وہ مزید اقدام کرے گا۔
چنانچہ وہ کار میں بیٹھا رہا۔

تقریباً دس منٹ بعد اس نے دور سے دو کاریں تیزی
سے اپنی طرف آتی دیکھیں ___ وہ ایک دوسرے کے پیچھے
بہت تیزی سے دوڑتی ہوئی آرہی تھیں۔ ان کا انداز ایسا تھا۔
جیسے وہ ریس کورس میں ورلڈ ٹائیٹل جیتنے کے لئے ریس
میں شامل ہوں ___ دوسرے لمحے دونوں کاریں اس
کوٹھی کے گیٹ کے سامنے آکر رک گئیں۔ اور پھر اس میں
سے غیر ملکی باہر نکلنے لگے۔ یہ تعداد میں چھ تھے۔ ان کی جیبیں
ابھری ہوئی تھیں اور ہاتھوں میں بھاری مشین گنیں تھیں۔
اور پھر وہ دوڑتے ہوئے کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھے۔
ان میں سے ایک نے جیب میں ہاتھ ڈال کر کوئی چیز پھاٹک پر
ماری ایک زوردار دھماکہ ہوا ___ اور پھاٹک کے پرخچے اڑتے
چلے گئے۔ اور پھر وہ بے تحاشا فائرنگ کرتے ہوئے۔ اور بم
پھینکتے کوٹھی کے اندر داخل ہو گئے اور عمران کے لبوں پر
زہریلی مسکراہٹ رینگنے لگی ___ وہ آنے والوں کو پہچان چکا
تھا وہ ایکریمین تھے۔ اسی لمحے اس نے صدیقی کی کار کو اپنے
ساتھ رکتے ہوئے دیکھا۔ اور صدیقی کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ
آنے والے گلشن اقبال والی کوٹھی سے آئے ہیں ___ اب
کوٹھی کے اندر خوفناک دھماکوں اور فائرنگ کی آوازوں
کے ساتھ ساتھ چیخوں کا شور بھی برپا تھا۔
"صدیقی ___ تم اس کوٹھی کی پشت پر موجود سڑک کی طرف
جاؤ۔ ہو سکتا ہے کوئی ادھر سے نکلے تو اس کا تعاقب کرنا میں

امنے سے دیکھوں گا" ___ عمران نے کہا اور صدیقی نے
ر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔
ابھی صدیقی کو گئے ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے۔
کوٹھی کے اندر سے تین افراد بھاگتے ہوئے باہر آئے۔ پھر
میں سے دو ایک کار میں اور ایک دوسری کار میں سوار
لیا ___ اور دوسرے لمحے کاریں تیزی سے آگے بڑھتی
ئیں۔ دھماکوں اور فائرنگ سے اردگرد کا علاقہ گونج اٹھا
ا۔ لیکن یہاں کے لوگ باہر نکلنے کی بجائے شاید سہم کر اندر ہی
ک گئے تھے ___ کیوں کہ سڑک پر اب کوئی آدمی بھی نظر نہ
ا تھا۔
عمران نے بھی کار آگے بڑھائی۔ اور پھر وہ بڑے محتاط انداز
ان کا تعاقب کرنے لگا ___ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کے تین ساتھی
لے میں مارے جا چکے ہیں۔ کیوں کہ جب وہ اندر گئے تھے تو
اد میں چھ تھے لیکن اب وہ تین باقی رہ گئے تھے۔
اسی لمحے ڈیش بورڈ سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔
ن نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
ہیلو ___ صدیقی سپیکنگ اوور" ___ صدیقی کی آواز
نائی دی۔
یس ___ عمران بول رہا ہوں اوور" ___ عمران نے
ب دیا۔
عمران صاحب ___ اس کوٹھی سے تو کوئی نہیں نکلا البتہ

ملحقہ کوٹھی کے عقبی دروازے سے ایک غیر ملکی ایک چھوٹی سپورٹ کار چلاتا ہوا نکلا ہے وہ کافی پریشان سا لگتا تھا ——— میں ا کا تعاقب کر رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ آپ سے پوچھ لوں کہ اس کا تعاقب کروں یا نہیں اوور" ——— صدیقی نے کہا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے اوور" ——— عمران نے پوچھا۔ او صدیقی نے جواب میں حلیہ بتا دیا۔ یہ حلیہ ان میں سے ایک کا تھا جو گلشن اقبال والی کوٹھی سے نکلے تھے۔ اور جن کا تعا کرتا ہوا عمران آیا تھا۔

"وہ ٹھیک آدمی ہے۔ اس کا انتہائی احتیاط سے تعاقب اوور" ——— عمران نے جواب دیا۔

"او۔کے سر ——— صدیقی نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد دونوں کاریں الحم میں داخل ہوئیں ——— اور پھر ایک چھوٹی سی کوٹھی کے پھا پر رک گئیں۔ عمران نے ان سے کافی فاصلے پر کار روک د چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور دونوں کاریں کوٹھی کے اند چلی گئیں۔ پھاٹک بند ہو گیا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور صدیقی کو کال کرنے لگا۔

"یس ——— صدیقی سپیکنگ اوور" ——— چند لمحو بعد صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے اوور" ——— عمران نے پوچھا۔

"سر ——— وہ غیر ملکی خیابان ہوسٹل میں داخل ہوا ہے۔ اس کی کار باہر موجود ہے اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"خیابان ہوسٹل ——— لیکن وہ تو بہت وسیع و عریض عمارت ہے۔ وہ کس کمرے میں گیا ہے اوور" ——— عمران نے پوچھا۔

"میں تو صرف باہر رک کر ہی نگرانی کر رہا ہوں۔ اب آپ کہیں تو اس کمرے کے بارے میں بھی انکوائری کروں اوور" صدیقی نے جواب دیا۔

اور عمران نے محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً سر پیٹ لیا۔ صدیقی نے حماقت کی انتہا کر دی تھی ——— خیابان ہوسٹل بہت وسیع و عریض عمارت تھی۔ اور اس کے بے شمار راستے مختلف سڑکوں پر پڑتے تھے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ غیر ملکی تعاقب سے باخبر ہو گیا ہو ——— اور وہ صدیقی کو ڈاج دینے کے لئے کار وہیں روک کر خود کسی اور راستے سے نکل گیا ہو۔

"میرے خیال میں اب تمہیں سیکرٹ سروس میں رہنے کی بجائے رکشا چلانا شروع کر دینا چاہیئے۔ تاکہ تم سواری کے انتظار میں سڑک کے کنارے کھڑے رہ سکو ——— اگر وہ غیر ملکی کسی اور راستے سے نکل گیا ہو تو اوور" ——— عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"سوری عمران صاحب ——— مجھے اس کا خیال بھی نہیں

آیا تھا۔ بہر حال میں پتہ کرتا ہوں اوور "۔۔۔ دوسری طرف
سے صدیقی نے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔
"ٹھہرو۔۔۔ میں ایکسٹو سے بات کرتا ہوں کہ وہ صف
اور کیپٹن شکیل کو تمہارے پاس بھیج دے۔۔۔ پھر تم
تینوں مل کر اسے تلاش کرنا اوور "۔۔۔ عمران نے کہا۔
"نہیں عمران صاحب۔۔۔ پلیز۔۔۔ ایسا نہ کریں میں
خود اسے تلاش کر لوں گا باس میری حماقت کے متعلق سن کر
کہیں مجھے سزا نہ دے دے اوور "۔۔۔ صدیقی نے خوف
لہجے میں جواب دیا عمران دل ہی دل میں ہنس رہا تھا۔ اب اُسے
کیا معلوم کہ وہ ایکسٹو سے ہی ایکسٹو کے متعلق بات کر
رہا تھا۔
"او۔کے اوور اینڈ آل "۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر
ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے کار سے نیچے اتر آیا۔ اب اس نے
فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس کوٹھی میں داخل ہو کر اصل صورت حال
کا پتہ چلائے گا۔۔۔ کیوں کہ ابھی تک اُسے یہ علم نہ ہو سکا
تھا کہ آخر یہ دونوں پارٹیاں کس مقصد کے لئے آپس میں ٹکرا
رہی ہیں وہ لیبارٹری سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ والی گلی سے ہوتا
ہوا اس کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا۔ جس میں دونوں کاریں
داخل ہوئی تھیں۔۔۔ کوٹھی کی عقبی دیوار کچھ زیادہ بلند نہ تھی

اور گلی بھی سنسان پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور
دوسرے لمحے اس نے چھلانگ لگائی۔۔۔ اور پھر تیزی سے
دیوار پر چڑھتا چلا گیا۔ یہ کوٹھی کی عقبی سمت تھی۔ اور وہاں کوئی
آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران آہستہ سے اندر کود گیا اور پھر چند لمحے
دیوار کے ساتھ رک کر جب اس نے کوئی ردعمل نہ دیکھا تو وہ
آہستہ آہستہ عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔۔۔ عمارت کی
عقبی سمت کھڑکیاں تھیں جن میں سے ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی
یہ عمارت کی دوسری طرف کی آخری کھڑکی تھی۔ عمران عمارت
کے ساتھ پہنچ کر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کھڑکی کی
طرف بڑھتا چلا گیا۔

فائیٹو دیوار کو کراس کر کے تیزی سے ایک راہ داری
میں دوڑتا چلا گیا ——— حملہ آوروں کے انداز سے ہی وہ سمجھ
گیا تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے ۔ اس لئے
اس نے فوری طور پر یہاں سے نکل جانے کا فیصلہ کر لیا تھا ۔
راہ داری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا ——— وہ دروازہ
کھول کر جیسے ہی دوسری طرف پہنچا وہ ایک کوٹھی کی عقبی
سمت میں پہنچ گیا جہاں ایک چھوٹی سی سپورٹس کار موجود
تھی ——— وہ تیزی سے دوڑتا ہوا عقبی دروازے کی طرف
بڑھا ۔ اس نے دروازے کی چٹخنی کھولی اور پھر اس کے پٹ
کھول کر وہ واپس کار کی طرف آیا ——— اور پھر اس کی ڈرائیونگ
سیٹ پر بیٹھ گیا ۔ سوئچ میں چابی موجود تھی اور کار کی ٹینکی بھری
ہوئی تھی ۔ اس نے کار کا انجن سٹارٹ کیا اور چند لمحوں بعد وہ

اس عقبی دروازے سے نکل کر ایک طرف کو بڑھتا چلا گیا ۔ اس
کے چہرے پر پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے ۔
اس کے ہیڈ کوارٹر پر اس انداز سے حملے نے اسے بری
طرح الجھا دیا تھا ——— اس کا مطلب تھا کہ اس کے مخالفوں
کو اس ہیڈ کوارٹر کا پوری طرح علم تھا ۔ اور ظاہر ہے یہ لوگ
گرام اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں جن کے ہیڈ کوارٹر کو
وہ تباہ کر کے آیا تھا ——— یہ تو اس کی عادت تھی کہ وہ جہاں
بھی رہتا تھا ۔ ایمر جنسی کے لئے ہمیشہ ایسے انتظامات پہلے سے
کیا کرتا تھا ۔ اور آج بھی یہی انتظام اس کے کام آیا تھا ۔ ورنہ وہ
پھنس گیا تھا ——— اب وہ سوچ رہا تھا کہ روسیاہ سے اپنے
مخصوص گروپ کو کال کرے ۔ اب نمبر الیون کے ساتھ کام کرنا
حماقت کے سوا اور کیا تھا ۔

مختلف سڑکوں سے گھومتے ہوئے تھوڑی دیر بعد اس کی
کار خیابان ہوسٹل کے بڑے دروازے میں داخل ہو گئی ۔
یہاں چوتھی منزل پر ایک کمرہ ایسا تھا ——— جس کا پتہ اسے
روسیاہ میں باس نے دیا تھا ۔ اس پر نمبروں والا تالہ لگا ہوا
تھا اور یہ کمرہ سفارت خانے کی طرف سے انتہائی ایمر جنسی
کے لئے بک کرایا گیا تھا ——— اب اسے اپنے باس کی
عقل مندی پر رشک آرہا تھا کہ اس نے اس کمرے کا انتظام
پہلے سے ہی کر دیا تھا ——— ورنہ اس وقت اس کے لئے رہائش
بہت بڑا مسئلہ بن جاتی ۔

فائیٹر نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر تیزی سے ایک
لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ چوتھی
منزل کے کمرہ نمبر تین سو دس کے سامنے موجود تھا۔ اس نے
نمبروں والا تالا کھولا اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔
یہ کمرہ مکمل سوٹ تھا ۔۔۔ اس میں دو خواب گاہیں اور ایک
ڈرائنگ روم تھا۔ جو پوری طرح سجا ہوا تھا۔ دروازہ بند کر
کے وہ ایک الماری کی طرف بڑھا۔ جو اُسے سامنے ہی نظر آ
رہی تھی ۔۔۔ اس نے جیسے ہی الماری کے پٹ کھولے وہ
حیرت سے اچھل پڑا۔ کیونکہ الماری میں وسیع حیطہ عمل کا
ٹرانسمیٹر پڑا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔
فائیٹر نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اُسے لا کر کمرے
کے درمیان میں رکھی ہوئی میز پر رکھا ۔۔۔ اور پھر وہ رو سیاہ
میں اپنے ہیڈ کوارٹر کی مخصوص فریکونسی سیٹ کرنے لگا۔
"ہیلو ہیلو ۔۔ آر ایچ اسٹینڈ بائی پلیز ۔۔ ہیلو ہیلو ۔ آر
ایچ اسٹینڈ پلیز اوور" ۔۔ فریکونسی سیٹ کر کے فائیٹر نے بٹن
دبایا اور بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔
"یس ۔۔ آر ایچ اٹینڈنگ یو اوور" ۔۔ چند
لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مشینی آواز ابھری۔
"آر ایف ایس ۔۔ باس سے بات کراؤ اوور"
فائیٹر نے سخت لہجے میں کہا۔
"کوڈ دوہراؤ اوور" ۔۔ دوسری طرف سے وہی

مشینی آواز ابھری۔
"کوڈ ۔۔ مارننگ نیوز اوور" ۔۔ فائیٹر نے آر ایف
ایس کا مخصوص کوڈ دوہرایا۔
"او کے ۔۔ ویٹ فار منٹ اوور" ۔۔ مشینی
آواز نے جواب دیا۔
پھر ایک منٹ بعد کلک کی آواز ابھری۔
"یس ۔۔ گانوف باس آر ایف ایس سپیکنگ اوور"
ایک کرخت آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری۔
"باس ۔۔ میں فائیٹر بول رہا ہوں فرام پاکیشیا
اوور" ۔۔ فائیٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔
"اوہ ۔۔ فائیٹر ۔ یس ۔۔ کیا رپورٹ ہے اوور"
دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔
اور فائیٹر نے شروع سے لے کر اب تک کا تمام
حال بتا دیا۔
"اوہ ۔۔ فائیٹر ۔۔ اس کا مطلب ہے۔ کہ گرام اور اس
کے ساتھی اس نیوکلر لیبارٹری سے کوئی فارمولا چرانا چاہتے
ہیں اوور" ۔۔ باس نے کہا۔
"یس باس ۔۔ مادام پورشیا نے تو یہی بتایا ہے۔
لیکن وہ مزید تفصیلات نہیں بتا سکی اوور" ۔۔ فائیٹر نے
مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔
"او کے ۔۔ اب تم ایسا کرو کہ اس تھامس یا گرام کو

ٹٹولو۔ اور جب اس فارمولے کے متعلق تفصیلات معلوم ہو جائیں تو پھر ان کا خاتمہ کر کے خود میدان میں کود پڑنا۔ گرام کا وہاں جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ کوئی اہم ترین فارمولا ہو گا اوور۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"یس سر۔۔۔۔ لیکن نمبر الیون اور اس کا گروپ یا تو ختم ہو گیا ہے۔ اور اگر وہ ختم نہیں ہوا تو وہ لوگ نظروں میں ہیں۔ میں اب ان سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا چاہتا۔۔۔۔ اس لئے میں نے سوچا ہے کہ اپنا مخصوص گروپ کال کر لوں اوور" فائیٹر نے کہا۔

"نہیں۔۔۔۔ ان کے وہاں پہنچنے اور پھر ایڈجسٹ ہونے میں کافی وقت ضائع ہو جائے گا۔ میں تمہیں ایک پتہ بتاتا ہوں۔ تم اس سے بات کر لو۔۔۔۔ یہ پاکیشیا میں ہمارا ایک انتہائی خفیہ گروپ ہے۔ ڈی گروپ۔ وہ تمہارے لئے کام کرے گا۔ نمبر الیون گروپ کو تو ہم نے اس لئے سامنے رکھا ہوا تھا۔۔۔۔ کہ ایکریمین اور مقامی سیکرٹ سروس اسے ہی سب کچھ سمجھتے رہیں۔ ورنہ ہمارا اصل گروپ تو ڈی گروپ ہے۔ ان کے وسائل بہت زیادہ ہیں۔۔۔۔ اور وہ خاصے طاقت ور اور ہوشیار ہیں وہ تمہیں مایوس نہیں کریں گے اوور"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"یس سر۔۔۔۔ اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے اوور" فائیٹر نے جواب دیا۔

"سنو۔۔۔۔ کیفے ڈی ایگان میں چلے جاؤ اور وہاں ایک ویٹر ہے۔ جس کا وہاں کا نام ٹونی ہے۔ تم اسے بلا کر مارننگ نیوز کے الفاظ کہنا۔ وہ سمجھ جائے گا۔۔۔۔ اسے کہنا کہ تم گارڈن سے ملنا چاہتے ہو۔ وہ تمہیں اس کے پاس لے جائے گا۔ گارڈن ہی ڈی گروپ کا انچارج ہے۔ میں اسے تمہارے متعلق اطلاع کر دوں گا۔۔۔۔ وہاں بھی مارننگ نیوز ہی کوڈ چلے گا۔ پھر تم اس سے کام لے سکتے ہو اوور"۔۔۔۔ باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور فائیٹر نے سر ہلا دیا۔

"تھینک یو باس۔۔۔۔ آپ نے میری ایک بہت بڑی مشکل حل کر دی اوور"۔۔۔۔ فائیٹر نے کہا۔

"سنو فائیٹر۔۔۔۔ مقامی سیکرٹ سروس تو ابھی تمہارے جھگڑوں میں ملوث نہیں ہوئی اوور"۔۔۔۔ باس نے پوچھا۔

"نو سر۔۔۔۔ فی الحال تو نہیں۔۔۔۔ دور دور تک ان کا پتہ نہیں ہے اوور"۔۔۔۔ فائیٹر نے جواب دیا۔ اس نے جان بوجھ کر اس جھگڑے کا ذکر نہ کیا تھا۔ جو اس نے ایک غیر ملکی لڑکی اور مقامی آدمی سے کیا تھا۔۔۔۔ اور جن کے متعلق ڈاکٹر نے یہ رائے دی تھی کہ ان کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ سارا جھگڑا اور پھر انہیں زندہ چھوڑ کر آنا۔ سراسر فائیٹر کی وقتی حماقت کا ثبوت تھا۔۔۔۔ اور وہ اسے باس کے نوٹس میں نہ لانا چاہتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ اس کی طرف سے پوری طرح محتاط

رہنا اوور" ـــــــ باس نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"بہتر باس ـــــــ میں محتاط ہوں اوور" ـــــــ فائیر نے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے باس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

فائیر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اُسے واپس الماری میں رکھا۔ اور پھر اُسی الماری سے اس نے میک اپ کا سامان نکالا۔ اور میک اپ کر کے اس نے اپنا حلیہ ایکریمین بنا لیا ـــــــ اس کے بعد لباس تبدیل کر کے وہ اس سوٹ سے باہر آ گیا۔ تالا لگا کر وہ واپس لفٹ کے ذریعے نیچے والے ہال میں پہنچا ـــــــ اس کا رخ پارکنگ میں کھڑی اپنی کار کی طرف ہی تھا۔ کہ اچانک اس کی نظریں ایک طرف کھڑے ہوئے ایک مقامی آدمی پر پڑیں۔ جس کی نظریں فائیر کی کار پر جمی ہوئی تھیں ـــــــ وہ آدمی نیلے رنگ کی ایک سیلون کار کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ فائیر کو اچانک خیال آ گیا کہ وہ اس نیلے رنگ کی سیلون کار کو پہلے بھی اپنے پیچھے آتے دیکھ چکا ہے ـــــــ لیکن اس وقت پریشانی کی وجہ سے اس نے کوئی خیال نہ کیا تھا۔ لیکن اب اس مقامی کو اپنی کار میں دلچسپی لیتے دیکھ کر اس کے تربیت یافتہ ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھیں ـــــــ چنانچہ اس نے اپنا رخ بدلا اور پھر وہ بڑے اطمینان سے چلتا ہوا اس مقامی کے سامنے سے گزرتا چلا گیا۔ مقامی آدمی نے اُسے دیکھا ـــــــ لیکن اس کے چہرے اور آنکھوں میں ایسے کوئی تاثرات فائیر کو نظر نہ آئے۔ جس سے

وہ سمجھتا کہ مقامی آدمی نے اُسے پہچان لیا ہے۔ اب وہ اپنی احتیاط کی دل ہی دل میں داد دینے لگا ـــــــ کہ اس نے میک اپ کے ساتھ ساتھ لباس بھی تبدیل کر لیا تھا۔ ورنہ مقامی آدمی سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا۔ وہ باس کی پیش بینی پر خوش تھا۔ کہ اس نے وارڈروب میں ہر سائز اور ہر ٹائپ کے لباس مہیا کر دیئے تھے۔ تاکہ وہاں پہنچنے والے کسی بھی شخص کو کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

اس نے سڑک پر آ کر ایک ٹیکسی روکی اور پھر اُسے کیفے ڈمی نیگان کا پتہ دے کر بیٹھ گیا ـــــــ ٹیکسی آگے بڑھ گئی تو فائیر نے مڑ کر دیکھا۔ وہ مقامی ابھی تک وہیں کھڑا تھا۔

کمرے میں گرام بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ جب کہ تھامس ایک طرف خاموش کھڑا تھا۔

"میرے خیال میں اب مجھے اپنا گروپ کال کر لینا چاہیے۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت باقی نہیں رہی"۔۔۔۔ گرام نے رک کر تھامس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔۔۔۔ میرا تو پورا گروپ ختم ہو گیا ہے۔ میرے علاوہ صرف ایک آدمی باقی رہ گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کام کرنے کے لئے ہمیں بہت سے لوگوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے"
تھامس نے جواب دیا۔

"چلو یہ تو ہوا کہ ہم نے روسیاہی ایجنٹوں کا تو خاتمہ کر دیا۔ اب ان کی طرف سے تو کوئی خطرہ باقی نہیں رہا۔۔۔۔ اب ہم

اطمینان سے کارروائی کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ گرام نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر باس۔۔۔۔ روسیاہ اپنے مزید ایجنٹ بھیج سکتا ہے"
تھامس نے بھی ایک کرسی سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ان کے آنے سے پہلے ہم اپنا مشن مکمل کر لیں گے۔ تم نے کسی سیکرٹری کے متعلق کہا تھا"۔۔۔۔ گرام نے پوچھا۔

"وزارت سائنس ریسرچ کے چیف سیکرٹری ایم۔ ایچ جانباز"۔۔۔۔ تھامس نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں اس کی رہائش گاہ کا علم ہے"۔۔۔۔ گرام نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔۔۔۔ آفیسرز کالونی میں رہتے ہیں۔ میں ایک بار ان سے مل چکا ہوں"۔۔۔۔ تھامس نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔۔ تو آؤ اب ہمیں فوری کارروائی کر لینی چاہیے۔ فارغ بیٹھنے سے کوئی فائدہ نہیں"۔۔۔۔ گرام نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا آدمی۔۔۔۔ کیا وہ بھی ساتھ جائے گا"۔۔۔۔ تھامس نے کہا۔

"نہیں۔۔۔۔ وہ یہیں رہے گا۔ آؤ"۔۔۔۔ گرام نے کہا اور پھر اس نے ایک طرف پڑا ہوا اپنا بریف کیس اٹھا لیا جس میں میک اپ کا جدید ترین سامان موجود تھا۔۔۔۔ ابھی وہ کمرے کے دروازے تک پہنچے تھے کہ اچانک انہیں دور سے ایک

ملکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی۔ دھماکہ ایسا تھا جیسے کوئی
کودا ہو ___ تھامس تیزی سے کھڑکی کی طرف دوڑتا چلا گیا۔
اور پھر دوسرے لمحے وہ تیزی سے واپس آیا۔
"اوہ باس ___ عمران اندر آیا ہے۔ وہ ہمارا پیچھا کر
رہا ہے" ___ تھامس نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"عمران ___ اور یہاں ___ وہ یہاں کیسے پہنچ گیا۔ کیا وہ
بھوت ہے۔ جسے ہر بات کی پہلے سے خبر ہو سکتی ہے"
گرام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"باس ___ میرا خیال ہے ہمیں فوراً یہاں سے نکل جانا
چاہیئے۔ عمران کے اندر کودنے کا مطلب ہے کہ کوٹھی کو باہر
سے گھیرا جا چکا ہوگا" ___ تھامس نے کہا۔
"لیکن پھر باہر کیسے جائیں گے" ___ گرام نے تشویش
بھرے لہجے میں کہا۔
"آئیے ___ ملحقہ کوٹھی خالی ہے۔ ہم درمیانی دیوار سے کود
کر اس کوٹھی کے ذریعے آسانی سے نکل جائیں گے۔ اس کا
ایک دروازہ سائیڈ گلی میں کھلتا ہے" ___ تھامس نے کہا۔
اور گرام سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے باہر نکل گیا۔ وہ دونوں آگے
پیچھے چلتے ہوئے تیزی سے برآمدے میں آئے۔ جہاں تھامس
کا ساتھی موجود تھا ___ تھامس نے اسے اپنے پیچھے آنے کا
اشارہ کیا۔ اور پھر وہ تقریباً دوڑتے ہوئے درمیانی دیوار کی
طرف بڑھے۔ دیوار کچھ زیادہ اونچی نہ تھی ___ پھر سب سے

۔ تھامس نے اچھل کر دیوار پر ہاتھ جمائے اور دوسرے لمحے وہ
اوپر چڑھ کر آہستہ سے دوسری طرف کود گیا ___ اس نے
ن بوجھ کر دیوار کے ساتھ موجود زیبائشی جھاڑی پر چھلانگ
ئی تھی تاکہ نیچے گرنے کا ہلکا سا دھماکہ بھی نہ ہو ___ اس
فوراً بعد گرام اور آخر میں تھامس کا ساتھی وکٹر بھی اس طرح
ڑی پر کود کر نیچے اتر آئے۔ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ گرام نے
ٹ پہلے ہی ادھر اچھال دیا تھا ___ چنانچہ اس نے بیگ
ٹھایا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے کوٹھی کا لان کراس
کے سائیڈ والی گلی کی طرف بنے ہوئے ایک چھوٹے سے
دازے تک پہنچ گئے ___ تھامس نے دروازہ کھول کر
سری طرف جھانکا اور پھر وہ باہر آگیا۔ گرام اور وکٹر نے
اس کی پیروی کی اور پھر وہ تینوں آگے پیچھے چلتے ہوئے عقبی
ک پر پہنچنے سے پہلے ایک اور گلی میں داخل ہو گئے ___ اس
ح مختلف گلیوں سے گزرنے کے بعد وہ کافی دور جا کر سڑک
ئے۔ اور اب یہ اتفاق تھا کہ ان کے سڑک پر پہنچتے ہی انہیں
خالی ٹیکسی مل گئی ___ تھامس نے ڈرائیور سے کیفے ایگان
کے لئے کہا۔ اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے
ادی۔
"ایگان" ___ گرام نے ایکریمین زبان میں تھامس
سے پوچھا۔
"یس باس ___ وہاں کا مالک گارڈن میرا بہت گہرا

دوست ہے ۔ وہ انتہائی طاقتور مجرم تنظیم کا سربراہ ہے
جو سمگلنگ اور اغوا کا کام کرنے میں ماہر ہیں ـــــ ہمیں اس
سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے "ـــــ تھامس نے بھی ایکریمی
زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" کیا وہ مقامی ہے "ـــــ گرام نے پوچھا ۔

" نہیں ـــــ وہ مغربی جرمنی کا رہنے والا ہے "
تھامس نے جواب دیا اور گرام نے سر ہلا دیا ۔

" میرا خیال تھا کہ ہم اس سیکرٹری کا کام پہلے کر لیتے "
گرام نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا ۔

" باس ـــــ اُسے اغوا کرنا آسان نہیں ہے ۔ کوٹھی
پر زبردست پہرہ رہتا ہے ۔ اور ویسے بھی اکثر وہ غیر ملکی دورے
پر رہتا ہے ۔ ہم اگر براہِ راست وہاں گئے تو ہم مشکوک بھی ہو
سکتے ہیں ـــــ میرا خیال ہے اگر ہم گارڈن کو رقم دے دیں
تو وہ آسانی سے اس کو اغوا کرا سکتا ہے ۔ اس کے بعد ہم اس
کی جگہ لے سکتے ہیں "ـــــ تھامس نے جواب دیا ۔

" اوکے ـــــ ٹھیک ہے "ـــــ گرام نے جواب دیا
اور ٹیکسی سے باہر جھانکنے لگا ۔ صورت حال ہی کچھ ایسی ہو گئی تھی
کہ وہ اپنے آپ کو بے بس سا محسوس کر رہا تھا ـــــ حالاں کہ ایکا
سے آتے ہوئے اس کا خیال تھا کہ پاکیشیا کا مشن تر نوالہ
ثابت ہوگا ۔ لیکن یہاں آنے کے بعد اُسے احساس ہو رہا تھا
کہ اس قدر پیچیدہ اور مشکل صورت حال تو اُسے انتہائی ترقی یا

ممالک میں بھی کبھی پیش نہ آئی تھی اور پھر عمران تو کسی بھوت کی
طرح اس کے پیچھے لگ گیا تھا ـــــ اُسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی
تھی کہ آخر عمران کیسے ہر جگہ پہنچ جاتا ہے ۔ وہ برنی کی کوٹھی پر
پہنچ گیا ۔ پھر وہ وہاں سے چھپ کر نکلے ـــــ اور ان کا ہیڈ کوارٹر
تباہ تھا تو انہوں نے روسیاہی ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے نئی جگہ
پر آ گئے لیکن عمران یہاں بھی پہنچ گیا ۔

" تھامس ـــــ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر عمران یہاں
کیسے پہنچ گیا ۔ کیا تم نے اُسے ٹھیک پہچانا تھا "ـــــ گرام
نے قریب بیٹھے تھامس سے پوچھا ۔

" یس باس ـــــ وہ عمران ہی تھا ۔ میں تو اس کے سائے
کو بھی پہچان سکتا ہوں "ـــــ تھامس نے جواب دیا ۔

" تو پھر وہ وہاں کیسے پہنچ گیا "ـــــ گرام نے کہا ۔

" وہ ہے ہی ایسا آدمی ۔ جتنا سوچا جائے آدمی اُلجھتا ہی چلا
جاتا ہے ۔ اونٹ کی طرح اس کی بھی کوئی کل سیدھی نہیں "
تھامس نے جواب دیا ۔

" میرا خیال ہے پہلے مجھے اس کا ہی خاتمہ کر دینا چاہیے ۔
تاکہ اس مصیبت سے تو جان چھوٹے "ـــــ گرام نے اس
بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا ۔

تھامس کیا جواب دیتا خاموش ہو رہا ۔ اور تھوڑی دیر
بعد ٹیکسی کیفے ڈی ایگان کے سامنے پہنچ گئی ـــــ وہ
دونوں نیچے اتر آئے ۔ تھامس نے اُسے کرایہ ادا کیا اور پھر وہ

آگے پیچھے چلتے ہوئے کیفے میں داخل ہو گئے۔ کیفے کا ماحول خا
مہذب سا تھا ــــــ قدرے اعلیٰ طبقے کے لوگ موجود تھے
اور وہاں عام کیفوں جیسا شور و غوغا نہ تھا۔ بلکہ ہر شخص سرگو
میں باتیں کر رہا تھا۔ تھامس ایک خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔
اس نے گرام کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا ــــــ اور پھر ان تینوں
کے بیٹھتے ہی ایک ویٹر ان کے قریب پہنچ گیا۔

"یس سر ــــــ آرڈر" ــــــ ویٹر نے بڑے مہذب
انداز میں پوچھا۔

"وہسکی لے آؤ" ــــــ تھامس نے کہا۔ اور ویٹر سر
ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"تم تو اس گارڈن سے ملنے آئے تھے" ــــــ گرام
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ــــــ وہ ایسے کسی سے نہیں ملتا۔ اس کا طر
ہے۔ دس منٹ بیٹھنے کے بعد میں کاؤنٹر پر ایک چٹ بھیجو
گا۔ جس میں ایک خصوصی کوڈ لکھا ہوا ہو گا ــــــ کاؤنٹر بوا
اس کوڈ کے حوالے سے گارڈن سے بات کرے گا اور پھر وہ
ملاقات کا وقت دے گا" ــــــ تھامس نے جواب دیا اور
گرام نے منہ بنا لیا۔ اُسے اب اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا۔ کہ
وہ تھامس کی وجہ سے اس فضول چکر میں پڑ گیا کہ اب ایک معمو
سے بدمعاش سے ملنے کے لئے بھی اُسے انتظار کرنا پڑے
گا ــــــ لیکن وہ خاموش رہا۔ کیوں کہ فوری طور پر اس کے

بغیر کوئی چارہ بھی نہ تھا وہ اکیلا یہاں کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔
وہسکی پینے کے بعد تھامس نے ویٹر کو بلا کر ایک چٹ لے
آنے کے لئے کہا ــــــ اور جب ویٹر نے چٹ لا کر دی تو
اس نے اس پر ایک پانچ کونے والا ستارہ بنایا اور اس ستارے
کے اندر ۱۰۰۱ لکھ کر اس نے وہ چٹ ویٹر کو دے دی کہ وہ
اُسے کاؤنٹر پر دے دے ــــــ ویٹر نے ایک نظر چٹ کو
دیکھا اور پھر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اس نے چٹ کاؤنٹر پر دی
اور خود دوسرے آرڈر سرو کرنے میں مصروف ہو گیا ــــــ گرام
اور تھامس خاموش بیٹھے رہے۔ پانچ منٹ بعد وہی ویٹر
واپس آیا۔

"آیئے سر" ــــــ ویٹر نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــــ وقت مل گیا۔ آپ باس یہیں تشریف رکھیں۔
میں اس سے بات کر کے آپ کو لے جاؤں گا" ــــــ تھامس
نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور گرام نے سر ہلا دیا۔ تھامس
کاؤنٹر پر پہنچا تو کاؤنٹر مین نے ایک کارڈ سا اُسے پکڑا دیا اور
تھامس کارڈ لئے دائیں طرف بنی ہوئی ایک راہداری میں مڑ
گیا ــــــ گرام خاموش بیٹھے اُسے جاتا دیکھتا رہا۔

عمران آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا اس کھلی کھڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— ابھی وہ کھڑکی کے قریب پہنچا تھا کہ اس کے حساس کانوں میں دور سے ایک عجیب سی آواز سنائی دی۔ اُسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کوئی کسی دیوار پر سے جھاڑی پر کودا ہو ——— کیوں کہ بلندی پر سے جھاڑی پر کودنے سے ایک مخصوص آواز پیدا ہوتی ہے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اور پھر اس نے آہستہ سے کھڑکی میں جھانکا ——— اُسی لمحے دوسری بار پہلی جیسی آواز سنائی دی۔ کمرہ جس کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ خالی پڑا ہوا تھا۔ یہ چوں کہ آخری کمرے کی کھڑکی تھی۔ اس کے بعد پانچ فٹ چوڑا ایک سائیڈ وے تھا ——— اور عمران کو آواز بھی اس سائیڈ وے سے سنائی دی تھی۔ اس لئے عمران تیزی سے عمارت کے آخری سرے تک دوڑتا چلا گیا۔

اور پھر جب سائیڈ وے پر پہنچا تو اس نے اُسی لمحے ایک آدمی کو دیوار پر چڑھ کر دوسری طرف کودتے دیکھا ——— اور ایک بار پھر وہی جھاڑی پر گرنے کی مخصوص آواز سنائی دی۔ یہ ملحقہ کوٹھی کی درمیانی دیوار تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے اچھل کر دیوار پر ہاتھ رکھے ——— اور جیسے ہی اس نے بازوؤں کے بل اپنے جسم کو اونچا کیا اور اس کا سر دیوار سے بلند ہوا۔ اس نے تین افراد کو ملحقہ کوٹھی کی مخالف دیوار میں موجود ایک دروازہ کھول کر باہر نکلتے دیکھا ——— ان میں سے ایک کے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔ عمران ان کی پشت دیکھ کر ہی پہچان گیا کہ یہ وہی تینوں ہیں جو روسیاہی ہیڈ کوارٹر سے نکل کر یہاں آئے تھے ——— عمران نے واپس چھلانگ لگائی اور پھر وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ کوٹھی میں چوں کہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس لئے وہ بغیر کسی رکاوٹ کے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر باہر سڑک پر آ گیا ——— اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ لیکن ان تینوں میں سے کوئی بھی سڑک پر نہ تھا۔ عمران کی کار چوں کہ کافی فاصلے پر کھڑی تھی۔ اس لئے عمران نے کار کی طرف جانے کی بجائے پیدل ہی آگے بڑھنا شروع کر دیا ——— اس کالونی کے متعلق اُسے معلوم تھا کہ اس کی تمام سائیڈ گلیاں گھوم پھر کر واپس اسی سڑک پر آ نکلتی ہیں۔ اس لئے وہ تینوں چاہے جتنی دیر بھی گلیوں میں گھومتے رہیں انہوں نے لازماً سڑک پر واپس آنا ہے ——— چنانچہ وہ گلیوں میں گھسنے کی بجائے

سڑک پر ہی چلتا ہوا آگے بڑھتا رہا۔ البتہ وہ سڑک پر موجود کوٹھیوں
کی دیواروں کے ساتھ لگ کر چل رہا تھا ـــــ اور پھر اچانک
وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے کچھ فاصلے پر ان تینوں کو ایک گلی
سے نکل کر سڑک پر آتے دیکھ لیا تھا۔ اُسی لمحے ایک ٹیکسی ان
کے قریب آ کر رکی اور وہ تینوں اس ٹیکسی میں سوار ہو گئے۔ عمران
بے چین نظروں سے ادھر ادھر دیکھا ـــــ مگر سڑک پر اور کوئی
ٹیکسی موجود نہ تھی۔ اُسی لمحے عمران کی نظریں ایک کار پر پڑیں یہ
فاکسی تھی جو ایک کوٹھی کے گیٹ کے باہر رکی ہوئی تھی۔ عمران
بجلی کی سی تیزی سے فاکسی کار کی طرف بڑھا ـــــ اس نے
اس کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر
آئی کیونکہ گیٹ لاک نہیں تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے ڈرائیونگ
سیٹ پر بیٹھا ـــــ اور پھر اس نے جیب سے ایک پتلی سی
تار نکال کر سوئچ میں ڈالی اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ
سوئچ آن کرنے میں کامیاب ہو گیا ـــــ دوسرے لمحے فاکسی
کا انجن سٹارٹ ہوا اور عمران ایک جھٹکے سے اُسے آگے بڑھاتا
چلا گیا۔ اس نے ٹیکسی کو شہر کی طرف جانے والی سمت میں مڑتے
دیکھ لیا تھا ـــــ اس لئے وہ فاکسی کو آگے بڑھائے لیا گیا۔
فاکسی کی رفتار ویسے بھی انتہائی تیز ہوتی ہے۔ اس لئے تھوڑی
ہی دیر بعد وہ اپنے اندازے کے مطابق اس ٹیکسی تک پہنچ
گیا جس میں وہ تینوں سوار ہوئے تھے ـــــ اس نے جیب
میں ہاتھ ڈال کر ریڈی میڈ میک اپ کے سپرنگ اور مونچھیں

نکالیں اور چند ہی لمحوں میں وہ ناک میں سپرنگ پھنسا کر گھنی مونچھیں
لگا چکا تھا ـــــ اب پہلی نظر میں اُسے پہچانا نہ جا سکتا تھا۔ اس
نے ریڈی میڈ میک اپ اس لئے ضروری سمجھا تھا کہ اُسے
ان لوگوں کے اس طرف فوری نکل بھاگنے سے اندازہ ہو گیا تھا۔
کہ وہ اُسے کوٹھی کے اندر کودتے دیکھ چکے ہیں ـــــ ورنہ وہ
کاریں چھوڑ کر پھاٹک کی طرف سے نکلنے کی بجائے یوں ملحقہ کوٹھی
کی دیواریں پھاند کر ٹیکسی میں نہ جاتے۔
ریڈی میڈ میک اپ کرنے کے بعد اس نے فاکسی کی
رفتار بڑھائی اور پھر وہ اس ٹیکسی کو اوورٹیک کرتا ہوا آگے
بڑھتا چلا گیا ـــــ اس نے کنکھیوں سے ٹیکسی کا جائزہ لیا اور
اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ وہی
لوگ ٹیکسی میں سوار تھے جن کا تعاقب وہ کر رہا تھا ـــــ اس
نے فاکسی کو کچھ دیر آگے رکھنے کے بعد نامحسوس طور پر دوبارہ
پیچھے کر لیا اور پھر اس نے دو تین کاروں کا مزید فاصلہ دے
کر تعاقب کرنا شروع کر دیا۔
مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ٹیکسی ایک کیفے کے
سامنے رک گئی۔ یہ کیفے ڈی ایگان کی عمارت تھی ـــــ عمران
نے بھی کار کو کیفے کے کمپاؤنڈ میں موڑ دیا اور اُسے ٹیکسی سے
ذرا فاصلے پر روک دیا۔ اُسی لمحے اس نے ایک غیر ملکی کو کرایہ
دیتے اور پھر ان تینوں کو کیفے کے اندر جاتے دیکھا۔
عمران کار سے نیچے اترا۔ اور پھر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کیفے

کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیفے کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے ان تینوں کو ایک طرف میز پر بیٹھے ہوئے دیکھا وہ ویٹر کو آرڈر دے رہے تھے ـــــ عمران ایک اور خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر ـــــ آرڈر پلیز" ـــــ اس کے بیٹھتے ہی ویٹر نے اس کے سر پر سوار ہوتے ہوئے کہا۔

"وہسکی" ـــــ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس کیفے کا ماحول ہی ایسا تھا کہ یہاں شراب سے ہٹ کر کوئی چیز منگوانا دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرنا تھا۔ وہ تینوں بھی اب اطمینان سے بیٹھے وہسکی پی رہے تھے۔ ویٹر نے عمران کے سامنے وہسکی کا پیگ رکھ دیا ـــــ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس نے پیگ اٹھا کر اُسے یوں منہ سے لگا لیا۔ جیسے وہ واقعی وہسکی پی رہا ہو ـــــ دو تین بار ایسا کرنے کے بعد اس نے بڑی پھرتی سے پیگ میں موجود وہسکی کو میز کے ساتھ رکھے ہوئے ایک نمائشی گملے میں انڈیل دیا۔ اور جیب سے رومال نکال کر یوں منہ پونچھنے لگا جیسے لبوں اور مونچھوں پر لگی ہوئی وہسکی کے قطرے صاف کر رہا ہو۔

اُسی لمحے اس نے ان غیر ملکیوں میں سے ایک کو چٹ پر کچھ لکھ کر ویٹر کو دیتے ہوئے دیکھا ـــــ اور ویٹر سر ہلاتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چٹ کاؤنٹر پر دی اور خود دوسری میزوں کی طرف بڑھ گیا ـــــ مگر تھوڑی دیر بعد

وہ ویٹر اس غیر ملکی کے پاس آیا۔ اور اس نے جھک کر غیر ملکی سے کچھ کہا اور غیر ملکی اپنے ساتھیوں سے کچھ کہہ کر اٹھا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر پر پہنچا ـــــ کاؤنٹر بوائے نے اُسے ایک کارڈ دیا اور وہ غیر ملکی کارڈ لے کر دائیں طرف بنی ہوئی ایک راہداری میں مڑ گیا۔ عمران خاموش بیٹھا رہا ـــــ تقریباً پانچ منٹ بعد ویٹر میز پر بیٹھے ہوئے باقی دو غیر ملکیوں کے پاس آیا اور اس نے جھک کر انہیں کچھ کہا۔ تو اس بار لمبا تڑنگا غیر ملکی اٹھ کھڑا ہوا جب کہ دوسرا وہیں بیٹھا رہا ـــــ اور پھر وہ غیر ملکی لمبے لمبے ڈگ بھرتا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ویٹر اس کی رہنمائی کر رہا تھا۔ کاؤنٹر بوائے نے اس بار پھر ایک کارڈ اس ویٹر کی طرف بڑھا دیا ـــــ اور پھر ویٹر اُسے لئے ہوئے اُسی راہداری میں مڑ گیا۔ جدھر پہلا غیر ملکی گیا تھا عمران سوچنے لگا کہ آخر یہاں کیا چکر چل رہا ہے۔ اس کیفے میں وہ پہلی بار آیا تھا ـــــ اس لئے اُسے معلوم نہ تھا کہ یہاں کیا ہوتا رہتا ہے۔

وہ چند لمحے تو خاموش بیٹھا رہا پھر وہ کرسی سے اٹھا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا ـــــ اس نے بل کے لئے ایک نوٹ میز پر ہی چھوڑ دیا تھا۔

"یس سر" ـــــ کاؤنٹر بوائے نے اُسے اپنے قریب آتے دیکھ کر کاروباری انداز میں پوچھا۔

عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ایک کارڈ نکال کر

کاؤنٹر کی چکنی سطح پر پھینک دیا۔

"مجھے منیجر سے ملاؤ" ۔۔۔ عمران نے اس بار تحکمانہ انداز میں کہا۔

کاؤنٹر بوائے نے کارڈ اٹھا کر پڑھا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ کارڈ پر ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس کے الفاظ صاف پڑھے جاتے تھے ۔۔۔ عمران ہوٹلوں اور کیفوں کے لئے یہی کارڈ استعمال کرتا تھا۔

"یس سر ۔۔۔ فرمایئے سر" ۔۔۔ کاؤنٹر بوائے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"منیجر سے ملاؤ" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"سر ۔۔۔ وہ مصروف ہیں۔ میں معلوم کرتا ہوں سر" کاؤنٹر بوائے نے کہا۔ اور پھر اس نے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"سنو" ۔۔۔ عمران نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ کاؤنٹر بوائے نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

"کیا نام ہے ان کا" ۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر بوائے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"گارڈن سر ۔۔۔ ان کا نام گارڈن ہے۔ وہ مالک بھی ہیں اور منیجر بھی۔ ویسے سر ۔۔۔ آپ کے محکمہ کے سپرنٹنڈنٹ فیاض ان کے گہرے دوست ہیں" ۔۔۔ کاؤنٹر بوائے نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ اچھا اچھا ۔۔۔ تم نے مجھے پہلے بتایا ہوتا" عمران نے یوں اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ جیسے سوپر فیاض جو رشوت کی رقم ان سے حاصل کرتا ہے وہ اس کا باقاعدہ حصہ دار ہو ۔۔۔ اور عمران کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر کاؤنٹر بوائے کے چہرے پر موجود پریشانی کے تاثرات بھی اطمینان میں بدل گئے۔

"سنو ۔۔۔ کیا تم ان غیر ملکیوں کو جانتے ہو۔ جو ابھی ابھی تم سے کارڈ لے کر گئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے سرگوشیانہ انداز میں پوچھا۔

"یس سر ۔۔۔ ان میں ایک کو اچھی طرح جانتا ہوں وہ مسٹر تھامسن ہیں باس کے گہرے دوست ہیں۔ البتہ جو بعد میں گئے ہیں انہیں پہلی بار دیکھا ہے" ۔۔۔ کاؤنٹر بوائے نے جواب دیا۔

"تو کیا یہ جواخانہ میں گئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے سرسری سے انداز میں کہا۔

"جواخانہ نہیں سر ۔۔۔ ہمارے ہاں کوئی جواخانہ نہیں۔ اوہ ۔۔۔ شاید آپ نے ان کارڈوں کی وجہ سے اندازہ لگایا ہے۔ دراصل باس مخصوص افراد سے ملاقات کرتے ہیں۔ اور ان مخصوص افراد کو باس کی اجازت لے کر کارڈ دیئے جاتے ہیں ۔۔۔ جس پر پنچ کوڈ ہوتا ہے۔ راہداری کے آخر میں ایک کمپیوٹر ہے۔ جس میں وہ کارڈ ڈالنے سے باس کے دفتر

کا دروازہ نمودار ہوتا ہے۔ اس طرح باس غیر ضروری افراد سے ملنے سے بچ جاتے ہیں "۔۔۔۔ کاؤنٹر بوائے نے اپنی طرف سے جواخلانے کی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ اچھا۔۔۔ تو یہ بات ہے۔ سنو۔۔۔ اگر کسی سرکاری کام کی وجہ سے اور تمہارے باس کے فائدے کے لئے بغیر پنچ کارڈ کے تمہارے باس سے ملنا پڑے تو اس کا کیا طریقہ ہے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"صاحب۔۔۔ آپ بہت بڑے آفیسر ہیں سپرنٹنڈنٹ فیاض سے بھی شاید بڑے "۔۔۔۔ کاؤنٹر بوائے نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔ اس میں کیا شک ہے "۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ جیسے افسروں کے لئے باس نے ایک خفیہ انتظام کر رکھا ہے۔ کیفے کی عقبی گلی میں ایک دروازہ ہے جو کھلا رہتا ہے۔۔۔۔ اس سے سیڑھیاں اوپر جاتی ہیں۔ ان سیڑھیوں کا اختتام ایک دروازے پر ہوتا ہے۔ جہاں ایک مسلح دربان ہوتا ہے۔ آپ اسے اپنا عہدہ بتائیں گے تو وہ دروازہ کھول دے گا اور آپ براہ راست باس تک پہنچ جائیں گے "۔ کاؤنٹر بوائے نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"خوب۔۔۔۔ تم بہت اچھے لڑکے ہو۔ کیوں یہاں جھک مار رہے ہو۔ اگر تم کہو تو تمہیں میں انٹیلی جنس میں بھرتی کرا

دوں مزے کرو گے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور کاؤنٹر بوائے کی آنکھیں یک لخت چمک اٹھیں۔

"اوہ صاحب۔۔۔۔ مجھے تو خود بے حد شوق ہے۔ میں نے میٹرک پاس کیا ہوا ہے۔ اگر آپ مہربانی فرما دیں۔ تو میری قسمت جاگ اٹھے گی "۔۔۔۔ کاؤنٹر بوائے نے مسرت سے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ٹھیک ہے کل دفتر میں میرے پاس آجانا۔ لیکن سنو۔ میں تمہارے باس سے پھر کسی وقت مل لوں گا۔۔۔۔ اس وقت مجھے ایک اور ضروری کام یاد آگیا ہے۔ تم اسے میرے متعلق ذکر نہ کرنا۔ بس تم کل آجانا میں تمہیں براہ راست سب انسپکٹر بھرتی کر دوں گا۔۔۔۔ یہ تو میرے اپنے اختیار میں ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کاؤنٹر بوائے نے سر ملا دیا۔

عمران مسکراتا ہوا واپس مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کیفے کے مین گیٹ سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔۔ اسے یقین تھا کہ اب یہ کاؤنٹر بوائے اپنے باس سے اس کے متعلق کچھ نہ کہے گا۔

کیفے سے نکل کر وہ کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکلا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا پیدل چلتا ہوا عمارت کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتا ہوا چوک پر پہنچ گیا۔۔۔۔ چوک سے وہ دائیں طرف جانے والی سڑک پر مڑ گیا۔ کیفے کی عمارت کی اس طرف سائیڈ تھی تھوڑی دیر بعد وہ ایک تنگ سی گلی کے سرے پر پہنچ گیا۔۔۔۔ یہ گلی اس عمارت کی عقبی سمت میں چلی گئی تھی۔ گلی بند تھی اور اس میں

جا بجا کوڑے کے ڈھیر سے پڑے ہوئے تھے۔ عمران کوڑے کے ڈھیروں سے قدم بچاتا ہوا گلی میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر اُسے وہ دروازہ نظر آ گیا ——— جس کا ذکر کاؤنٹر بوائے نے کیا تھا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور دروازے سے اوپر جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں ——— عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ احتیاط سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اُسے بتایا گیا تھا کہ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک مسلح دربان موجود ہوتا ہے ——— اس لئے وہ خاص طور پر محتاط تھا۔ لیکن جب وہ سیڑھیوں کے اختتام پر پہنچا تو اس نے وہاں دروازے پر کوئی دربان موجود نہ پایا ——— دروازہ بند تھا۔ عمران نے کی ہول سے آنکھ لگا دی۔ اور عین اُسی لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور دوسرے لمحے عمران لڑکھڑاتا ہوا اندر پہنچ گیا۔ کمرے کے اندر مشین گنوں سے مسلح پانچ افراد موجود تھے ——— اور ظاہر ہے ان کی مشین گنوں کا رخ عمران کی طرف ہی تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے۔

ٹیکسی نے فائیڈ کو کیفے ڈی ایگان کی عمارت کے سامنے پہنچ کر اتار دیا۔ فائیڈ نے اُسے کرایہ دیا ——— اور پھر تیزی سے مین گیٹ میں داخل ہو گیا۔ مین گیٹ کراس کرنے کے بعد وہ جب کیفے کے ہال میں پہنچا تو اس نے وہاں اپنی توقع سے کم رش دیکھا ——— اس کا خیال یہ تھا کہ اس قسم کے کیفوں میں ہر وقت شور شرابا اور درمیانے طبقے کے افراد کا خاصا رش رہتا ہے۔ لیکن اس کیفے کا ماحول اس کی توقع کے برعکس تھا۔ یہاں قیمتی ملبوسات پہنے تھوڑے سے افراد مختلف میزوں پر موجود تھے جو سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے ——— ماحول میں وقار اور سنجیدگی کا عنصر نمایاں تھا۔

فائیڈ خاموشی سے ایک خالی میز پر جا کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے ایک باوردی ویٹر اس کے پاس پہنچ گیا۔

"یس سر ——— آرڈر پلیز" ——— ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وہسکی لے آؤ ——— اور سنو ——— یہاں کوئی ویٹر ٹونی نام کا ہے" ——— فائیٹر نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام ہی ٹونی ہے جناب" ——— ویٹر نے غور سے فائیٹر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— مارننگ نیوز اخبار دیکھا ہے تم نے"

فائیٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس سر ——— دیکھا ہے" ——— ویٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس میں گارڈن کا ذکر ہے۔ اور میں اس سے فوری ملنا چاہتا ہوں" ——— فائیٹر نے اس بار لہجے میں ہلکا سا تحکم پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ——— آپ ایک پیگ پی لیں بندوبست ہو جائے گا" ——— ویٹر نے کہا اور پھر تیزی سے واپس کاؤنٹر کی طرف مڑ گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مینو کاؤنٹر پر رکھا۔ اور خود تیزی سے بائیں طرف چھوٹی سی راہ داری کی طرف مڑ گیا ——— تقریباً پانچ منٹ بعد وہ دوبارہ نمودار ہوا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس فائیٹر کی طرف آیا۔

"تشریف لائیے سر ——— آپ کا پیگ گارڈن کے پاس موجود ہے" ——— ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور فائیٹر

سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ ویٹر اسے اپنے ساتھ لئے کاؤنٹر کے قریب سے گزرتا ہوا دائیں سمت راہ داری میں داخل ہو گیا۔ راہ داری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا ——— ٹونی نے دروازے کی سائیڈ میں لگے ہوئے سوئچ بورڈ پر موجود ایک بٹن کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ ٹونی نے فائیٹر کو اندر آنے کا اشارہ کیا ——— اور پھر وہ دونوں دروازے میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ دروازہ بند کر کے ٹونی نے اندر موجود سوئچ بورڈ کا ایک بٹن دبایا تو کمرہ لفٹ کی طرح اوپر چڑھتا چلا گیا ——— لیکن جلد ہی اس کی حرکت بند ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اب وہ دونوں ایک اور راہ داری میں آ گئے ——— اس راہ داری کے اختتام پر خالی دیوار تھی۔ ٹونی نے دیوار پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے مخصوص انداز میں تین بار دبایا۔ تو دیوار درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر مخالف سمتوں میں ہٹتی چلی گئی۔

"تشریف لے جائیے سر ——— باس آپ کے منتظر ہیں" ٹونی نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور فائیٹر سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس کے درمیان میں رکھی ہوئی ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر مگر صحت مند جسم کا مالک ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔

"فرمائیے ——— کیا حکم ہے" ——— ادھیڑ عمر نے غور سے فائیٹر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مارننگ نیوز" ___ فائیڑ نے اس کے قریب جاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ___ اپنا تعارف کرائیے" ___ ادھیڑ عمر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"فائیڑ ___ ایجنٹ نمبر (1) ___ لانگ رینج" ___ فائیڑ نے الفاظ کو چباتے ہوئے کہا۔ اور اس کے الفاظ جیسے ادھیڑ عمر پر بم کی طرح گرے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ سر آپ ___ ویل کم سر ___ میری خوش قسمتی ہے سر ___ کہ آپ سے ملاقات ہو گئی۔ مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے باس نے کال کیا تھا۔ لیکن کوڈ اور تعارف ضروری تھا سر۔ امید ہے آپ محسوس نہیں کریں گے" ___ ادھیڑ عمر کے لہجے میں انتہائی عاجزی شامل ہو گئی۔

ظاہر ہے ایک تو لانگ رینج کا نام ہی کافی تھا۔ اور پھر اس کا ایجنٹ نمبر (1)، فائیڑ تو پورے روسیاہ کے لئے ہیرو ہونے کے ساتھ ساتھ فائیڑ کے کارنامے بھی ایسے تھے کہ لوگ اس کے نام سے ہی دہشت زدہ ہو جاتے تھے۔

"تم نے اچھا خاصا سیٹ اپ کر رکھا ہے یہاں" فائیڑ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر ___ کرنا پڑتا ہے سر" ___ ادھیڑ عمر گارڈن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ ___ مجھے خوشی ہے یہ تمام سیٹ اپ دیکھ کر۔ اس

سیٹ اپ سے اندازہ ہوتا ہے کہ تمہاری کارکردگی یقیناً اچھی ہو گی" ___ فائیڑ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے" ___ گارڈن نے پوچھا۔

"تمہارے پاس یقیناً واڈکا ہو گی" ___ فائیڑ نے کہا۔

"یس سر ___ بہت اچھی قسم کی ہے" ___ گارڈن نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا بٹن دبا کر واڈکا کی بوتل اور جام کا آرڈر دے دیا۔

"میرے لئے کیا احکامات ہیں سر" ___ گارڈن نے آرڈر دینے کے بعد پوچھا۔

"یہاں ایک ایکریمین ایجنٹ کام کرتا ہے تھامس۔ کیا تم اسے جانتے ہو" ___ فائیڑ نے پوچھا۔

"یس سر ___ اچھی طرح جانتا ہوں۔ اسے میں نے دوست بنایا ہوا ہے تاکہ ضرورت کے وقت معلومات حاصل کی جا سکیں" ___ گارڈن نے کہا۔

"کیا وہ بھی تمہاری حیثیت جانتا ہے" ___ فائیڑ نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب ___ ڈی گروپ انتہائی خفیہ طریقے سے کام کرتا ہے۔ بظاہر ہم نے ایک سمگلنگ ریکٹ بنایا ہوا ہے" گارڈن نے جواب دیا۔

"گڈ ___ اس تھامس کے پاس ایکریمیا کا ایک ٹاپ ایجنٹ گرام آیا ہوا ہے۔ میں نے ان کا ہیڈ کوارٹر تو تباہ کر

دیا ہے۔ لیکن تھامس اور گرام دونوں نکل گئے ہیں۔ مجھے دراصل
اس گرام کو اغوا کرانا ہے —— تاکہ میں اس سے ایک راز حاصل
کر سکوں۔ اس راز کے حصول کے بعد ہی آئندہ مشن مکمل کیا جا
سکتا ہے" —— فائیٹر نے کہا۔
"تھامس اور گرام دونوں کو سر ٹریپ کرنا ہے یا صرف
گرام کو" —— گارڈن نے پوچھا۔
"اگر دونوں آجائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ ورنہ گرام تو لازمی ہے"
فائیٹر نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے سر —— میں آج ہی کام شروع کر دیتا
ہوں۔ آپ یقین کریں آپ کی توقع سے پہلے ہی دونوں ٹریپ
ہو جائیں گے۔ گرام کو تو میں نہیں جانتا۔ اس لئے پہلے تھامس
کو کور کرنا ہو گا۔ پھر اس سے گرام کا پتہ کرنا پڑے گا"
گارڈن نے جواب دیا۔
اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی ٹونی واڈکا کی بوتل اور جام
ٹرے میں رکھے اندر آیا —— اور اس نے بڑے مؤدبانہ
انداز میں بوتل اور جام فائیٹر کے سامنے رکھ دیا۔ اور خود تیز تیز
قدم اٹھاتا واپس چلا گیا —— گارڈن نے جام بنا کر فائیٹر کی
طرف بڑھایا۔ اور فائیٹر نے جام لے کر اس کی چسکیاں لینی شروع
کر دیں۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات پھیلنے لگے جیسے بڑی
مدت کے بعد اسے اپنی پسندیدہ چیز ملی ہو۔
اسی لمحے انٹر کام سے موسیقی سی بلند ہوئی اور گارڈن

نے چونک کر انٹر کام کی طرف دیکھا۔
"یس" —— گارڈن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"باس فائیو کارنر سٹار نمبر ۱۱ آپ سے ملنا
چاہتا ہے" دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔
"اوہ کہاں ہے وہ" گارڈن نے بڑی
طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔
"سر کیفے میں موجود ہے۔ اس کے ساتھ دو آدمی اور
بھی موجود ہیں" دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوہ اسے روم نمبر فور میں پہنچا دو۔ میں وہیں آرہا
ہوں" —— گارڈن نے کہا اور انٹر کام کا بٹن آف کر دیا۔
"کمال ہو گئی جناب تھامس آگیا ہے" —— گارڈن
نے فائیٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"تھامس مگر فائیو کارنر سٹار نمبر ۱۱ کا کیا مطلب
کیا وہ تمہاری تنظیم کا رکن ہے" فائیٹر نے چونکتے ہوئے
پوچھا۔
"رکن تو نہیں ہے جناب لیکن میں نے شناخت کے
لئے خاص دوستوں کے ساتھ کوڈ مقرر کیا ہوا ہے۔ ہم بحیثیت
تنظیم اس کے ایسے کام رقم لے کر کر دیتے ہیں۔ جس سے
وسیاہ کو کوئی دلچسپی نہ ہو" گارڈن نے جواب
دیا۔
"چلو اچھا ہوا۔ وقت بچ گیا" فائیٹر نے سر

ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس کے ساتھ دو آدمی اور ہیں۔ میں دیکھتا ہوں سر ہو سکتا ہے گرام بھی ساتھ ہو"۔۔۔ گارڈن نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا

"اُسے کہاں ملو گے۔ کہاں ہیں"۔۔۔ فائیرٹ نے کہا۔

"سر۔۔۔ ملحقہ کمرے میں سر"۔۔۔ گارڈن نے جواب دیا اور فائیرٹ نے سر ہلا دیا۔

گارڈن اٹھ کر اپنی پشت پر بنے ہوئے ایک دروازے کو کھول کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

فائیرٹ خاموش بیٹھا واڈکا کے جام پیتا رہا۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور گارڈن اندر داخل ہوا۔۔۔ اس کا چہرہ مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا۔

"ویری گڈ نیوز سر۔ واقعی اس کے ساتھ گرام ہے سر۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس کا ایک خاص آدمی ایکریمیا سے آیا ہے۔ اس کا باس ہے اور وہ مجھ سے کسی خاص شخصیت کو اغوا کرانا چاہتا ہے"۔ گارڈن نے کہا۔

"کیا اس نے خود گرام کا نام لیا ہے"۔ فائیرٹ نے پوچھا۔

"نو سر۔ نام تو اس نے نہیں لیا۔ لیکن میرا اندازہ یہی ہے"۔۔۔ گارڈن نے جواب دیا۔

"کیا ایسی صورت ہو سکتی ہے کہ میں یہ چیک کر سکوں کہ وہ کسے اغوا کرانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے اس طرح ہمارے

مشن کے لئے کوئی اہم کلیو حاصل ہو جائے"۔۔۔ فائیرٹ نے کہا۔

"کیا گرام یا تھامس آپ سے واقف ہے کسی بھی حیثیت سے"۔۔۔ گارڈن نے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ گرام تو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے تھامس بھی جانتا ہو"۔۔۔ فائیرٹ نے کہا۔

"تو سر میں ان سے بات چیت کرتا ہوں۔ ٹونی کو میں آپ کے پاس بھیج دیتا ہوں وہ ٹیلی رینج آپ کو پہنچا دے گا۔ اس کے ذریعے آپ روم نمبر فور میں ہونے والی کارروائی کو دیکھ بھی سکیں گے اور بات چیت سن بھی لیں گے"۔۔۔ گارڈن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ بہرحال اب انہیں واپس نہیں جانا چاہیئے"۔۔۔ فائیرٹ نے کہا۔

"بے فکر رہیں جناب۔۔۔ اب یہ واپس نہیں جا سکیں گے۔ ان کا تیسرا ساتھی باہر ہے۔ میں اس کا بھی بندوبست کر دوں گا"۔۔۔ گارڈن نے کہا اور پھر واپس اُسی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھامس نے کارڈ لیا اور پھر وہ تیزی سے راہداری
میں سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا ـــــ راہداری کے اختتام
سے پہلے دیوار کے ساتھ ایک کمپیوٹر نما مشین نصب تھی ۔
تھامس نے وہ کارڈ اس مشین میں بنے ہوئے ایک خانے میں
ڈال دیا ۔ کارڈ مشین میں پہنچتے ہی ہلکی سی سیٹی کی آواز
بلند ہوئی ۔ اور پھر کھٹاک سے اس کا نچلا خانہ کھلا اور اس میں
سے ایک کارڈ نکل آیا ۔ تھامس نے وہ کارڈ اٹھا لیا ـــ اس
پر فور کا ہندسہ لکھا ہوا تھا ۔ تھامس سر ہلاتا ہوا مڑا اور پھر اس
نے اُسی راہ داری میں کمروں کے دروازوں کو دیکھنا شروع
کر دیا ۔ ـــ ایک دروازے پر چار کا ہندسہ لکھا ہوا تھا ۔
اس نے کارڈ کو دروازے پر بنے ہوئے ایک چھوٹے سے
چوکھٹے پر رکھا اور پھر انگلیوں سے اُسے دبا دیا ۔ کھٹاک کی

آواز سے وہ چوکھٹا ہٹ گیا اور کارڈ غائب ہو گیا ۔ تھامس چونکہ پہلے
بھی یہاں آتا رہتا تھا ۔ اس لئے وہ یہاں کے طریقہ کار سے اچھی طرح
واقف تھا ـــــ چند لمحوں بعد دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا تھامس
نے اندر قدم رکھا یہ ایک طویل گیلری تھی ۔ اس کے اختتام پر سپاٹ
دیوار تھی ۔ لیکن جب تھامس اس دیوار کے قریب پہنچا ۔ تو دیوار
درمیان سے پھٹ کر اطراف میں ہٹتی چلی گئی ـــــ اب
سیڑھیاں نیچے جاتی نظر آ رہی تھیں ۔ تھامس سیڑھیاں اتر کر ایک
خاصے بڑے کمرے میں پہنچ گیا ۔ اس کمرے میں ایک بڑی میز
اور اس کے گرد دس کے قریب کرسیاں رکھی ہوئی تھیں ۔ تھامس
نے بڑے اطمینان سے ایک کرسی کھینچی اور پھر اس پر بیٹھ گیا ۔
چند لمحوں بعد شمالی دیوار میں ایک دروازہ کھلا ـــــ اور گارڈن
اندر آیا ۔

"اوہو ـــــ مسٹر تھامس ـــــ آج آپ ادھر کیسے بھول آئے" ۔
گارڈن نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے بے تکلفانہ انداز میں کہا ۔

"یار ـــــ ایک کام آن پڑا ہے تم سے ـــــ ورنہ تمہاری
یہ بھول بھلیوں سے میں بہت گھبراتا ہوں" ـــــ تھامس نے
اٹھ کر گارڈن کا استقبال کرتے ہوئے کہا ۔ اور گارڈن بے اختیار
ہنس پڑا ـــــ اس نے تھامس سے مصافحہ کرتے ہوئے قدرے
رازدارانہ لہجے میں کہا ۔

"یار ـــــ یہ بھول بھلیاں بنا کر اور اس میں لوگوں کو گزار کر
مجھے بڑا لطف آتا ہے ۔ ایک تو سسپنس سا پیدا ہو جاتا ہے

اور دوسرا آنے والے پر خواہ مخواہ رعب پڑ جاتا ہے "۔۔۔ گارڈن نے کہا اور اس بار تھامس ہنس پڑا۔

اور پھر وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھ گئے۔

"ہاں ۔۔۔ اب بتاؤ میرے یار کو کیا کام آن پڑا ہے"
گارڈن نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کام تو معمولی سا ہے۔ پہلے میں ایک آدمی سے تمہارا تعارف کرانا چاہتا ہوں ۔۔۔ سمجھ لو کہ یہ میرا باس ہے۔ ایکریمیا سے آیا ہے "۔۔۔ تھامس نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ تمہارا باس ۔۔۔ پھر تو کوئی بہت بڑی شخصیت ہو گی "۔۔۔ گارڈن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ نمبر ون آدمی ہے۔ اور سنو ۔۔۔ اس کو عزت و تکریم ملنی چاہیئے "۔۔۔ تھامس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو ۔۔۔ تمہارا باس خوش ہو جائے گا۔ لیکن کام کیا ہے۔ یہ بھی تو بتاؤ "۔۔۔ گارڈن نے کہا۔

"ایک خاص شخصیت کو اغوا کرانا ہے۔ تم فکر نہ کرو جو معاوضہ تم کہو گے ہمیں ادا کر دیا جائے گا ۔۔۔ لیکن کام انتہائی رازداری سے ہونا چاہیئے۔ یہ تمہاری طرز کا اغوا نہیں ہے کہ رقم لے کر چھوڑ دیا۔ یہ حکومتی مسئلے میں "۔۔۔ تھامس نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ تم بے فکر رہو۔ جیسے تم کہو گے ویسے ہی ہو گا۔ کہاں ہے تمہارا باس "۔۔۔ گارڈن نے کہا۔

"وہ کیفے میں موجود ہے۔ ساتھ ہمارا ایک اور ساتھی ہے"
تھامس نے کہا۔

"تمہارے باس کا حلیہ بتاؤ تاکہ ویٹر اسے پہچان سکے"
گارڈن نے کہا۔

"وہ لمبے قد کا ہے۔ دوسرا چھوٹے قد کا ہے"
تھامس نے کہا۔ اور گارڈن نے سر ہلا دیا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے میں ان کو بلواتا ہوں اور کچھ پینے پلانے کا بھی سامان کرتا ہوں "۔۔۔ گارڈن نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اسی دروازے سے باہر نکل گیا۔

تھامس خاموش بیٹھا رہا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔۔۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ گارڈن کے وسائل کو اچھی طرح جانتا تھا ۔۔۔ اس کے لئے سیکرٹری کو اغوا کرانا کوئی مشکل ہی نہ تھا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد وہی دروازہ کھلا جس میں سے تھامس اندر آیا تھا۔ اور اس میں سے گرام اندر داخل ہوا ۔۔۔ اس کے چہرے پر تعجب کے آثار نمایاں تھے۔ تھامس اسے دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آیئے ۔۔۔ باس میری بات ہو گئی ہے کام ہو جائے گا"
تھامس نے کہا۔

"بڑے حیرت انگیز انتظامات ہیں یہاں کے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ یہ لوگ عام قسم کے مجرم نہیں ہیں"۔۔۔۔ گرام نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بہت منظم تنظیم ہے باس"۔۔۔۔ تھامس نے خوش ہو کر کہا۔ اُسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا۔ اور گارڈن اندر داخل ہوا۔

"خوش آمدید جناب۔۔۔۔ میرا نام گارڈن ہے"۔

گارڈن نے اندر آتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ کھلا پڑ رہا تھا۔ اس نے بڑے احترام بھرے انداز میں گرام سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔ گرام نے بھی جواب میں اس سے مصافحہ کیا۔

"میرا نام جانسن ہے۔ تھامس نے آپ کی بڑی تعریف کی تھی"۔ گرام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔۔۔ آپ کو ہم سے کوئی شکایت نہ ہو گی"۔۔۔۔ گارڈن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے بیرونی دروازہ کھلا اور ایک ویٹر اندر داخل ہوا۔ اُس کے ہاتھ میں ٹرے تھی۔۔۔۔ جس میں ایک بوتل اور دو پیگ موجود تھے۔ اس نے بوتل اور پیگ میز پر رکھے۔ اور پھر بوتل کھول کر اس نے شراب دونوں جاموں میں ڈالی۔ اور ایک ایک جام بڑے احترام بھرے انداز میں تھامس اور گرام کی طرف بڑھا دیا۔

"لیجئے جناب۔۔۔۔ یہ ہمارے سٹاک کی سب سے بہترین شراب ہے۔ مجھے یقین ہے آپ اس سے لطف اندوز ہوں گے"۔۔۔۔ گارڈن نے کہا۔

"آپ"۔۔۔۔ گرام نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ لیجئے۔ مجھے ڈاکٹر نے منع کیا ہوا ہے۔ مجھے گاڈس کی بیماری ہے"۔۔۔۔ گارڈن نے جان بوجھ کر ایک غلط سا نام بول دیا۔ تاکہ یہ لوگ اُسے سمجھ ہی نہ سکیں۔ اور وہی ہوا۔ دونوں نے ہی سر ہلا دیا۔

"کیا آپ مجھے وہ نام بتائیں گے۔ جس کا اغوا آپ کرانا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ گارڈن نے کہا۔

"سیکرٹری وزارت سائنسی ریسرچ جانباز"۔۔۔۔ تھامس نے شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ ان کا پتہ دے دیں۔ کام ہو جائے گا"۔ گارڈن نے یوں سرسری سے لہجے میں جواب دیا۔ جیسے اس کے لئے یہ کوئی مسئلہ ہی نہ ہو۔

"پھر اس سے پہلے کہ تھامس یا گرام جواب دیتے۔ اچانک میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کی سیٹی بج اٹھی۔۔۔۔ گارڈن نے چونک کر رسیور اٹھایا۔

"یس"۔۔۔۔ گارڈن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیوں کہ اُسے یہاں کسی کال کے آنے کی توقع نہ تھی۔

"باس۔۔۔ آپ کے لئے کاؤنٹر سے اہم اطلاع ہے"۔

دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ـــــ اچھا ـــــ میں آرہا ہوں" ـــــ گارڈن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ مجھے چند منٹ کی اجازت دیں میں آرہا ہوں"
گارڈن نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھامس اور گرام نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ کیوں کہ گارڈن کے چہرے پر یک لخت پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"ان کا کوئی اپنا مسئلہ ہوگا" ـــــ تھامس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ان کے جام ختم ہو چکے تھے۔ اور پھر تھامس نے دوبارہ جام بھرنے کے لئے بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا ـــــ لیکن اچانک اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم میز پر ہی جھکتا چلا گیا۔

"کیا ہوا" ـــــ گرام تیزی سے تھامس کی طرف مڑا مگر مڑتے ہی اس کے جسم کو بھی ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بہت کوشش کی ـــــ لیکن اس کے ذہن پر یک لخت سیاہ چادر چھا گئی اور پھر وہ دھڑام سے فرش پر گر گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

گارڈن روم نمبر فور سے نکل کر راہ داری میں ہوتا ہوا دوبارہ اپنے دفتر میں پہنچ گیا ـــــ جہاں فائیٹر میز پر رکھے ہوئے ٹیلی رینج کی سکرین پر روم نمبر فور کا منظر دیکھ رہا تھا۔

"یہ گرام ہے" ـــــ فائیٹر نے گارڈن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ابھی بے ہوش ہو جائیں گے سر" ـــــ گارڈن نے کہا۔ اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے ایک ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"ارے واہ ـــــ واقعی یہ دونوں ہی گر گئے ہیں"
فائیٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس ـــــ گارڈن سپیکنگ" ـــــ گارڈن نے فائیٹر کی طرف توجہ کیے بغیر کہا۔

"شیراگ بول رہا ہوں جناب ۔۔۔ ابھی ابھی میرے پاس علی عمران پہنچا تھا۔ اس نے مجھے کارڈ دکھایا۔ جس میں کسی اجنبی نام کے ساتھ ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس لکھا ہوا تھا۔ لیکن باس ۔۔۔ میں اُسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ ان دو غیر ملکیوں کی طرف سے مشکوک تھا جنہیں کارڈ دے کر اندر بھیجا گیا تھا۔ وہ بغیر کارڈ کے آپ سے ملنا چاہتا تھا ۔۔۔ میں اس کا مقصد سمجھ گیا تھا۔ اس لئے میں نے اُسے عقبی طرف بھیج دیا ہے۔ تاکہ وہ آسانی سے ٹریپ کیا جا سکے" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ان غیر ملکیوں کا تعاقب کرتا ہوا آیا ہے۔ ٹھیک ہے میں سنبھال لوں گا" ۔۔۔ گارڈن نے کہا اور اس نے ٹیلی فون کا رسیور رکھا۔ اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر کو پریس کیا۔

"گارڈن بول رہا ہوں۔ ایک خطرناک آدمی عمران بیک ٹریپ میں آرہا ہے اُسے احتیاط سے کور کیا جائے" ۔۔۔ گارڈن نے کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور گارڈن نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ علی عمران کون ہے" ۔۔۔ فائیٹر نے گارڈن سے پوچھا۔

"یہ پاکیشیا کا سب سے خطرناک آدمی ہے۔ مقامی سیکرٹ سروس سے اس کا گہرا تعلق ہے ۔۔۔ اور یہ تھاس اور گرام

کا تعاقب کرتا ہوا یہاں آیا ہے" ۔۔۔ گارڈن نے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

"اوہ ۔۔۔ تو یہ وہی علی عمران ہے۔ جس کا نام ہر جگہ مشہور ہے۔ چلو اچھا ہے آج اس کا بھی خاتمہ ہو جائے گا" ۔۔۔ فائیٹر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر سر ۔۔۔ یہ شخص حد سے زیادہ چالاک اور عیار ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے ساتھی یقیناً کیفے سے باہر ہوں گے" گارڈن نے کہا۔

"تو کیا ہوا ۔۔۔ اس کے ساتھیوں کو اس کی لاش بھی نہیں مل سکے گی۔ تمہارے پاس برقی بھٹی نہیں ہے" ۔۔۔ فائیٹر نے سفاک لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ۔ ہے ۔۔۔ پھر میں اسے گولی مارنے کا حکم دے دوں" ۔۔۔ گارڈن نے کہا۔

"ابھی نہیں ۔۔۔ پہلے اسے گرفتار کرو۔ میں اس سے باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس کی ہر جگہ تعریف سنی ہے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ کیسا آدمی ہے" ۔۔۔ فائیٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر اسے گیس روم میں بھیجنا پڑے گا۔ ورنہ اس کا قابو آنا مشکل ہے" ۔۔۔ گارڈن نے کہا۔ اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر انٹرکام کا بٹن پریس کیا۔

"عمران کے بارے میں کیا رپورٹ ہے" ۔۔۔ گارڈن نے پوچھا۔

"وہ اس وقت سیڑھیاں چڑھ رہا ہے۔ بہت محتاط نظر آ رہا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے کور کر کے فوری طور پر گیس روم میں دھکیل دو۔ اچھی طرح چیک کر لینا ۔۔۔ جب یہ بے ہوش ہو جائے تو اسے بلیک روم میں بھجوا کر مجھے کال کرنا" ۔۔۔ گارڈن نے کہا اور دوسری طرف سے یس سر کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے ۔۔۔ آپ گرام پر تشدد کریں گے تبھی اس سے راز حاصل ہو سکے گا" ۔۔۔ گارڈن نے فائیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے ۔۔۔ گرام جیسا آدمی آسانی سے تو کچھ نہیں اگل سکتا" ۔۔۔ فائیر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ان دونوں کو بھی میں بلیک روم میں پہنچا دیتا ہوں تاکہ ان کے بچ نکلنے کے ایک فی صد بھی چانس باقی نہ رہیں۔ اور پھر وہاں تشدد کے ہر قسم کے آلات موجود ہیں"

گارڈن نے کہا اور فائیر نے سر ہلا دیا۔

گارڈن نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے کسی کو تھامس اور گرام کے متعلق تفصیلی احکامات دینے شروع کر دیئے۔

"سر ۔۔۔ اس علی عمران کو آپ زیادہ مہلت نہ دیں

یہ شخص انتہائی خطرناک ہے" ۔۔۔ گارڈن نے فائیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا تم اس سے پہلے ٹکرا چکے ہو" ۔۔۔ فائیر نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں جناب ۔۔۔ آج تک ایسا موقع کبھی نہیں آیا کیونکہ ہم انتہائی خفیہ کارروائی کرتے ہیں۔ اور ویسے بھی عام تنظیموں کی لائن پر یہ کام نہیں کرتا ۔۔۔ لیکن اس کے متعلق جو رپورٹیں ہمیں ملتی رہتی ہیں وہ انتہائی خطرناک ہیں۔ آج پہلی بار اس نے ہمارے کیفے کا رخ کیا ہے ۔۔۔ یہ تو کاؤنٹر پر بیٹھا ہوا آدمی اسے پہچانتا تھا۔ ورنہ شاید ڈپٹی ڈائریکٹر انٹیلی جنس کے کارڈ سے ہم مار کھا جاتے" ۔۔۔ گارڈن نے جواب دیا۔

"تم بے فکر رہو۔ اور سنو ۔۔۔ میرے سامنے ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ فائیر کے لئے یہ سب لوگ مکھیوں کی سی حیثیت رکھتے ہیں" ۔۔۔ فائیر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ سوری سر ۔۔۔ میں آئندہ خیال رکھوں گا سر" گارڈن نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

ظاہر ہے فائیر ان کے ملک کا نمبر ایک ایجنٹ تھا۔

تھوڑی دیر بعد میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور گارڈن نے رسیور اٹھا لیا۔

"گارڈن سپیکنگ" ۔۔۔ گارڈن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے جناب ـــــ عمران کو بلیک روم میں پہنچا دیا گیا ہے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ـــ اسے چیک کر لیا تھا کہ وہ واقعی بے ہوش ہے" ـــ گارڈن نے چونک کر پوچھا

"یس سر ـــ میں نے خود اس کی نبض چیک کی ہے" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے" ـــ گارڈن نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے انٹر کام سے موسیقی کی آواز ابھری اور گارڈن نے انٹر کام کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس" ـــ گارڈن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"روم نمبر فور کے دونوں آدمی بلیک روم میں پہنچ چکے ہیں سر" ـــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"او کے" ـــ گارڈن نے کہا۔ اور انٹر کام کا بٹن دوبارہ پریس کر دیا۔

"سر ـــ یہ تینوں بلیک روم میں پہنچ چکے ہیں" گارڈن نے فائیٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے گرام اور تھامس کے تیسرے ساتھی کا ذکر کیا تھا" فائیٹر نے کہا۔

"اوہ سر ـــ اس کے متعلق میں نے پہلے ہی احکامات دے دیئے تھے۔ وہ گارڈ روم میں ہو گا تہہ خانے میں ـــ اگر وہ اہم ہو تو اسے بھی یہیں بلیک روم میں منگوا لیں" گارڈن نے کہا۔

"نہیں ـــ پہلے میں ان تینوں سے بات کر لوں اس کے بعد دیکھیں گے" ـــ فائیٹر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ـــ آیئے سر" ـــ گارڈن نے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ فائیٹر اس کے پیچھے تھا۔

"سنو ــــــ میں ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس ہوں" ــــــ عمران نے کمرے میں داخل ہو کر ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔ ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہے۔ یہ بات تم باس کو بتانا" ــــــ ایک مشین گن بردار نے جواب دیا۔

"اچھا ــــــ کہاں ہے تمہارا باس ــــــ میرا خیال ہے وہ ضرور سنٹرل انٹیلی جنس کے معنی جانتا ہو گا" ــــــ عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ادھر کمرے میں موجود ہے۔ لیکن سنو ــــــ کوئی غلط حرکت نہیں ہونی چاہیئے" ــــــ اسی مشین گن بردار نے کہا۔ اور اس نے جنوبی دیوار میں موجود ایک دروازے کی

طرف اشارہ کیا۔ اور عمران اطمینان سے چلتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا ــــــ ایک مشین گن بردار نے آگے بڑھ کر جلدی سے دروازہ کھول دیا۔ اور خود دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آ رہا تھا ــــــ عمران نے جیسے ہی دروازہ پار کیا۔ اچانک اس کی پشت پر دروازہ ایک دھماکے سے بند ہو گیا۔ عمران نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا ــــــ کمرہ خالی تھا۔ اور پھر اسے کمرے کی چار دیواری سے چھت سے ذرا نیچے سے نیلے رنگ کا دھواں نکلتا نظر آ گیا ــــــ دھویں کو دیکھتے ہی عمران نے جلدی سے سانس روک لیا۔ وہ اس دھویں کو دیکھتے ہی صورت حال سمجھ گیا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ یوں دھڑام سے نیچے گرا۔ جیسے بے ہوش ہو کر گرا ہو ــــــ دھواں اب پورے کمرے میں پھیل چکا تھا۔ اس کے نیچے گرتے ہی دھواں تیزی سے غائب ہونا شروع ہو گیا ــــــ عمران نیم باز آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ پھر دھواں تیزی سے غائب ہو گیا۔ اسی لمحے مخالف سمت میں سے دیوار درمیان سے پھٹ کر اطراف میں سمٹتی چلی گئی ــــــ اور مشین گن سے مسلح دو افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر عمران کی نبض پکڑی۔ جب کہ دوسرے نے مشین گن کی نال عمران کے سینے سے ٹکا دی ــــــ عمران نے سانس روک رکھا تھا۔ اس لئے نبض چیک کرنے والے نے دوسرے لمحے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"یہ بے ہوش ہے۔ اسے اٹھا کر بلیک روم میں پہنچا دو"
نبض چیک کرنے والے نے کہا اور دوسرے نے سر ہلاتے ہوئے مشین گن اپنے کاندھے سے لٹکائی اور پھر جھک کر عمران کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر لادا اور واپس مڑ گیا ——— نبض چیک کرنے والا اس کے پیچھے تھا۔ عمران نے اپنا جسم مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑا ہوا تھا۔

دروازہ کراس کر کے وہ ایک راہ داری میں سے ہوتے ہوئے ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچے ——— اور پھر یہ کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد لفٹ نما کمرہ ساکت ہوا اور دروازہ کھول کر وہ ایک اور راہ داری میں سے ہوتے ہوئے ایک بڑے کمرے میں پہنچے ——— جہاں ایک کرسی پر عمران کو بٹھا دیا گیا۔

"اسے باندھنا بھی ہے" ——— اُسے اٹھانے والے نے پوچھا۔

"ہاں ——— رسی سے باندھ دو" ——— دوسرے نے کہا۔ اور اُسے اٹھانے والا ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر عمران کو رسیوں سے باندھا جانے لگا ——— عمران نے جان بوجھ کر اپنے ہاتھوں کو اس زاویے پر رکھا تھا کہ وہ آسانی سے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں کی مدد سے رسیوں کو کاٹ سکتا تھا ——— ابھی عمران کو باندھا جا رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور دو افراد اپنے کاندھوں پر ایک ایک کو اٹھائے اندر

داخل ہوئے۔ کندھوں پر لدے ہوئے یہ دونوں افراد بھی بیہوش تھے۔ ان دونوں کو بھی ایک طرف پڑی ہوئی کرسیوں پر عمران کی طرح باندھ دیا گیا ——— اور پھر وہ سب کندھے اچکاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔ عمران نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر بعد میں لائے جانے والے دونوں افراد کی طرف دیکھا۔ یہ دونوں وہی غیر ملکی تھے جن کا تعاقب کرتا ہوا وہ یہاں تک پہنچا تھا ——— اور جو اس کے سامنے کارڈ لے کر اندر آئے تھے۔ عمران انہیں بے ہوش دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہ اڈا یقیناً ان کے مخالفوں کا ہو گا۔ اس لئے انہیں ٹریپ کر دیا گیا ہے چوں کہ کمرہ خالی تھا ——— اس لئے اس نے اطمینان سے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں کو آزمانا شروع کر دیا۔ اس نے رسیوں کو پوری طرح نہ کاٹا کیوں کہ اس طرح رسیاں ڈھیلی پڑ جاتی تھیں ——— اور دیکھنے والوں کو ایک لمحے میں معلوم ہو جاتا۔ البتہ رسی کو اتنا کمزور ضرور کر دیا تھا۔ کہ جب وقت چاہتا ایک جھٹکے سے سب کو توڑ سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور پھر دو غیر ملکی اندر داخل ہوئے ——— ان میں سے ایک کا حلیہ وہی تھا جو صفدر نے اُسے بتایا تھا۔ اور جس سے صفدر اور جولیا کا ٹکراؤ ہوا تھا۔ اس حلیے کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ یہ روسیاہ کا نمبر ون ایجنٹ فائیر ٹ ہے ——— اس کے ساتھ یقیناً وہی گارڈن ہو گا۔ کیفے کا مالک اور منیجر۔ اور فائیر ٹ کو دیکھتے ہی صورت حال اس کی

سمجھ میں آ گئی۔ یہ غیر ملکی جن کا تعاقب کرتا ہوا وہ آیا تھا ایکریمین
تھے۔ وہ خود اس پھندے میں آ پھنسے ہوں گے ـــــ انہیں
شاید علم نہ ہو گا کہ گارڈن روسیاہی لابی کا آدمی ہے۔ ورنہ ظاہر
ہے وہ کبھی یہاں نہ آتے۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ" ـــــ فائیرٹ نے عمران اور
ان غیر ملکیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر ـــــ میرا خیال ہے پہلے اس عمران کو ہوش میں
لایا جائے۔ آپ اس سے گفتگو کر کے اس کا فیصلہ کر دیں۔ بعد
میں گرام اور تھامس سے بات ہو جائے گی" ـــــ فائیرٹ کے
ساتھی نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اب انہوں نے زندہ تو یہاں سے باہر نہیں نکل سکنا۔ اس
لئے اس احتیاط کی آخر کیا ضرورت ہے گارڈن ـــــ تم ان
تینوں کو ہوش میں لے آؤ۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیا کہتے
ہیں۔ عمران سے تو میں نے رسمی سی بات کرنی ہے۔ صرف
تعارف کی حد تک ـــــ ورنہ اس سے کیا حاصل ہونا ہے۔
اصل بات چیت تو گرام سے ہونی ہے" ـــــ فائیرٹ نے
منہ بناتے ہوئے کہا اور گارڈن نے سر ہلا دیا۔ اور پھر اس
نے ایک سوئچ بورڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ایک
مشین گن بردار دروازے میں نمودار ہوا۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ" ـــــ گارڈن نے اس
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا جناب" ـــــ مشین گن بردار نے کہا اور پھر وہ تیزی
سے کمرے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اور اس نے
الماری کھول کر اس میں سے ایک شیشی نکالی۔ اور پھر پہلے وہ
عمران کی طرف بڑھا ـــــ اس نے شیشی کا ڈھکن کھول کر
شیشی عمران کی ناک سے لگا دی۔ شیشی میں کوئی تیز گیس بھری
ہوئی تھی۔ اس لئے عمران کو ویسے بھی چھینک آ گئی اور اس
کے ساتھ ہی عمران نے آنکھیں کھول دیں ـــــ اور حیرت
سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ وہ مشین گن بردار عمران سے ہٹ کر
گرام اور تھامس کی طرف بڑھا۔

"میں کہاں ہوں" ـــــ عمران نے تعجب آمیز لہجہ بناتے
ہوئے کہا۔

"قبر میں" ـــــ فائیرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تو تم منکر نکیر ہو۔ کمال ہے۔ اللہ میاں نے
منکر نکیر بھی یورپ سے ہی منتخب کرنے تھے" ـــــ عمران
نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تم" ـــــ اچانک گرام کی حیرت بھری آواز
سنائی دی۔

"ہاں گرام ـــــ مجھے اچھی طرح دیکھ لو۔ ایک بار پھر میرا تمہارا
کراس ہو گیا ہے" ـــــ فائیرٹ نے عمران کی بجائے گرام کی
طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"گارڈن ـــــ تم ـــــ تم نے غداری کی" ـــــ تھامس

کی تلخ آواز سنائی دی۔

"میں نے کوئی غداری نہیں کی دوست ـــــ وطن دنیا میں سب سے پیاری چیز ہے۔ اب یہ تمہاری بدقسمتی ہے کہ تم خود ہمارے پاس آن پھنسے اور ہمیں ڈھونڈھنا نہ پڑا"۔ ـــــ گارڈن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو فائیٹر ـــــ تمہارا ہمارا کیا جھگڑا ہے"۔ گرام نے کہا۔

"جھگڑے کے نتیجے میں تو تم یہاں موجود ہو گرام۔ تم اس نیوکلر لیبارٹری سے جو کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو۔ وہی ہمیں بھی چاہیئے"۔ ـــــ فائیٹر نے مسکرا کر جواب دیا۔

"نیوکلر لیبارٹری"۔ ـــــ گرام نے لہجے میں حیرت بھرتے ہوئے کہا۔

"اب حیرت کے اظہار کی ضرورت نہ ہے۔ مادام یورشیا مجھے بتا چکی ہے"۔ ـــــ فائیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تو تم نے ہمارے مقامی ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا تھا"۔ ـــــ گرام نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ لیکن تم نے بھی بدلہ لے لیا۔ تم نے ہمارا ہیڈ کوارٹر جواب میں تباہ کر دیا۔ میں اس وقت وہیں موجود تھا۔ لیکن نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ـــــ اس کے بعد تم خود ہی یہاں چلے آئے"۔ ـــــ فائیٹر نے جواب دیا۔

"عمران بھی یہاں موجود ہے باس"۔ ـــــ اچانک تھامس

نے گرام سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور گرام چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"اوہ ـــــ یہ یہاں کیسے آ گیا۔ یہ شخص میری سمجھ میں نہیں آیا۔ یا تو یہ مافوق الفطرت قوتیں رکھتا ہے یا پھر بد روح قسم کی کوئی چیز ہے۔ ہر جگہ یہ پہنچ جاتا ہے"۔ ـــــ گرام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ گرام ـــــ تم جیسا شخص بھی اس سے مرعوب نظر آ رہا ہے۔ حیرت ہے۔ اگر یہ ایسا ہوتا تو تمہیں یہاں رسیوں سے بندھا ہوا ملتا ـــــ ویسے یہ آیا تمہارے تعاقب میں تھا"۔ ـــــ فائیٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنیئے حضرات ـــــ میرے لئے آپس میں الجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے آپ دونوں کو ایک دوسرے کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرتے دیکھا ہے۔ اور مجھے خوشی ہوئی کہ آپ دونوں کی طاقت برابر کی ہے ـــــ فیصلہ ہار جیت کی بجائے برابری پر ہو گیا"۔ ـــــ عمران نے کہا۔

"تمہاری تعریفیں میں نے بہت سنی ہیں۔ لیکن میرے خیال میں پس ماندہ ملکوں کے لوگ خواہ مخواہ لوگوں کو ہیرو بنا ڈالتے ہیں ـــــ تم تو مجھے کسی حقیر مچھر کی طرح نظر آ رہے ہو"۔ فائیٹر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے تاریخ پڑھی ہے تو تمہیں معلوم ہو گا کہ خدائی کا دعویٰ کرنے والے نمرود کو ایک مچھر نے ہی ہلاک کر دیا تھا۔

اس لئے مچھر کو حقیر سمجھنے والے تاریخ سے نابلد ہی ہوتے ہیں ۔
اور تاریخ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ اپنے آپ کو دوہراتی
ہے ـــــ اور جب وہ اپنے آپ کو دوہراتی ہے تو پھر
جوتے بھی کھانے پڑتے ہیں "ـــــ عمران کی زبان کا چرخہ
چل پڑا ۔

" دیکھو فائیٹر ـــــ تمہارا ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ۔ تم اس کا
خاتمہ کر دو ۔ اس کے بعد ہم تم مل کر بھی بات طے کر سکتے ہیں "
گرام نے فائیٹر سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" اگر میں اسے ہلاک کر دوں تو کیا تم مجھے یہ بتا دو گے ۔ کہ
نیوکلر لیبارٹری سے تم کیا حاصل کرنا چاہتے ہو "
فائیٹر نے کہا ۔

" حاصل کرنا چاہتا ہوں ۔ میں تو نیوکلر لیبارٹری کو تباہ کرنے
کا مشن لے کر آیا ہوں اور بس "ـــــ گرام نے بُرا سا منہ
بناتے ہوئے کہا ۔

" گرام ـــــ یہ مت سمجھو کہ میں تمہارا لحاظ کر دوں گا ۔ اس
لئے میرے سامنے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے "
فائیٹر نے کہا ۔

" اگر یہ لیبارٹری تباہ کرنا چاہتا تھا تو اس سے پوچھو کہ یہ اپنا
آدمی لیبارٹری کے ایک آدمی کے روپ میں کیوں بھیجنا چاہتا
تھا ـــــ جب کہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ اس لیبارٹری
میں کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہیں لے جایا جا سکتا "ـــــ عمران

نے کہا ۔

" یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اسلحہ کس طرح لے جاتے ہیں ۔ تمہیں
اس بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے "ـــــ گرام
نے تلخ لہجے میں کہا ۔

" دیکھو گرام ـــــ تم گارڈن کے پاس اس لئے آئے تھے
کہ تم اس کے ذریعے سیکرٹری وزارت سائنسی ریسرچ کو
اغوا کرانا چاہتے تھے ۔ اس لئے یہ تباہی والی بات تو غلط ہے ۔
اس اغوا کا مقصد یہی ہو سکتا ہے کہ تم اس لیبارٹری سے کچھ
حاصل کرنا چاہتے ہو ـــــ مجھے صرف یہی بتا دو کہ تم وہاں سے
کیا حاصل کرنا چاہتے تھے ۔ اس کے بعد تم فارغ ہو "
فائیٹر نے کہا ۔

" اگر تم میرے ساتھ دوستی کر لو تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ
یہ وہاں سے کیا حاصل کرنا چاہتا ہے ـــــ اور اگر تم چاہو تو
میں تمہیں وہ چیز بھی مہیا کر سکتا ہوں "ـــــ عمران نے
کہا ۔

" اوہ ـــــ تمہیں معلوم ہے "ـــــ فائیٹر نے چونکتے
ہوئے کہا ۔

" ہاں ـــــ یہ وہاں سے ویٹ حاصل کرنا چاہتا تھا "
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" ویٹ ـــــ کیا مطلب ـــــ کیسا ویٹ "ـــــ فائیٹر
نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

"ویٹ معنی وزن ــــ یہ بے چارہ ابھی گرام ہی ہے۔ وزن کی چھوٹی سی اکائی۔ یہ چاہتا تھا کہ کافی سارا وزن حاصل کر کے کلو گرام ہی بن جائے" ــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا اور فائیڑ بے اختیار ہنس پڑا۔

"خوب ــــ تمہارا یہ مزاح مجھے پسند آیا ہے۔ ہاں تو گرام اب مزید وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ دوستی قائم رہے تو اصل بات بتا دو" ــــ فائیڑ نے کہا۔

"جو اصل بات تھی وہ میں نے بتا دی" ــــ گرام نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــ تو اس کا مطلب ہے کہ تم دوستی نہیں چاہتے۔ چلو ــــ ایسے ہی سہی مجھے تو تم جانتے ہو میرا نام فائیڑ ہے۔ میرے سامنے تو پتھر بھی بول پڑتے ہیں" ــــ فائیڑ کا لہجہ گرام سے بھی زیادہ سخت ہو گیا۔

"تمہیں غلط فہمی ہے فائیڑ ــــ یہ تو میں اس احمق کی وجہ سے یہاں پھنس گیا۔ ورنہ تم میری ہوا بھی نہ پا سکتے۔ اور اب بھی گرام کو کمزور نہ سمجھنا" ــــ گرام نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں کر بھی کیا سکتے ہو۔ میں تمہاری اکڑ فوں ابھی نکال دیتا ہوں ــــ گارڈن ایک خنجر مجھے دو" ــــ فائیڑ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہو ــــ بڑے تھرڈ کلاس انداز میں سوچ رہے ہو۔ مجھے تم سے یہ توقع نہ تھی" ــــ گرام نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"فائیڑ کبھی تھرڈ کلاس انداز میں نہیں سوچ سکتا۔ میں تو صرف تمہاری ایک رگ کا تھوڑا سا خون نکالوں گا۔ اور پھر تم خود ہی طوطے کی طرح بول پڑو گے" ــــ فائیڑ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خون بول پڑے گا یا گراموفون بول پڑے گا" ــــ عمران نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"سنو گرام ــــ میں تمہیں تفصیل سے بتاتا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں۔ میں تمہارے خون میں ایگنیشیم فائیو کے چند قطرے ملا کر اسے دوبارہ انجیکٹ کر دوں گا۔ اور پھر یہ ایگنیشیم فائیو تمہارے لاشعور کو کنٹرول کرے گی ــــ اور تم خود بخود ہی سب کچھ اگل دو گے۔ لیکن اس ایگنیشیم کو واپس نہ نکالا جا سکے گا۔ اور نتیجہ یہ ہو گا کہ تم ہمیشہ کے لئے پاگل ہو جاؤ گے ــــ اور تم جانتے ہو کہ پاگل کتے کو گولی ماری پڑتی ہے۔ اس لئے تمہیں گولی مار دی جائے گی" فائیڑ نے کہا۔ اور عمران نے دیکھا کہ گرام کے چہرے پر پہلی بار گھبراہٹ طاری ہو گئی۔

"لیکن ایگنیشیم فائیو تمہیں کہاں سے ملے گی یہ تو نایاب ہے" گرام نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے تم جانتے ہو اس کے بارے میں ۔ مجھے تمہارے یہاں آنے کی اطلاع روسیاہ سے چلنے سے پہلے مل گئی تھی ۔۔۔ اور میں جانتا تھا کہ تم نمبر ون ایجنٹ ہو ۔ تم پر کسی قسم کا تشدد کام نہیں آسکتا ۔ نہ ہی مائینڈ چیکنگ مشین سے تم سے اگلوایا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ تمہیں اس کی باقاعدہ تربیت دی گئی ہے ۔۔۔ صرف ہی ایک ایسا راستہ ہے ۔ ایگنیشیم فائیو کا ۔ جس کے آگے تم بے بس ہو سکتے ہو ۔ اس لئے میں اسے اپنے ہمراہ لایا تھا" ۔۔۔ فائیٹر نے کہا ۔

"سنو ۔۔۔ اگر میں تمہیں بتا دوں تو پھر تمہارا ہمارے ساتھ کیا سلوک ہو گا" ۔۔۔ گرام نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا ۔

"تم کیا سلوک چاہتے ہو" ۔۔۔ فائیٹر نے کہا ۔

"دیکھو ۔۔۔ یہ تو اپنے اپنے مشن کی بات ہے ۔ ہم نے بھی کوشش کرنی ہے اور تم نے بھی ۔ میرا یہ وعدہ ہے کہ اگر تم اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہارے آڑے نہیں آؤں گا ۔۔۔ اور اگر میں کامیاب ہو جاؤں تو تم آڑے نہیں آؤ گے" ۔۔۔ گرام نے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ مجھے منظور ہے" ۔۔۔ فائیٹر نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

"تو سنو ۔۔۔ نیوکلر لیبارٹری میں ایک فارمولا تیار کیا

جا رہا ہے ۔ جس کا کوڈ نام ہاٹ ناٹ ہے ۔ ہم نے یہ فارمولا حاصل کرنا ہے" ۔۔۔ گرام نے کہا ۔

"یہ کس قسم کا فارمولا ہے" ۔۔۔ فائیٹر نے چونکتے ہوئے پوچھا ۔ اور گرام نے اُسے تفصیل بتا دی کہ پانی کو طاقت میں بدلنے کا یہ ایک ایسا فارمولا ہے ۔ جس کے بعد خلائی دوڑ میں ایک انقلاب آجائے گا ۔

"اوہ ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔ لیکن تم نے ابھی کہا ہے ۔ کہ یہ فارمولا تیار کیا جا رہا ہے ۔ اس کا مطلب ہے یہ مکمل نہیں ہوا" فائیٹر نے کہا اور عمران اس کی ذہانت کا قائل ہو گیا ۔

"ہاں ۔۔۔ تمہارا آئیڈیا درست ہے ۔ اس فارمولے کو تیار کرنے والے سائنس دان کا نام اے رشید ہے ۔ ہمارا پروگرام ہے کہ فارمولا مع اس سائنس دان کے حاصل کر لیا جائے ۔۔۔ اور پھر اُسے اپنی لیبارٹری میں مکمل کرایا جائے" گرام نے کہا ۔

"تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کہ تم سچ بول رہے ہو ۔ لیکن یہ فارمولا اتنا اہم ہے کہ اب یہ کسی صورت بھی ایکریمیا کے پاس نہیں جا سکتا ۔۔۔ اس کا صحیح حق دار روسیاہ ہے ۔ صرف روسیاہ ۔ اس لئے تم آرام کرو" ۔۔۔ فائیٹر نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا ۔

اور پھر اس نے پیچھے ہٹنے کے لئے قدم بڑھائے ۔ اس کا خیال تھا کہ پیچھے ہٹ کر وہ ان پہ فائرنگ کا حکم دے گا ۔ کہ

اچانک گرام اپنی جگہ سے اچھلا اور دوسرے لمحے فائیٹر اس کے
بازوؤں میں جکڑا ہوا دیوار کے ساتھ جا لگا ـــــ کمرے میں فائیٹر
کے علاوہ گارڈن اور ایک مسلح شخص تھا۔ اس مسلح شخص نے انتہائی
تیزی سے مشین گن سیدھی کی۔ جب کہ گارڈن سوئچ بورڈ کی
طرف دوڑا ـــــ مگر اسی لمحے عمران نے اپنی جگہ سے چھلانگ
لگائی اور دوسرے لمحے مشین گن بردار چیختا ہوا گارڈن سے
ٹکرایا۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر زمین پر گرے۔
جب کہ مشین گن اب عمران کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی۔ اور
پھر مشین گن کی مخصوص ریٹ ٹیٹ سے کمرہ گونج اٹھا ـــــ اور
اس کے ساتھ ہی ٹکرا کر اٹھنے کی کوششوں میں مصروف
گارڈن اور اس کا ساتھی چیختے ہوئے فرش پر گرے اور
پھر پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپنے لگے۔ مشین گن
سے نکلنے والی گولیوں کی بوچھاڑ نے دونوں کو چھلنی کر
دیا تھا۔

عمران مشین گن سنبھالے تیزی سے دروازے کے
سامنے کھڑا ہو گیا۔

"اب مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ یہ فارمولا ایکریمیا لے
جاتا ہے یا روسیاہ ـــــ آپس میں فیصلہ کر لو"
عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

اسی لمحے گرام کے بازوؤں کو حرکت ہوئی اور فائیٹر اس
کے ہاتھوں پر اٹھتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے عمران کی طرف

آیا۔ گرام نے فائیٹر کو اٹھا کر عمران پر مارنے کی کوشش کی
تھی ـــــ لیکن ظاہر ہے۔ عمران اب اتنا غافل تو نہیں
ہو سکتا تھا۔ وہ نہ صرف تیزی سے ایک طرف ہٹا بلکہ اس
کی لات پوری قوت سے اپنے پر گرتے ہوئے فائیٹر کے
کولہے پر پڑی اور فائیٹر چیختا ہوا اس طرح دوبارہ گرام سے جا
ٹکرایا جیسے گیند دیوار سے ٹکرا کر واپس جاتی ہے ـــــ اور
وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے۔ اسی لمحے
فائیٹر کی لات حرکت میں آئی اور گرام چیختا ہوا دیوار سے
ٹکرایا ـــــ فائیٹر نے اٹھ کر اس پر چھلانگ لگائی۔ مگر اسی
لمحے گرام تیزی سے جھکائی دے کر ایک طرف ہوا اور فائیٹر
پوری قوت سے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا ہی تھا کہ گرام کے
ہاتھوں میں خنجر کی چمک لہرائی ـــــ اور کمرے میں فائیٹر
کی تیز چیخ گونج اٹھی۔ خنجر فائیٹر کے سینے میں تمام ہو چکا تھا
یہ وہی خنجر تھا جس سے فائیٹر گرام کی رگ کاٹنا چاہتا تھا۔
فائیٹر کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا ـــــ دوسرے لمحے اس
کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔ دل میں گھس جانے
والے خنجر نے اسے پوری طرح تڑپنے کی بھی مہلت نہ دی
تھی۔

"گرام خنجر مار کر تیزی سے اٹھا۔ اور ایک بار پھر اس کے
ہاتھ میں بجلی سی لہرائی ـــــ لیکن عمران اس سے بھی زیادہ
تیزی سے جھکا اور ایک پتلی سی چھری عمران کے سر سے عین

اوپر سے گزر کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرائی ۔ کرام نے یہ خنجر اٹھتے ہوئے اپنی جراب سے کھینچا تھا ۔ نیچے جھکتے ہوئے عمران نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا ـــ اور خنجر مار کر سیدھا ہوتا ہوا کرام اچھل کر پشت کے بل فرش پر گرا ۔ گولیاں اس کے سینے پر پڑی تھیں ۔ اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں ۔ اور چند ہی لمحوں بعد وہ بھی فائیڑ سے جا ملا ۔

تھامس کرسی پر بندھا بیٹھا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر یہ تماشا دیکھ رہا تھا ۔ اس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا ۔

" ہاں مسٹر تھامس ـــ اب تمہارا کیا پروگرام ہے ۔ " عمران نے بڑے تلخ لہجے میں تھامس سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اور تھامس بے بسی سے گھونٹ بھر کر رہ گیا ـــ اس کا منہ کھلا ضرور ۔ لیکن اس کے منہ سے کوئی آواز نہ نکلی ۔ عمران تیزی سے فائیڑ کی طرف بڑھا ۔ اور پھر اس نے فائیڑ کے سینے سے خنجر کھینچ لیا ـــ اور تھامس کی طرف خنجر اٹھائے بڑھنے لگا ۔

" مم ـــ مم ـــ مجھے مت مارو ۔ " ـــ تھامس نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا ۔

" سنو تھامس ـــ اگر تم زندگی چاہتے ہو تو مجھ سے تعاون کرو ۔ ورنہ ۔ " ـــ عمران نے اس کے قریب پہنچ کر کہا ۔

" مم ـــ مم ـــ میں تعاون کروں گا مجھے مت مارو ۔ " تھامس نے ہکلاتے ہوئے کہا ۔ اور عمران نے خنجر کی مدد سے

اس کی رسیاں کاٹ دیں ۔ تھامس اچھل کر کھڑا ہوا ۔ اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھپٹا مارا ـــ اور عمران کے ہاتھوں سے مشین گن چھین لی ۔ عمران شاید اس کی حالت کے پیش نظر اس سے اس حرکت کی توقع نہ کر رہا تھا ۔ اس لئے تھامس اس کے ہاتھوں سے مشین گن چھیننے میں کامیاب ہو گیا ـــ لیکن عمران نے تیزی سے گھوم کر اس کے پہلو میں لات ماری اور تھامس مشین گن سمیت اچھل کر اس دروازے سے جا ٹکرایا ۔ جس کے سامنے عمران چند لمحے پہلے موجود تھا ۔ تھامس نے نیچے گرتے ہی گھوم کر مشین گن کا فائر عمران پر کرنے کی کوشش کی ـــ لیکن اسی لمحے عمران کے ہاتھ میں موجود خنجر کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح اس کے حلق میں گھس گیا اور تھامس ذبح کی ہوئی بکری کی طرح وہیں دروازے کے پاس ہی پھڑکنے لگا ـــ مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی ۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی ایک ٹانگ پکڑی اور اسے اندر کی طرف کھینچ لیا ـــ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا خون دروازے سے باہر جائے اور اس طرح باہر موجود مسلح لوگوں کو اندر ہونے والی صورت حال کا علم ہو سکے ۔ ابھی تو ساؤنڈ پروف کمرے کی وجہ سے اندرونی حالات کا کسی کو پتہ نہ چل سکا تھا ـــ عمران نے اسے اندر کھینچ کر مشین گن ہاتھ میں پکڑی اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا ۔ اس نے کمرے میں موجود الماریوں کو کھول کھول کر چیک کرنا شروع

کر دیا۔ لیکن اُسے کہیں بھی میک اپ باکس نہ مل سکا۔ پہلے
اس نے یہی سوچا تھا کہ گارڈن یا اس کے ساتھی کا میک اپ
کر کے یہاں سے نکل جائے گا ـــــ لیکن اب باہر نکلنا ایک
پرابلم تھا۔ اُسی لمحے عمران کو بی ایون ٹرانسمیٹر کا خیال آگیا۔
وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دروازے کو اندر
سے چٹخنی لگا دی ـــــ اور پھر اس نے اپنے کوٹ کی خفیہ
جیب سے بی ایون ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا۔
اس کی چوں کہ تلاشی نہ لی گئی تھی۔ اس لئے ٹرانسمیٹر اس کی
جیب میں موجود تھا ـــــ بٹن دبنے کے چند لمحوں بعد ہی
ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ عمران کو اتنی جلدی
کسی سے رابطے کی توقع نہ تھی۔ کیوں کہ بی ایون ٹرانسمیٹر
محدود حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر تھا ـــــ لیکن سیٹی کی آواز سنتے
ہی وہ چونک پڑا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ عمران کالنگ اوور" ـــــ سیٹی کی
آواز سنتے ہی عمران نے کہا۔

"یس ـــــ صدیقی اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد
ہی دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"صدیقی ـــــ تم کہاں ہو اوور" ـــــ عمران نے چونک
کر پوچھا۔

"میں کیفے ڈی ایگان کے باہر ہوں۔ آپ میرے سامنے
اندر گئے۔ اور میں آپ کی طرف سے اطلاع کا منتظر تھا اوور"

صدیقی نے جواب دیا۔

"مگر تم یہاں پہنچے کیسے اوور" ـــــ عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب ـــــ میں نے اس غیر ملکی کو چیک کر لیا تھا۔
وہ مقامی آدمی کے میک اپ میں خیابان ہوسٹل سے باہر
نکلا تھا۔ میں اُسے شاید نہ پہچان سکتا۔ لیکن وہ اپنی کار کی طرف
بڑھا ـــــ لیکن پھر مجھ پر نظریں پڑتے ہی وہ ٹھٹھک کر رکا۔
اور کار کی طرف جانے کی بجائے باہر نکلنے لگا۔ جب وہ میرے
سامنے سے گزرا تو میں نے اس کا میک اپ چیک کر لیا۔ لیکن
میں نے اُسے شناخت نہ کرنے کا تاثر دیا ـــــ تاکہ وہ مجھ سے
مطمئن ہو جائے۔ اور پھر جب وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر آگے بڑھ گیا
تو میں نے اس کا احتیاط سے تعاقب کیا۔ وہ کیفے ڈی ایگان
میں آیا ـــــ اس کے بعد آپ ٹیکسی میں وہاں پہنچے۔ تب
سے میں آپ کی طرف سے اطلاع کا منتظر ہوں اوور"
صدیقی نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"گڈ ـــــ ویری گڈ ـــــ ایسا کرو فوراً ایکسٹو کو کال کرو۔
اور اسے میری طرف سے اطلاع دے دو کہ وہ ٹیم کو فوراً کیفے
ڈی ایگان پر چھاپہ مارنے کا حکم دے دے۔ میں اندر کہیں
تہہ خانے میں موجود ہوں ـــــ اور مجرم میرے سامنے قتل
ہوئے پڑے ہیں۔ اگر تم اس ٹرانسمیٹر پر نہ ملتے تو مجھے خاصی
دشواری ہو جاتی" اوور" ـــــ عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"بہتر ہے اوور" ——— دوسری طرف سے صدیقی نے مستعد لہجے میں کہا۔ اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار موجود تھے وہ بڑے مزے سے مشین گن سنبھالے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور یوں ہلکے سروں میں سیٹی بجانے لگا جیسے وہ کوئی دل چسپ فلم دیکھنے آیا ہو۔

مشن تو ختم ہو ہی گیا تھا۔ اب مسئلہ صرف اس فارمولے اور سائنس دان کی حفاظت کا تھا ——— اور یہ کام وہ بخوبی کر سکتا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے سوائے سیٹی بجانے کے اور کیا کر سکتا تھا۔ ہاٹ ناٹ یعنی سخت گانٹھ آسانی سے کھل گئی تھی۔ اور اس سخت گانٹھ کو کھولنے میں اس کا اپنا دخل انتہائی کم رہا تھا۔ یہ کام گرام اور فائیٹر نے آپس میں لڑ کر ہی نپٹا لیا تھا ——— آخر دونوں ہی نمبر ون ایجنٹ تھے۔ اور ظاہر ہے نمبر ون ایجنٹوں کے لئے گانٹھ کھولنا کیا مشکل ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ ان دونوں کی بد قسمتی تھی کہ گانٹھ کھولنے کا یہ مظاہرہ انہوں نے عمران کے سامنے کرنے کی کوشش کی تھی ——— اور نتیجہ میں ان کے اپنے جسم اور روح کی گانٹھ کھل گئی۔ اور ظاہر ہے جب جسم اور روح کی گانٹھ کھل جائے تو عمران بے چارہ سوائے سیٹی بجانے کے اور کیا کر سکتا تھا ——— چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کے انتظار میں بیٹھا سیٹی بجا رہا تھا۔ بجائے چلا جا رہا تھا۔

ختم شد